

# طریقہ حج و عمرہ خواتین کے لئے

تصحیح، تنقیح و توثیق

مفتی سعد عبدالرزاق

فاضل جامعہ طاریقہ

متخصص جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

المیزان پبلشرز  
کراچی، پاکستان

# طریقہ حج و عمرہ

خواتین کے لئے

تصحیح، ترتیب و تزئین

مفتی سعد عبدالرزاق

فلاحی جامعہ خرقہ

متخصصہ جامعہ العلوم الاسلامیہ

علامہ منور علی شاہی کراچی

طیبا پبلشرز  
کراچی، پاکستان

بحر حقوق فی تائید حقوق خواتین



کتاب کا نام: \_\_\_\_\_ طریقہ حج و عمرہ (برائے خواتین)

مصنف: \_\_\_\_\_ مفتی سعید عبداللہ

طبع اول: \_\_\_\_\_ مئی ۲۰۱۳

ناشر: \_\_\_\_\_ النبا پبلشرز

باہتمام: \_\_\_\_\_ نبیل احمد

## فہرست

۱	کیا؟ کیوں؟ کیسے؟	
۲	چند ضروری باتیں	
۱۳	نقشہ افعال عمرہ اور افعال حج	
۲۲	نقشہ برائے ایام حج	
۳۴	حیض بند کرنے والی ادویات	
۳۷	حج تمتع کا مختصر طریقہ	
۴۸	احرام	
۴۸	احرام کی نیت کرنے سے پہلے کے چند ضروری کام	

---

طریقہ حج و عمرہ

۵۰	واجبات احرام	
۵۱	مسائل احرام	
۵۳	نیت	
۵۸	بیت اللہ پر پہلی نظر	
۵۹	افعال عمرہ	
۵۹	طواف اور اقسام طواف	
۶۱	واجبات، محرمات اور مکروہات طواف	
۶۵	چند ضروری مسائل	
۶۸	طواف شروع کرنے سے پہلے	
۷۰	طواف	

طریقہ حج و عمرہ

۷۲	ملتزم پر دعا	
۷۳	طواف کی دو رکعت	
۷۴	آپہ زم زم	
۷۶	سعی اور احکام سعی	
۷۶	واجبات سعی	
۷۷	مکروہات سعی	
۷۸	سعی	
۸۰	قصر یعنی پال کنوانا	
۸۱	عمرے کے بعد مکہ مکرمہ میں دوران قیام کیے جانے والے اعمال	

طریقہ حج و عمرہ

۸۲	حرمین شریفین سے متعلق چند ضروری مسائل
۸۵	مسائل احرام
۹۰	جنایات
۹۳	مسائل طواف
۱۰۱	سیلان رحم (لیکچر یا)
۱۰۴	مسائل سعی
۱۰۷	حج
۱۰۷	فرائض حج
۱۰۸	ارکان حج
۱۰۸	واجبات حج

طریقہ حج و عمرہ

۱۰۹	حج کی سنتیں	
۱۱۰	اقسام حج	
۱۱۱	حج قرآن	
۱۱۱	حج تمتع	
۱۱۲	حج افراد	
۱۱۳	۸ ذی الحجہ کے احکام اور قیام منیٰ	
۱۱۷	۹ ذی الحجہ کے اعمال	
۱۱۸	وقوف عرفات	
۱۱۹	مستجابات و قواف عرفات	
۱۲۰	عرفات کے احکام	



طریقہ حج و عمرہ

۱۲۵	رکن و قوف
۱۲۷	وقوف مزدلفہ
۱۲۹	۱۰ ذی الحجہ
۱۳۰	مسائل رمی
۱۳۱	قیام منیٰ اور قربانی
۱۳۴	قیام منیٰ اور سر کے کتر دانا
۱۳۶	طواف زیارت
۱۵۶	۱۱ ذی الحجہ
۱۵۷	۱۲ ذی الحجہ
۱۵۹	۱۳ ذی الحجہ

طریقہ حج و عمرہ

۱۵۹	مسائل طواف و دواع	
۱۶۳	چند ضروری مسائل	
۱۷۱	مسائل تمتع	
۱۷۳	نعت	
۱۷۵	مدینہ منورہ کا سفر	
۱۹۹	احکام سفر	
۲۰۱	عورتیں اور باجماعت نماز	
۲۰۷	نماز جنازہ	
۲۱۱	نمازوں کے اوقات (مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ)	

## کیا؟ کیوں؟ کیسے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دوران حج کئی موقعوں پر اس بات کا احساس ہوا کہ حج و عمرہ کے مسائل پر مشتمل کوئی ایسا رسالہ مرتب ہونا چاہئے جس میں صرف خواتین سے متعلقہ مسائل کا ذکر کیا جائے اور ساتھ ہی باجماعت نماز اور نماز جنازہ کے طریقے کو بھی اس میں مختصر طور پر بیان کر دیا جائے تاکہ ہماری خواتین جو عام طور پر الحمد للہ گھروں ہی میں نماز کا اہتمام کرتی ہیں وہ بھی ضرورت پیش آنے پر جماعت سے نماز اور نماز جنازہ ادا کر سکیں، چنانچہ بندہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور کچھ احباب کی معاونت سے اس رسالہ کی تیاری شروع کی اور الحمد للہ یہ کام مکمل کو پہنچا، اس رسالہ کے پڑھنے والوں سے گزارش ہے کہ دوران مطالعہ اگر کسی لفظی پر مطلع ہوں یا کسی ایسے مسئلہ کی طرف توجہ ہو جو اس کتابچہ میں مذکور نہ ہو تو بندہ کو مطلع فرمائیں اور بندہ اور جملہ معاونین کو اپنی دعاؤں میں یار رکھیں۔

سعد عبدالرزاق

### چند ضروری باتیں

ہم سب بہت خوش نصیب ہیں کہ اللہ نے ہمیں اپنے گھر کی طرف سفر کرنے کا اعزاز بخشا، دنیاوی مشاغل سے فراغت نصیب کی، اسباب کا انتظام کیا اور سب سے بڑی بات کہ ہمیں شرف قبولیت بخشا، یہاں تک کہ ہم اپنے سفر کا آغاز کر رہے ہیں، یہ بہت مبارک سفر ہے، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں اور ہمیں کامل آداب اور سنت کے مطابق اس سفر اور اس مبارک فریضہ کی ادائیگی کی توفیق نصیب فرمائے۔

سفر کے آغاز سے ہی اس بات کی کوشش کریں کہ سفر کے انتظامات اس طور پر رکھے جائیں کہ ہر عمل کامل طور پر ادا ہو سکے، خصوصاً خواتین اس بات کا ضرور اہتمام فرمائیں کہ اپنے سفر کی ترتیب اس طرح بنائیں کہ حج کے بعد کم از کم مکہ مکرمہ میں ایک ہفتہ قیام کرنا ممکن ہو، اس لئے کہ خواتین کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ماہواری (ایام حیض) کا عذر رکھا ہے، حج کے فوراً بعد واپسی کی

صورت میں بعض اوقات طواف زیارت کی ادائیگی ممکن نہیں رہتی اور بسا اوقات خواتین کو اس وجہ سے بڑی بے ادبی کا مرتکب ہونا پڑتا ہے اس لئے سفر کے شروع میں ہی اس کی ترتیب بنالیں کہ چاہے آپ کے حج کا سفر چالیس دن کا ہو یا بارہ دن کا ہر صورت میں حج کے ایام گزرنے کے بعد مکہ مکرمہ میں آپ کا قیام ایک ہفتہ تک ممکن ہو۔

کچھ لوگ آپ کو حیض بند کرنے والی ادویات کے استعمال کا مشورہ دیں یقیناً وہ آپ کے ساتھ قفص ہوں گے لیکن حقیقت میں وہ اس سفر کے دوران ان ادویات کی وجہ سے آنے والی مشکلات سے ناواقف ہوں گے، حج پر جانے والی خواتین کے احوال سننے سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ یہ ادویات بجائے آسانی کے مشکلات بڑھانے کا سبب بنتی ہیں لہذا کوشش کریں کہ اس قسم کی کسی دوائی کا استعمال نہ کیا جائے۔

کتاب پڑھنا شروع کرنے سے پہلے کچھ اصطلاحی الفاظ کے معنی سمجھ لیں تاکہ کتاب کا سمجھنا اور ارکان کا ادا کرنا آسان ہو جائے۔

مسائل حج میں بعض چیزوں کے نام عربی میں ہیں، اکثر حج کرنے والی عورتیں چونکہ عربی نہیں سمجھتیں، لہذا وہ ان الفاظ کو بھی نہیں سمجھ پاتیں، اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کی وضاحت کر دی جائے، ان باتوں کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں، کیونکہ آئندہ اصطلاحی الفاظ کا ذکر بار بار آئے گا۔

تَسْبِيحُ اللَّهِ کہنا۔

تَعْبِيرُ اللَّهِ اکْثَر کہنا۔

تَلْبِيَةُ: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ  
وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔

تہلیل: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھنا۔

آفاقیت: وہ عورت ہے، جو میقات کی حدود سے باہر رہتی ہو، جیسے پاکستانی، مصری، شامی، وغیرہ۔

میقات: وہ مقام جہاں سے مکہ مکرمہ جانے والے کیلئے احرام باندھنا واجب

میقاتیہ: میقات کی رہنے والی۔

حل: حدود حرم اور حدود میقات کے درمیانی علاقے کو حل کہتے ہیں، کیونکہ اس میں وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم کے اندر حرام ہوتی ہیں۔

حلیہ: حل کی رہنے والی۔

حرم: مکہ مکرمہ کے چاروں طرف کچھ دور تک زمین حرم کہلاتی ہے، اس کی حدود پر نشانات لگے ہوئے ہیں، اس میں شکار کھیلنا، درخت کاٹنا وغیرہ حرام ہے۔

حرمیہ: وہ عورت جو حرم میں رہتی ہے، چاہے مکہ مکرمہ میں رہتی ہے، یا مکہ مکرمہ سے باہر حدود حرم میں۔

ذوالحلیفہ: یہ ایک جگہ کا نام ہے، جو مدینہ منورہ سے تقریباً چھ میل پر واقع ہے، مدینہ منورہ کی طرف سے مکہ مکرمہ آنے والوں کے لئے میقات ہے، اسے آجکل بیرہی کہتے ہیں۔

مکیہ: مکہ مکرمہ کی رہنے والی۔

عمرہ: حل یا میقات سے احرام باندھ کر بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کر کے بال کتر وادینا۔

افراد: صرف حج کا احرام باندھنا اور صرف حج کے افعال کرنا۔  
مفردہ: حج افراد کرنے والی۔

تمتع: حج کے مہینوں یعنی یکم شوال تا ۱۰ ذی الحجہ میں، پہلے عمرہ کرنا، پھر اسی سال میں حج کا احرام باندھ کر حج کرنا۔

مُتَمَتِّعَةً: حج تمتع کرنے والی۔

قرآن: حج اور عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھ کر، پہلے عمرہ کرنا، پھر احرام کھولے بغیر اسی احرام میں حج کرنا۔

قارنہ: حج قرآن کرنے والا۔

احرام: کے معنی حرام کرنا، حج کرنے والی عورت جس وقت حج یا عمرہ یا حج اور عمرہ دونوں کی نیت کر کے تلبیہ

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْعَمَدَ



## وَالنَّعْمَةُ لَكَ وَالْمُلْكُ لَاسْمِ رَبِّكَ لَكَ

پڑھتی ہے، تو اس پر چند حلال اور مباح چیزیں بھی احرام کی وجہ سے حرام ہو جاتی ہیں، اس لئے اسے احرام کہتے ہیں۔

محرمہ: احرام باندھنے والی۔

بیت اللہ: یعنی کعبہ یہ مکہ معظمہ میں مسجد حرام کے بیچ میں ایک مقدس مکان اور دنیا میں سب سے پہلا عبادت خانہ ہے، اس کو فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے بھی پہلے بنایا تھا، پھر منہدم ہو جانے کے بعد حضرت آدم علیہ السلام نے اس کو تعمیر کیا، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے، پھر قریش نے، پھر حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے، پھر عبدالملک نے، اس کے بعد بھی مختلف زمانوں میں کچھ اصلاح اور مرمت ہوتی رہی ہے، یہ مسلمانوں کا قبلہ ہے اور بڑا بابرکت اور مقدس مقام ہے۔

طواف: بیت اللہ کے چاروں طرف سات چکر لگانے کو طواف کہتے ہیں۔

شوط: ایک چکر بیت اللہ کے چاروں طرف لگانا۔

مطاف: طواف کرنے کی جگہ جو بیت اللہ کے چاروں طرف ہے۔

حجر اسود: سیاہ پتھر، یہ جنت کا پتھر ہے، جنت سے آنے کے وقت دودھ کی طرح سفید تھا، لیکن بنی آدم کے گناہوں نے اس کو سیاہ کر دیا، یہ بیت اللہ کے مشرقی جنوبی گوشہ میں انسانی قد کے قریب اونچائی پر بیت اللہ کی دیوار میں گڑا ہوا ہے، اس کے چاروں طرف چاندی کا حلقہ چڑھا ہوا ہے۔

استلام: حجر اسود کو بوسہ دینا اور ہاتھ سے چھونا، یا حجر اسود کی طرف دور ہی سے اشارہ کر کے ہتھیلیوں کو چوم لینا۔

مقام ابراہیم: جنتی پتھر ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس پر کھڑے ہو کر بیت اللہ کو تعمیر کیا تھا۔

ملتزم: حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان کی دیوار جس پر لپٹ کر دعا مانگنا مستنون ہے۔

حطیم: بیت اللہ کی شمالی جانب بیت اللہ سے متصل انسانی قد کے برابر دیوار سے کچھ حصہ زمین کا گھرا ہوا ہے، اس کو حطیم کہتے ہیں۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملنے سے پہلے جب خانہ کعبہ کو قریش نے تعمیر کرنا چاہا، تو سب نے یہ اتفاق کیا کہ حلال کما کی کا مال اس میں خرچ کیا جائے گا، لیکن حلال سرمایہ کم تھا، اس وجہ سے شمال کی جانب اصل قدیم بیت اللہ میں سے تقریباً چھ گز (شرعی) جگہ چھوڑ دی، اس ٹھنسی ہوئی جگہ کو حطیم کہتے ہیں، اصل حطیم چھ گز (شرعی) کے قریب ہے، اب کچھ احاطہ زائد بنا ہوا ہے۔

رکن یمانی: بیت اللہ کے جنوب مغربی گوشہ کو کہتے ہیں، چونکہ یہ یمن کی جانب ہے۔

رکن عراقی: بیت اللہ کا شمال مشرقی گوشہ جو عراق کی طرف ہے۔

رکن شامی: بیت اللہ کا وہ گوشہ، جو شام کی طرف ہے، یعنی مغربی شمالی گوشہ۔

دموم: مسجد حرام میں بیت اللہ کے قریب ایک مشہور چشمہ ہے، جس پر جانے کی

آج کل اجازت نہیں، جس کو حق تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اپنے نبی حضرت اسلحیل علیہ السلام اور ان کی والدہ کے لئے جاری کیا تھا۔  
سعی: صفا اور مروہ کی درمیان سات چکر لگانا۔

صفا: بیت اللہ کے قریب جنوبی طرف، ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے، جس سے سعی شروع کی جاتی ہے۔

میلین انحصارین: صفا اور مروہ کے درمیان مسجد حرام کی دیوار میں دو سبز میل (نشان) لگے ہوئے ہیں، جن کے درمیان سعی کرنے والی عورتیں اپنے معمول کی چال سے چلتی ہیں۔

مروہ: بیت اللہ کے شرقی شمالی گوشہ کے قریب ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے، جس پر سعی ختم ہوتی ہے۔

حلق: بال منڈوانا یہ عورتوں کے لئے حرام ہے۔

قصر: بال کتر دانا۔

یوم الترویہ: آٹھویں ذی الحجہ کو کہتے ہیں۔

منی: مکہ معظمہ سے تین میل مشرق کی طرف ایک جگہ ہے، جہاں پر قربانی اور رمی کی جاتی ہے، یہ حدود حرم میں داخل ہے۔

مسجد خیف: منی کی بڑی مسجد کا نام ہے۔

ایام تشریق: نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہ ذی الحجہ کی عصر تک جن ایام میں تکبیر تشریق پڑھی جاتی ہے، ان ایام میں روزہ رکھنا حرام ہے اور عمرہ کرنا مکروہ ہے۔

وقوف: کے معنی ٹھہرنا اور احکام حج میں اس سے مراد، میدان عرفات یا مزدلفہ میں خاص وقت میں ٹھہرنا۔

یوم عرفہ: نویں ذی الحجہ جس روز حج ہوتا ہے اور حجاج کرام عرفات میں وقوف کرتے ہیں۔

عرفات یا عرفہ: مکہ مکرمہ سے تقریباً ۹ میل مشرق کی طرف ایک میدان ہے، جہاں پر حجاج کرام نویں ذی الحجہ کو وقوف کرتے ہیں۔

جبل رحمت: عرفات میں ایک پہاڑ ہے۔

بطن عرند: عرفات کے قریب ایک میدان ہے، جس میں وقوف درست نہیں ہے، کیونکہ یہ حدود عرفات سے خارج ہے۔

مسجد نمروہ: عرفات کے کنارے پر ایک مسجد ہے۔

مزلفہ: مٹی اور عرفات کے درمیان ایک میدان ہے، جو مٹی سے تین میل مشرق کی طرف ہے۔

محرم: مزلفہ سے ملا ہوا ایک میدان ہے، جہاں سے گزرتے وقت دوڑ کر نکلتے ہیں۔

ایام نحر: دس ذی الحجہ کی فجر سے بارہویں کی مغرب تک۔

رمی: کنکریاں پھینکنا۔

جمرات یا جمار: مٹی میں تین مقام ہیں، جن پر ستون بنے ہوئے ہیں، یہاں پر

کنکریاں ماری جاتی ہیں، ان میں سے جو مسجد خیف کے قریب ہے

، اس کو حجرۃ اُولیٰ کہتے ہیں اور اُس کے بعد مکہ مکرمہ کی طرف پیچ والے کو

حجرۃ وسطیٰ اور اس کے بعد والے کو حجرۃ کبریٰ، حجرۃ عقبہ اور حجرۃ اخریٰ

کہتے ہیں۔

دم: احرام کی حالت میں بعض ممنوع افعال کرنے سے، بکری وغیرہ ذبح کرنی

واجب ہوتی ہے، اس کو دم کہتے ہیں۔

جنت المعلیٰ: مکہ مکرمہ کا قبرستان۔

جنت البقیع: مدینہ منورہ کا قبرستان

## نقشہ افعال عمرہ اور افعال حج

عمرہ، حج افراد، حج تمتع اور حج قرآن کے تمام مناسک مختصر طریقہ سے فہرست کے طور پر ترتیب وار علیحدہ علیحدہ لکھے جاتے ہیں، حج کرنے والی عورتوں کو چاہیئے کہ اس فہرست کو عمرہ اور حج کے وقت ساتھ رکھیں اور ہر عمل کے احکام، اس عمل کو کرتے ہوئے، اس کے بیان میں دیکھ لیں، اس فہرست میں طواف قدوم کے علاوہ باقی افعال صرف وہ شمار کئے گئے ہیں، جو شرط یا ارکان یا واجب ہیں، سنتوں اور مستحبات کو شمار نہیں کیا گیا، کیونکہ ان کی فہرست بہت طویل ہے، ان کا ذکر ہر عمل کے بیان میں کر دیا گیا ہے۔



## عمرہ

صرف عمرہ کا احرام باندھنے کی صورت میں کئے جانے والے اعمال

نمبر شمار	افعال	حکم
۱	احرام عمرہ	فرض
۲	طواف	فرض
۳	سعی	واجب
۴	سر کے بال انگلی کے ایک پورے کے بقدر کتر دانا	واجب

نوٹ:

● عمرہ کرنے والی سر کے بال انگلی کے ایک پورے کے بقدر کٹوانے کے بعد

عمرے کے احرام سے حلال ہو جائے گی۔

● اگر بال کٹوانے کے علاوہ عمرہ کے تمام افعال ادا کر دیئے ہیں تو اپنے بال

بھی کاٹ سکتی ہے اور دوسروں کے بھی۔

## حج افراد

صرف حج کا احرام باندھنے کی صورت میں کئے جانے والے اعمال

نمبر شمار	افعال	حکم
۱	احرام	فرض
۲	طواف قدوم	سنت
۳	وقوف عرفہ	فرض
۴	وقوف مزدلفہ	واجب
۵	۱۰ اذی الحجہ کو بڑے شیطان کو ننگریاں مارنا	واجب
۶	قربانی	مستحب
۷	سر کے بال انگلی کے ایک پورے کے بقدر کتر دانا	واجب
۸	طواف زیارت	فرض
۹	حج کی سعی	واجب

۱۰	۱۱، ۱۲ ذی الحجہ کو تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنا	واجب
۱۱	طواف وداع (آفاقہ کے لئے)	واجب

نوٹ:

- ① آفاقہ میقات سے باہر کے رہنے والی عورت کو کہتے ہیں۔
- ② افراد کرنے والی عورت کے لئے افضل یہ ہے کہ حج کی سعی طواف زیارت کے بعد کرے۔
- ③ آفاقہ تینوں قسموں کا حج کر سکتی ہے البتہ جو عورت میقات کی حدود کے اندر کی رہنے والی ہو وہ صرف حج افراد ہی کر سکتی ہے۔

## حج قرآن

حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھنے کی صورت میں کئے جانے والے اعمال

نمبر شمار	افعال	حکم
۱	احرام حج و عمرہ	فرض
۲	طواف عمرہ	فرض
۳	سعی عمرہ	واجب
۴	طواف قدوم	سنت
۵	حج کی سعی	واجب
۶	وقوف عرفہ	فرض
۷	وقوف مزدلفہ	واجب
۸	۱۰ ذی الحجہ کو بڑے شیطان کو کنکریاں مارتا	واجب

واجب	قربانی	۹
واجب	سر کے بال انگلی کے ایک پورے کے بقدر کتر وانا	۱۰
فرض	طواف زیارت	۱۱
واجب	۱۱، ۱۲ ذی الحجہ کو تینوں شیطانوں کو نکلیاں مارنا	۱۲
واجب	طواف وداع	۱۳

نوٹ:

① حج قرآن کرنے والی کے لئے حج کی سعی طواف قدم کے بعد افضل ہے البتہ طواف قدم کے ساتھ حج کی سعی نہ کرنے کی صورت میں حج کی سعی طواف زیارت کے بعد کرنی ہوگی۔

② حج قرآن کرنے والی عورت عمرہ کا طواف اور سعی کرنے کے بعد بال نہیں کٹوائے گی اور نہ ہی احرام سے حلال ہوگی بلکہ حج کے افعال ادا کرنے تک حالت احرام ہی میں رہے گی۔

## حج تمتع

پہلے صرف عمرہ کا احرام باندھنے اور پھر حج کا احرام باندھنے کی صورت میں  
کئے جانے والے اعمال

نمبر شمار	افعال	حکم
۱	احرام عمرہ	فرض
۲	طواف عمرہ	فرض
۳	سعی عمرہ	واجب
۴	سر کے بال انگلی کے ایک پورے کے بقدر کتر دانا	واجب
۵	آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھنا	فرض
۶	وقوف عرفہ	فرض
۷	وقوف مزدلفہ	واجب
۸	۱۰ ذی الحجہ کو بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا	واجب

۹	قربانی	واجب
۱۰	سر کے بال انگلی کے ایک پورے کے بقدر کترانا	واجب
۱۱	طواف زیارت	فرض
۱۲	حج کی سعی	واجب
۱۳	۱۲، ۱۱ ذی الحجہ کو تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارتا	واجب
۱۴	طواف وداع	واجب

نوٹ: حج تمتع کرنے والی عورت عمرہ کا طواف اور سعی کرنے کے بعد بال کنوا کر عمرہ کے احرام سے حلال ہو جائے گی اور ۸ ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ ہی سے حج کا احرام باندھے گی۔

## نقشہ برائے ایام حج

۸ ذی الحجہ

نمبر شمار	افعال	حکم
۱	حج کا احرام باندھنا یا پہلے سے احرام کی حالت میں ہونا	فرض
۲	زوال سے پہلے منیٰ پہنچنا	سنت
۳	ظہر، عصر، مغرب اور عشاء منیٰ میں پڑھنا	سنت
۴	آٹھ اور نو ذی الحجہ کی درمیانی شب منیٰ میں گزارنا	سنت

اہم گزارشات:

- ❶ آٹھ ذی الحجہ کو حج کا احرام حج تمتع کرنے والی عورتیں باندھیں گی، حج افراد اور حج قرآن کرنے والی عورتیں تو پہلے ہی سے حالت احرام میں ہوں



گی۔

① آٹھ ذی الحجہ کو سورج نکلنے کے بعد مکہ مکرمہ سے منی روانہ ہونا سنت ہے، لیکن آج کل حجاج کرام کی تعداد بہت زیادہ ہو جانے کی وجہ سے معلم مجبوراً لوگوں کو رات ہی سے منی بھیجنا شروع کر دیتے ہیں، اس لئے اگر رات کو منی جانا پڑے تو مجبوری سمجھ کر چلی جائیں۔

② آج کل ہجوم کی وجہ سے منی کے بعض خیمے مزدلفہ میں لگائے جاتے ہیں یا وہ رہے کہ منی میں رات گزارنا سنت ہے، اس لئے وہ خواہ مخواہ کے خیمے مزدلفہ میں ہیں، وہ رات کے کسی حصے میں تھوڑی دیر کیلئے منی آجائیں تاکہ کسی نہ کسی درجہ میں یہ سنت ادا ہو جائے۔

## ۹ ذی الحجہ

نمبر شمار	اقوال	حکم
۱	۹ نو ذی الحجہ کو فجر کی نماز منیٰ میں پڑھنا	سنت
۲	نو ذی الحجہ کی فجر سے لے کر تیرہ ذی الحجہ کی عصر تک ہر نماز کے بعد تکبیر تشریق آہستہ آواز میں پڑھنا	واجب
۳	زوال سے پہلے عرفات پہنچنا	سنت
۴	حج کا خطبہ سننا	سنت
۵	اگر شرائط پائی جائیں تو ظہر و عصر کی نماز ایک ساتھ پڑھنا	سنت
۶	زوال کے بعد وقوف عرفہ کرنا	فرض
۷	سورج غروب ہونے تک عرفات میں ٹھہرنا	واجب

۸	سورج غروب ہونے کے بعد عرفات سے مزدلفہ روانہ ہونا	سنت
۹	مزدلفہ پہنچ کر عشاء کے وقت میں مغرب و عشاء کی نماز اٹھا پڑھنا	واجب
۱۰	نواوردس ذی الحجہ کی درمیانی رات مزدلفہ میں گزرا نا	سنت
۱۱	شیطان کو مارنے کے لئے کنکریاں جمع کرنا	سنت

اہم گزارشات:

① تکبیر تشریق کے الفاظ یہ ہیں

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ  
الْحَمْدُ

② اگر کسی نے مغرب کی نماز عرفات میں، یا راستہ میں مزدلفہ پہنچنے سے پہلے، یا

مزدلفہ پہنچ کر عشاء کا وقت داخل ہونے سے پہلے ادا کر لی تو اس کی مغرب کی نماز نہیں ہوئی اس پر مزدلفہ پہنچ کر عشاء کا وقت داخل ہونے کے بعد مغرب کی نماز کا لوٹنا واجب ہے۔

۳۰ اگر ۱۰، ۱۱ اور ۱۲ تین دن رمی کرنی ہے تو کم از کم ۳۹ کنکریاں جمع کرے اور اگر ۱۳ کو بھی رمی کرنی ہے تو کم از کم ۷۰ کنکریاں جمع کرے۔

۱۰ اذی الحجہ

نمبر شمار	افعال	حکم
۱	صبح صادق کے بعد اول وقت میں فجر کی نماز پڑھنا	سنت
۲	طلوع آفتاب سے پہلے پہلے وقوف مزدلفہ کرنا	واجب
۳	طلوع آفتاب سے پہلے پہلے منی روانہ ہو جانا	سنت
۴	منی پہنچ کر بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا	واجب
۵	حج کی قربانی کرنا	واجب

۶	سر کے بال انگلی کے ایک پورے کے بقدر کتر دانا	واجب
۷	قربانی اور قصر کا حدود حرم میں کرنا	واجب
۸	رمی، قربانی اور قصر ترتیب سے کرنا	واجب
۹	طواف زیارت کرنا	فرض
۱۰	طواف زیارت کے بعد حج کی سعی کرنا	واجب
۱۱	دس اور گیارہ ذی الحجہ کی درمیانی رات منیٰ میں گزارنا	سنت

### اہم گزارشات:

- ① حجرہ عقیقہ (بڑے شیطان) کو پہلی کنکری مارنے سے پہلے ہی تمبیہ پڑھنا بند کر دیا جائے گا۔
- ② دس ذی الحجہ کی رمی (کنکریاں مارنے) کا وقت دس ذی الحجہ کی صبح صادق سے گیارہ ذی الحجہ کی صبح صادق تک ہے۔

⑤ حج کی قربانی حج افراد کرنے والی عورت کے لئے افضل جبکہ حج تمتع اور حج قرآن کرنے والی عورت پر واجب ہے۔

⑥ طواف زیارت کا وقت دس ذی الحجہ کی صبح صادق سے بارہ ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے تک ہے اس دوران کسی بھی وقت طواف زیارت ادا کیا جاسکتا ہے۔

⑦ حج افراد اور حج تمتع کرنے والی عورت کے لئے حج کی سعی طواف زیارت کے بعد کرنا افضل ہے جبکہ حج قرآن کرنے والی عورت کے لئے حج کی سعی طواف قدوم کے بعد کرنا افضل ہے۔

⑧ بال کثواتے ہی احرام کھل جائے گا اور سوائے مرد (شوہر) کے سب چیزیں حلال ہو جائیں گی اور طواف زیارت کرنے کے بعد مرد (شوہر) کے لئے بھی حلال ہو جائے گی۔

⑨ منیٰ حدود حرم میں داخل ہے۔

## ۱۱ ذی الحجہ

نمبر شمار	افعال	حکم
۱	زوال کے بعد تینوں جمرات کی رمی کرنا	واجب
۲	تینوں جمرات کی رمی ترتیب سے (پہلے چھوٹے، پھر درمیانے اور پھر بڑے شیطان کی رمی) کرنا	سنت
۳	چھوٹے اور درمیانے شیطان کی رمی کے بعد دعا مانگنا اور بڑے شیطان کی رمی کے بعد دعا نہ مانگنا	سنت
۴	گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کی درمیانی شب منی میں گزارنا	سنت

اہم گزارشات:

❶ گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو رمی کا وقت زوال کے بعد شروع ہوتا ہے اگر کسی

نے زوال سے پہلے رمی کر لی تو رمی ادا نہ ہوگی بلکہ لوٹنا تا واجب ہوگا۔  
 ❶ گیارہ ذی الحجہ کی رمی کا وقت گیارہ ذی الحجہ کے زوال کے وقت سے بارہ  
 ذی الحجہ کی صبح صادق تک ہے۔  
 ۱۲ ذی الحجہ

نمبر شمار	افعال	حکم
۱	زوال کے بعد تینوں جمرات کی رمی کرنا	واجب
۲	تینوں جمرات کی رمی ترتیب سے (پہلے چھوٹے، پھر درمیانے اور پھر بڑے شیطان کی رمی) کرنا	سنت
۳	چھوٹے اور درمیانے شیطان کی رمی کے بعد دعا مانگنا اور بڑے شیطان کی رمی کے بعد دعا نہ مانگنا	سنت



۴	سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے مکہ مکرمہ روانہ ہو جانا	چار
۵	سورج غروب ہونے کے بعد مکہ مکرمہ روانہ ہونا	مکروہ
۶	بارہ اور تیرہ ذی الحجہ کی درمیانی شب منی میں گزارنا	سنت

اہم گزارشات:

- ① گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو رمی کا وقت زوال کے بعد شروع ہوتا ہے اگر کسی نے زوال سے پہلے رمی کر لی تو رمی ادا نہ ہوگی بلکہ لوٹنا تا واجب ہوگا۔
- ② بارہ ذی الحجہ کی رمی کا وقت بارہ ذی الحجہ کے زوال کے وقت سے تیرہ ذی الحجہ کی صبح صادق تک ہے۔
- ③ غروب آفتاب سے پہلے منی سے مکہ مکرمہ روانہ ہو جائے، غروب کے بعد منی سے جانا مکروہ ہے اور اگر ۱۳ ذی الحجہ کی صبح صادق منی میں رہتے ہوئے ہو گئی تو پھر ۱۳ ذی الحجہ کی رمی بھی واجب ہو جائے گی۔

## ۱۳ ذی الحجہ

نمبر شمار	افعال	حکم
۱	زوال کے بعد تینوں جمرات کی رمی کرنا	واجب
۲	تینوں جمرات کی رمی ترتیب سے (پہلے چھوٹے، پھر درمیانے اور پھر بڑے شیطان کی رمی) کرنا	سنت
۳	چھوٹے اور درمیانے شیطان کی رمی کے بعد دعا مانگنا اور بڑے شیطان کی رمی کے بعد دعا نہ مانگنا	سنت

اہم گزارشات:

- تیرہ ذی الحجہ کی رمی کا وقت تیرہ ذی الحجہ کے زوال کے وقت سے تیرہ ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک ہے، البتہ تیرہ ذی الحجہ کو زوال سے پہلے اگر کسی نے رمی کر لی تو کراہت کے ساتھ رمی جائز ہو جائے گی۔

حج الحمد للہ مکمل ہو گیا، اب حج کے واجبات میں سے صرف ایک واجب طواف و دارع باقی رہ گیا، گھر روانہ ہونے سے پہلے اس واجب کو بھی ادا کر لیں اور واپسی تک جو وقت باقی رہ گیا ہے اس کو نفیست جانیں اور خوب عبادات، طواف اور نوافل میں مشغول رہیں۔

### حیض بند کرنے والی ادویات

خواتین کے لئے حیض بند کرنے والی ادویات کا استعمال انتہائی معسر ہے اس لئے حتی الامکان ان سے پرہیز کرنا چاہئے، خصوصاً وہ خواتین جنہیں اللہ رب العزت نے اپنے پاک گھر کی حاضری کے لئے قبول فرمایا۔

تجربہ سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ حج کے سفر کے دوران ان ادویات کے استعمال سے بجائے فائدے کے نقصان ہوتا ہے اور جب خواتین سے یہ بات عرض کی جاتی ہے تو عموماً ایک ہی جواب ملتا ہے کہ ہم نے اپنی ڈاکٹر سے اس بارے میں پوچھ لیا ہے اور انہوں نے ہمیں ان ادویات کے استعمال کی اجازت دی ہے حالانکہ عام طور پر ڈاکٹر حج کے مسائل اور دوران سفر حج و عمرہ ان ادویات کی وجہ سے پیش آنے والے شرعی مسائل سے واقفیت نہیں رکھتیں اس لئے وہ سفر حج و عمرہ کو عام سا سفر سمجھتے ہوئے اس قسم کی اجازت دے دیتی ہیں، اس لئے مؤدبانہ گزارش ہے کہ خواتین اس شرعی عذر کو

جو اللہ تعالیٰ نے ہر عورت کے لئے مقرر فرمایا ہے اپنی مرضی کے مطابق ڈھالنے کے لئے کسی قسم کا غیر فطری طریقہ اختیار نہ کریں۔

حیض بند کرنے والی ادویات استعمال کرنے کا اگر خواتین پہنچتے ہیں تو ان ادویات کے اجزاء کا ضرور جائزہ لیں کہ کہیں اس میں کوئی ناجائز چیز تو شامل نہیں۔

مسئلہ: اگر ان ادویات کے استعمال سے خون مکمل طور پر بند ہو جائے تو اس عورت کے لئے مسجد میں داخل ہونا اور طواف کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: اگر ادویات کے استعمال سے خون کم تو ہوا لیکن مکمل طور پر بند نہیں ہوا ایک ایک قطرہ وقفہ وقفہ سے آتا رہا یا کپڑوں پر دھبہ لگتا رہا یا پیشاب کے وقت سرفی محسوس ہوتی رہی تو ان سب صورتوں میں اس عورت کے لئے ایام حیض میں مسجد میں داخل ہونا اور طواف کرنا جائز نہیں، اگر کسی نے اس حالت میں طواف کر لیا تو اس کا وہی حکم ہوگا جو حالت حیض میں طواف کرنے کا ہے۔

مسئلہ: بعض خواتین کو ادویات کے استعمال کی وجہ سے دو دو ماہ تک تھوڑا تھوڑا  
خون آتا رہتا ہے اور وہ اسے حیض سمجھتے ہوئے نماز ادا نہیں کرتیں روزہ  
نہیں رکھتیں اور طواف کے لئے پریشان رہتیں ہیں، یہ کم علمی اور نا سمجھی  
کی بات ہے، دراصل اس خون کو استحاضہ (بیماری کا خون) کہتے ہیں  
اس کا حکم یہ ہے کہ عورت کے حیض کی عادت کے ایام میں یہ خون حیض  
شمار ہوگا اور اس میں نماز، روزہ اور طواف نہیں کیا جائے گا نہ ہی اس  
عورت کو ان دنوں میں مسجد میں جانے کی اجازت دی جائے گی، لیکن  
حیض کی عادت کے علاوہ کے ایام میں یہ خون استحاضہ (بیماری کا  
خون) سمجھا جائے گا اور یہ عورت پاک سمجھی جائے گی اور اسے نماز اور  
روزوں کا اہتمام کرنا ہوگا، اگر طواف کرنا چاہے تو طواف کر سکتی  
ہے، مسجد میں حاضر ہونا چاہے تو مسجد جا سکتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِكَ الْكَرِیْمِ  
 لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ  
 وَالتَّعْمِيْدَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ  
 حج تمتع کا مختصر طریقہ

جب حج کرنے والی عورت اپنے گھر سے روانہ ہوتی ہے تو  
 میقات تک اس کے اوپر حج کے کوئی احکامات جاری نہیں ہوتے، میقات  
 کے بعد سے حج کے احکامات جاری ہوتے ہیں چاہے جس میقات سے  
 گزرے اور اس کی مکہ مکرمہ جانے کی نیت ہو، اسے میقات سے عمرہ یا حج کا  
 احرام باندھنا واجب ہے (البتہ براہ راست مدینہ منورہ جانے کی صورت  
 میں احرام نہیں باندھا جائے گا) یہ احرام مکہ معظمہ تک بندھا رہے گا، مکہ  
 معظمہ پہنچ کر بیت اللہ شریف کا طواف کریں، اس کے بعد سعی (صفا مروہ)

کریں، سسی سے فارغ ہو کر اپنے بال انگلی کے ایک پورے کے بقدر کٹوائیں، بس اب آپ عمرہ سے فارغ ہیں، احرام کھل گیا، نمازیں پڑھیں، کثرت سے طواف کریں، ۸ ذی الحجہ کو پھر آپ نے حج کے لئے احرام باندھنا ہے۔

حج کا پہلا دن ۸ ذی الحجہ

۸ ذی الحجہ کو غسل وغیرہ کر کے جسم پر خوشبو لگا کر (لیکن ایسی خوشبو نہ لگائیں جس کا جسم باقی رہے) احرام باندھ کر احرام کی دو رکعت نفل پڑھیں، پھر اس طرح نیت کریں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیدُ الْحَجَّ فَيَسِّرْهُ لَیّ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ

اے اللہ! میں حج کی نیت کرتی ہوں اس کو میرے لئے آسان فرمادے اور قبول فرمائے۔

اگر حج کی سسی پہلے کرنا چاہیں تو حج کے احرام کے بعد ایک نفل طواف کریں اور اس کے بعد حج کی سسی کی نیت سے سسی کریں، مگر حج تمتع



کرنے والی عورت کے لئے طواف زیارت کے بعد حج کی سعی کرنا افضل ہے، طلوع آفتاب کے بعد مکہ معظمہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہو جائیں، منیٰ پہنچ کر پانچ نمازیں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر پڑھیں۔  
حج کا دوسرا دن ۹ ذی الحجہ

۹ ذی الحجہ کی صبح بعد نماز فجر طلوع آفتاب کا انتظار کریں، نیز فجر کی نماز جب اُجالا ہو جائے تب پڑھیں، جب کچھ دھوپ نکل آئے تو سکون اور اطمینان کے ساتھ تلبیہ یعنی

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ  
وَالتَّعْمِيْدَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

پڑھتے ہوئے عرفات روانہ ہو جائیں، درود شریف، ذکر الہی اور تلبیہ کی کثرت رکھیں۔

طلوع آفتاب سے پہلے منیٰ سے عرفات روانہ ہونا خلاف سنت ہے، عرفات پہنچ کر سوائے وادی عرنہ کے جہاں چاہیں قیام کریں، جبل

رحمت کے قریب قیام کرنا افضل ہے، آج کل حجاج کے قیام کا انتظام معلمین حضرات کرتے ہیں، زوال کے بعد وقوف عرفات یعنی حج کے رکن اعظم کا وقت شروع ہو جاتا ہے، اس وقت عرفات ہی میں آپ کو رہنا ضروری ہے، زوال سے پہلے غسل کرنا افضل ہے، غسل نہ کر سکیں تو صرف وضو کر لیں اور پھر یہ دُعا بار بار پڑھیں

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

میدان عرفات میں ان اذکار کا اہتمام کریں

سومرتبہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اور سومرتبہ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پوری سورت

اور سو مرتبہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی  
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ وَعَلَيْنَا  
مَعَهُم

اور سو مرتبہ تیسرا کلمہ بھی پڑھیں:

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ

عرفات میں نہایت عاجزی اور انکساری کے ساتھ شام تک  
دُعا و استغفار کرتی رہیں، عرفات کا مبارک وقت اور مبارک دن بار بار  
نصیب نہیں ہوتا اسی محدود وقت کا نام حج ہے، تجلیات و برکات کے اس پر  
نور دن کو غفلت و لاپرواہی سے نہ گزارنا چاہیئے، دل و دماغ میں اللہ تبارک  
و تعالیٰ کی شان عظمت و کبریائی کا تصور قائم کر کے تلاوت قرآن مجید، کثرت  
دُرد شریف، تلبیہ اور ذکر و فکر میں اپنا سارا وقت شام تک صرف کریں اور  
اپنے رشتہ دار و احباب، سعد عبدالرزاق اور اس کے گھر والوں اور تمام

مسلمانوں کے لئے بھی دعا کریں، قبولیت دعا کا یہ عجیب وقت ہوتا ہے، میدان عرفات میں اس دن جو بھی دعا مانگی جائے گی، وہ ان شاء اللہ قبول ہوگی۔

غروب آفتاب کے بعد عرفات سے مزدلفہ روانہ ہو جائیں اور اگر غروب آفتاب سے پہلے مزدلفہ روانہ ہو گئیں تو دم دینا واجب ہوگا، مگر مغرب کی نماز عرفات میں نہ پڑھیں، بلکہ مزدلفہ پہنچ کر عشاء کے وقت میں مغرب و عشاء دونوں اکٹھی پڑھیں اور دونوں نمازوں کے درمیان سنت اور نفل نہ پڑھیں، بلکہ مغرب و عشاء کی سنت اور وتر عشاء کی نماز کے بعد حسب ترتیب پڑھیں، مزدلفہ کے علاوہ کسی دوسری جگہ نماز مغرب و عشاء ملا کر یا علیحدہ پڑھ لی، تو مزدلفہ پہنچ کر دوبارہ پڑھنی ہوگی، اگر راستہ میں اتنی دیر ہو جائے کہ طلوع فجر کا اندیشہ ہو، تو مغرب و عشاء راستہ میں پڑھ سکتی ہیں، اگر مغرب کے وقت کے دوران مزدلفہ پہنچ جائیں تو تب بھی نماز مغرب و عشاء کے وقت سے پہلے نہ پڑھیں اور اگر راستہ میں دیر ہو جائے اور یہ ڈر

ہو کہ عشاء کا وقت بھی نکل جائے گا تو اس صورت میں راستے ہی میں مغرب و عشاء کی نماز پڑھ لیں، پھر اگر مزدلفہ صبح صادق سے پہلے پہنچ جائیں تو ان نمازوں کو دہرائیں گے۔

مزدلفہ کی رات برکات و انوار کی رات ہے، جس قدر بھی ممکن ہو وقت ضائع نہ کریں، علماء کے نزدیک یہ رات شب قدر اور شب جمعہ سے بھی افضل ہے، اس رات کا مزدلفہ میں گزارنا سنت مؤکدہ ہے، طلوع فجر کے وقت سے وقوف مزدلفہ کا وقت ہے، اس کے لئے غسل کرنا مستحب ہے، طلوع آفتاب تک یہاں دُعا وغیرہ میں مشغول رہنا مستنون ہے۔

وقوف مزدلفہ واجب ہے، مزدلفہ میں ہر جگہ ٹھہر سکتے ہیں مگر مشعر حرام کے قریب ٹھہرنا افضل ہے، طلوع آفتاب سے کچھ پہلے سکون کے ساتھ مٹی کی طرف روانہ ہو جائیں، مٹی میں رمی جمار (کنگریاں مارنا) کے لئے مزدلفہ سے ستر کنگریاں جس کی مقدار چنے کے دانے کے برابر ہو، اپنے ساتھ لے جائیں۔

## حج کا تیسرا دن ۱۰ اذی الحجہ

دس تاریخ کو منی پہنچ کر سب سے پہلے صرف بڑے شیطان کی رمی کریں، طریقہ یہ ہے کہ جمرہ کے سامنے کھڑے ہو کر داہنے ہاتھ سے پے در پے سات کنکریاں ماریں اور ہر دفعہ یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِّلشَّيْطَانِ وَرَحْمَةً لِّلرَّحْمٰنِ اَللّٰهُمَّ  
اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا وَسَعْيًا مَشْكُورًا

جمرہ عقبہ کی رمی سے فارغ ہو کر سب سے پہلے قربانی کرنا واجب ہے، مفردہ (حج افراد کرنے والی) کے لئے قربانی کرنا مستحب ہے جبکہ حج تمتع اور حج قرآن کرنے والی عورت پر واجب ہے قربانی کرنے کے بعد اپنے بال انگلی کے ایک پورے کے بقدر کٹوا کر احرام سے فارغ ہو جائے۔

۱۰ اذی الحجہ کو طواف زیارت کرنا افضل ہے، اگر نہ ہو سکے تو گیارہ یا بارہ ذی الحجہ کو کر لیں، یہ طواف حج کا آخری رکن اور فرض ہے، بال

کنوا لینے کے بعد ہر وہ چیز سوائے مرد (شوہر) کے جو احرام کی وجہ سے منع تھی، جائز ہوگئی، مرد (شوہر) کے لئے طواف زیارت کے بعد حلال ہوگی، اگر پہلے حج کی سعی نہ کی ہو تو حج کی سعی بھی کر لیں اور منیٰ واپس آ جائیں، منیٰ میں رات گزارنا سنت ہے۔

طواف زیارت ۱۲ ذی الحجہ کے غروب آفتاب سے پہلے کرنا ضروری ہے، ایام غرق قربانی کے تین دن (۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق سے ۱۲ ذی الحجہ کے غروب آفتاب) میں اگر طواف زیارت نہ کیا تو دم دینا ہوگا اور طواف زیارت بھی کرنا ہوگا، پہلے دن حجرہ عقبہ کی رمی کا وقت فجر سے لے کر اگلے دن فجر تک ہے، مگر مسنون اور افضل یہی ہے کہ رمی جمار (شیطان کو ننگری مارنا) طلوع آفتاب کے بعد اور زوال سے پہلے ہو، عورتوں کے لئے تاخیر سے رمی کرنے میں کوئی حرج نہیں، ورنہ بلا عذر رات کو رمی جمار کرنا مکروہ ہے۔

حج کا چوتھا اور پانچواں دن ۱۱ اور ۱۲ ذی الحجہ

۱۱ اور ۱۲ ذی الحجہ کو زوال کے بعد تینوں شیطانوں پر ننگریاں

ماریں، پہلے حجرہ اولیٰ (چھوٹا شیطان) پھر حجرہ وسطیٰ (درمیانی شیطان) پھر حجرہ عقبہ (بڑا شیطان) کی رمی کریں اور ہر کنکری کے ساتھ **بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ** اُکھیر والی پوری دعا پڑھیں، ۱۲ ذی الحجہ کو غروب آفتاب سے پہلے بغیر کسی کراہت کے مٹی سے مکہ معظمہ آسکتے ہیں، غروب آفتاب کے بعد آنا مکروہ ہے، لیکن اگر ۱۳ ذی الحجہ کی صبح صادق مٹی میں ہو جائے تو پھر ۱۳ ذی الحجہ کی رمی کے بغیر آنا جائز نہیں، تینوں شیطانوں پر زوال کے بعد کنکریاں ماریں (زوال سے پہلے ماری گئی کنکریاں شمار نہ ہوں گی)، اب اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے مکہ معظمہ آجائیں، اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضری کی عظیم الشان سعادت آپ کو حاصل ہوئی اور حج نصیب ہوا، ساری عمر کی یہ دیرینہ تمنا اس کے فضل و کرم سے بخیر و خوبی پوری ہوئی، اس کے بعد جب تک آپ اپنے وطن نہ جائیں، حرم شریف میں حاضر ہوں، نفلی طواف کریں، موقعہ کو غنیمت سمجھیں، جب اپنے گھر جائیں، تو طواف و داع کر کے رخصت ہو جائیں، طواف و داع حج کا آخری واجب ہے، اگر عورت کے ایام شروع



ہو جائیں اور وہی کا وقت آجائے تو ایسی عورت کے لئے طواف و دُعا کرنا ضروری نہیں۔

### مقامات قبولیت دُعا

① میدان عرفات ② شب مزدلفہ ③ مزدلفہ میں وقت فجر کے بعد ④ رمی جمار کے بعد ⑤ جب پہلی مرتبہ کعبہ پر نظر پڑے ⑥ صفا ⑦ مروہ پر ⑧ سعی کرتے ہوئے ⑨ میلین اخضرین کے درمیان تیز چلتے ہوئے۔  
 ⑩ مطاف ⑪ مقام ابراہیم ⑫ منترم ⑬ حطیم ⑭ میزاب رحمت کے نیچے ⑮ آب زم زم پی کر ⑯ بیت اللہ کے اندر ⑰ حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان اور ⑱ طواف و دُعا کے بعد۔

اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی زیارت اور حج قبول کرے۔

اٰمِيْنَ يٰاَرَبَّ الْعٰلَمِيْنَ يٰحُزْمَةَ سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ  
 صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

## احرام

عربی لغت میں احرام کے معنی بے حرمتی نہ کرنا یا اس کے معنی اپنے اوپر کسی چیز کا حرام کر لینا ہے، یعنی احرام کے شرعی معنی یہ ہوئے کہ کچھ چیزیں جو احرام سے پہلے حلال تھیں، مثلاً پہلے خوشبو لگانا وغیرہ جائز تھا، نیت اور تبلیہ کے ساتھ احرام باندھ لینے کے بعد ان چیزوں کو اپنے اوپر لازمی طور سے ممنوع اور حرام کر لینا۔

## احرام کی نیت کرنے سے پہلے کے چند ضروری کام

احرام کی نیت کرنے سے پہلے ہر ایک سے چاہے رشتہ دار ہوں پڑوسی ہوں، گھر میں کام کرنے والی ماسیاں ہوں غرض یہ کہ جس سے بھی کسی قسم کی معاملہ داری ہے، اس سے معافی مانگیں اور جہاں تک ہو سکے تلافی کی کوشش کریں، ہمارا اور آپ کا کام بس معافی مانگنا اور کمی کو تاہی کی حتی الامکان تلافی کی کوشش کرنا ہے۔

سفر شروع کرنے سے پہلے اپنی نیت کا جائزہ لیجئے اور صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کو پورا کرنے اور اس کی رضا کے حصول اور آخرت کے ثواب کو اپنا مقصد بنائیں، اس کے علاوہ کوئی چیز آپ کے اس مبارک سفر کا سبب نہ ہو، اللہ کے یہاں وہی عمل مقبول ہوتا ہے، جو خالص اس کی رضا کیلئے کیا گیا ہو۔

اپنے چھوٹے بڑے گناہوں سے توبہ کر لیں، یاد رکھیں سچی توبہ کی تین

شرطیں ہیں:

① اگر گناہ کے کام میں جتنا ہے تو اسے، اسی وقت چھوڑ دے۔

② اب تک جو گناہ ہوئے ان پر ندامت ہو۔

③ اور آئندہ نہ کرنے کا پختہ عزم ہو۔

نوٹ: اگر حقوق العباد میں کمی ہے تو توبہ کی چوتھی شرط یہ ہے کہ اس کی خلافی کی جائے۔

مستحب ہے کہ احرام باندھنے کے لئے غسل سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پیروں کے ناخن کاٹ لے، بغلا و زبرد ناف بال صاف کر لے اور صابن وغیرہ

سے نہالے، تاکہ اچھی طرح صفائی حاصل ہو جائے، غسل کرتے وقت یہ نیت کرے کہ یہ غسل احرام باندھنے کیلئے کر رہی ہوں، غسل یا وضو، احرام کے لئے شرط نہیں ہے اور نہ ہی واجبات احرام میں سے ہے، لیکن ان کو بغیر کسی عذر کے چھوڑ دینا مکروہ ہے، خواتین کے لئے احرام میں کوئی لباس مخصوص نہیں البتہ سادگی اختیار کرنا بہتر ہے۔

### واجبات احرام

- ① میقات سے احرام کی نیت کرنا یعنی اس سے مؤخر نہ کرنا، احرام کی نیت گھر سے چلتے وقت بھی کر سکتے ہیں، یاد رہے کہ میقات سے احرام کے ساتھ گزرنا ہر حال میں واجب ہے، اور احرام کے بغیر میقات سے آگے نہیں بڑھ سکتے ہیں۔
- ② ممنوعات احرام سے پہننا۔

## مسائل احرام

مسئلہ: احرام کا غسل جس طرح پاک اور طاہرہ عورت کے لئے مستحب ہے، اسی طرح حائضہ کے لئے بھی مستحب ہے البتہ حائضہ کے لئے احرام کے دو نفل پڑھنا، مسجد میں داخل ہونا اور طواف کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ: حائضہ عورت کے لئے بھی احرام کے بغیر میقات سے گزرنا جائز نہیں۔

مسئلہ: اگر کسی عورت نے احرام باندھ لیا پھر ایام حیض شروع ہو گئے تو اس سے اس کا احرام فاسد نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اگر حائضہ یہ سمجھ کر کہ حالت حیض میں احرام جائز اور درست نہیں، میقات سے بغیر احرام کے گزر جائے یا جان بوجھ کر یا بھول سے بغیر احرام باندھے میقات سے گزر جائے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنی اس قلمی پر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے تو بہ کرے اور واپس میقات پر جا کر حج یا عمرے کا احرام باندھے اور اگر واپس میقات تک نہ جاسکتی

ہو تو دم دیدے۔

مسئلہ: حائضہ عورت میقات سے بغیر احرام کے گزر گئی اور بعد میں میقات پر جائے بغیر عمرہ کا احرام باندھ لیا لیکن ابھی طواف عمرہ شروع نہیں کیا تو اس کے لئے ضروری ہے کہ میقات پر واپس جا کر عمرہ کا تلبیہ پڑھے صرف تلبیہ پڑھنا کافی ہوگا نیا احرام باندھنے کی ضرورت نہیں اور اگر واپس میقات تک نہ جاسکتی ہو تو دم دینا ہوگا۔

مسئلہ: حائضہ عورت میقات سے بغیر احرام کے گزر گئی اور بعد میں میقات پر جائے بغیر حج کا احرام باندھ لیا لیکن ابھی طواف قدوم یا قیام عرفات شروع نہیں کیا تو اس کے لئے ضروری ہے کہ میقات پر واپس جا کر عمرہ کا تلبیہ پڑھے صرف تلبیہ پڑھنا کافی ہوگا نیا احرام باندھنے کی ضرورت نہیں اور اگر واپس میقات تک نہ جاسکتی ہو تو دم دینا ہوگا۔

مسئلہ: حائضہ عورت میقات سے بغیر احرام کے گزر گئی اور بعد میں میقات پر جائے بغیر حج یا عمرہ کا احرام باندھ لیا اور طواف یا قیام عرفات شروع

کرو یا تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنی اس غلطی پر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے تو بہ کرے اور دم دیدے۔

### گھر سے روانگی

یاد رکھئے احرام کسی مخصوص لباس کا نام نہیں بلکہ نیت کا نام ہے، احرام کی نیت کر کے انسان اپنے اوپر چند کاموں کو حرام کر لیتا ہے، جو عام حالات میں اس کے لئے حلال ہیں، اس لئے ابھی نیت نہ کریں، خوب خشوع و خضوع کے ساتھ دو رکعت نفل احرام کے ادا کیجئے اور خوب عاجزی کے ساتھ اللہ سے اپنے لئے، اپنے عزیز و اقارب، سعد عبدالرزاق اور اس کے گھر والوں کے لئے اور پوری امت مسلمہ کیلئے دعا مانگیں، جو عورتیں اس وقت ایام حیض یا نفاس کی وجہ سے نماز پڑھنے سے معذور ہو وہ صرف دعا مانگنے پر اکتفاء کریں اب گھر سے مسنون طریقے سے نکلیں، گھر سے نکلتے ہوئے دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

ایئر پورٹ پہنچ کر جب جہاز کی پرواز یقینی ہو جائے، تو اب احرام کی نیت کر لیں اور اگر جہاز میں بیٹھنے کے بعد میقات گزرنے سے پہلے نیت کرنا چاہیں تو یہ بھی جائز ہے، البتہ بغیر احرام کی نیت کئے میقات سے گزر جانے کی صورت میں دم دینا ہوگا۔

نوٹ: جو عورتیں اپنے گھر سے براہ راست مدینہ منورہ جانے کی نیت سے روانہ ہوں وہ گھر سے نکلتے ہوئے احرام اور دیگر کام جو بیان ہوئے نہیں کریں گی البتہ جب مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ روانہ ہوں گی تو اوپر ذکر کئے گئے تمام کام کرنے ہوں گے۔

### نیت

حج یا عمرہ کے احرام کی نیت کرنے سے پہلے عورتیں احرام کا مخصوص نقاب ڈھانپ لیں، یاد رکھئے.....! احرام کی حالت میں بھی عورت کو چہرہ کھلا رکھنے کی اجازت نہیں اور ایسا نقاب اوڑھنے کی بھی اجازت نہیں جو چہرے سے



لگا ہوا ہو، اس لئے ایسے نقاب کا انتظام کیجئے، جو چہرے سے بھی نہ لگے اور بے پردگی بھی نہ ہو آج کل بازار میں ایسے نقاب بآسانی دستیاب ہوتے ہیں۔

اب اگر صرف عمرہ کیلئے جا رہی ہیں یا آپ نے حج تمتع کرنا ہے، تو صرف عمرہ کی نیت کیجئے اگر عربی میں یاد ہو تو عربی میں، ورنہ جس زبان میں چاہیں عمرے کی نیت کر لیں عربی میں نیت کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیدُ الْعُمْرَةَ فَغَسَّیْتُ رَاسِیْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ

اے اللہ میں آپکی رضا کیلئے عمرہ کا ارادہ کرتی ہوں

آپ اسے میرے لئے آسان فرما دیجئے اور میری

طرف سے قبول فرمائیں۔

اور اگر آپ نے حج قرآن کرنا ہے، تو حج اور عمرے دونوں کی ایک ہی

احرام میں نیت کریں اور اگر حج افراد کرنا ہے تو صرف حج کی نیت کریں۔

نیت کرنے کے بعد خواتین آہستہ آواز میں تلبیہ پڑھیں، تلبیہ کے الفاظ

یہ تھا۔

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ  
الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ

تلبیہ پڑھنے کے بعد درود شریف پڑھیں اور دعا کریں اگر یاد ہو تو یہ دعا  
پڑھیں۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ  
عَذَابِكَ وَالنَّارِ

اے اللہ میں آپ کی رضا اور جنت مانگتی ہوں اور آپ کے عذاب اور  
آگ سے آپ کی پناہ مانگتی ہوں۔

نوٹ: خاص طور سے خیال رہے کہ نیت اور تلبیہ کے بغیر احرام مکمل نہیں ہوتا۔  
سفر کے دوران تلبیہ کثرت سے پڑھیں، یہ آپ کے لئے سب سے  
افضل ذکر ہے اٹھتے، بیٹھتے، چلتے، پھرتے، ہر حالت میں تلبیہ پڑھتی رہیں،  
فضول گفتگو، اخبار و رسائل پڑھنے سے بچیں، کوشش کریں کہ موبائل کا استعمال  
کم از کم ہو اور بند ہی کر دیں تو بہت ہی اچھی بات ہوگی اور اگر جہاز میں نماز کا

وقت ہو جائے تو با وضو ہو کر قبلہ کی سمت معلوم کر کے قبلہ رخ کھڑے ہو کر نماز ادا کریں کسی کے منع کرنے پر نماز نہ چھوڑیں۔

یاد رکھئے.....! جس طرح آپ کا یہ سفر ایک فرض کی ادائیگی کی نیت سے ہے، نماز بھی ایک اہم ترین فرض عبادت ہے، جس کا چھوڑنا کسی حالت میں بھی جائز نہیں۔

نیت اور تلبیہ کے بعد آپ احرام کی پابندیوں میں داخل ہو چکی ہیں، لہذا احرام کی منوعات سے بچیں۔

یاد رکھئے.....! منوعات چاہے آپ جان بوجھ کر کریں یا بھول کر، سوتے ہوئے کریں یا جاگتے ہوئے، اپنی خوشی سے کریں یا زبردستی کوئی آپ کو مجبور کر دے، ہر حال میں اس کا عوض اور بدلہ (قربانی، صدقہ یا روزہ) ادا کرنا ہوگا منوعات کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

### بیت اللہ پر پہلی نظر

جب بیت اللہ پر پہلی نظر پڑے تو تلبیہ پڑھنا بند کر دیں اور تین مرتبہ  
 اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور تین مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہیں، بہتر ہے راستہ سے ہٹ کر کھڑی  
 ہوں تاکہ کسی کو تکلیف نہ پہنچے اور دعا مانگیں اگر یاد ہو تو اس دعا کا پڑھنا مستحب  
 ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رِثْنَا  
 بِالسَّلَامِ اَللّٰهُمَّ رِزْقِنَا مِنْكَ هَذَا تَعْظِيْمًا وَتَشْرِيفًا  
 وَتَكْرِيْمًا وَمُهَابَةً وَزِدْ مَنْ حَاجَّهٗ اَوْ اَعْتَمَرَهٗ تَشْرِيفًا  
 وَتَكْرِيْمًا وَتَعْظِيْمًا وَبِرًّا

یا اللہ آپ ہی سلام ہیں اور آپ ہی کی طرف سے سلامتی ہے اے  
 ہمارے پروردگار ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھئے، یا اللہ اپنے  
 اس گمر کی تعظیم و تکریم اور شرف و ہیبت زیادہ کر دیجئے اور جو اس

گھر کا حج کرے یا عمرہ کرے اسکی تعظیم و تکریم اور شرف اور ثواب کو بڑھا دیتے۔

## افعال عمرہ

فرائض عمرہ : عمرہ میں دو فرض ہیں۔

① احرام۔

② طواف۔

واجبات عمرہ : عمرہ کے دو واجب ہیں۔

① صفا مردہ کی سعی کرنا۔

② سر کے بال انگلی کے ایک پورے کے بقدر کٹوانا۔

## طواف اور اقسام طواف

طواف سے مراد بیت اللہ کے چاروں طرف سات مرتبہ چکر لگانا ہے۔

طواف کی سات قسمیں ہیں:

① طوافِ قدم: آفاقیہ (میقات سے باہر ہننے والی) جب تکلی مرتبہ احرام کی حالت میں آئے اور مسجد حرام میں داخل ہو تو جو طواف کرے گی، اسے طوافِ قدم اور طوافِ تحیہ کہتے ہیں، یہ اس آفاقیہ عورت کے لئے سنت ہے جو صرف حج افراد یا حج قرآن کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ میں داخل ہو، تمتع اور عمرہ کرنے والی آفاقیہ عورت کے لئے علت نہیں ہے۔

② طوافِ زیارت: اس کو طوافِ رکن، طوافِ حج، طوافِ فرض اور طوافِ افاضہ بھی کہتے ہیں، یہ حج کا رکن ہے، اس کے بغیر حج پورا نہیں ہوتا، اس کا وقت ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور ۱۲ ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے تک کرنا واجب ہے، تاخیر کرنے سے دم واجب ہوتا ہے۔

③ طوافِ وداع: اسے طوافِ صدر بھی کہتے ہیں یہ آفاقیہ پر حج سے واپسی کے وقت کرنا واجب ہے، عمرہ سے واپس آنے والوں پر واجب نہیں۔

④ طوافِ عمرہ: یہ عمرہ میں رکن اور فرض ہے۔

⑤ طواف نذر: یہ نذر ماننے والی پر واجب ہوتا ہے۔

⑥ طوافِ حتمیہ: یہ مسجد حرام میں داخل ہونے والی عورت کے لئے تَحِيَّۃُ الْمَسْجِد ہے، لیکن اگر کسی نے کوئی دوسرا طواف کر لیا تو اس کے قائم مقام ہو جائے گا۔

⑦ طوافِ نفل: یہ جس وقت چاہے کیا جاسکتا ہے۔

### واجبات، محرمات اور مکروہاتِ طواف

واجباتِ طواف:

- ① طہارت یعنی عذرِ اکبر اور عذرِ اصغر دونوں سے پاک ہونا یعنی حیض و نفاس و جنابت سے پاک ہونا اور بے وضو نہ ہونا۔
- ② ستر عورت ہونا یعنی جسم کا جو جو حصہ چھپانا فرض ہے، اس کو چھپانا۔
- ③ جو پیدل چلنے پر قادر ہو، اس کو پیدل طواف کرنا۔
- ④ داہنی طرف سے طواف شروع کرنا، یعنی حجرِ اسود سے بیت اللہ کے

دروازے کی طرف چلنا۔

⑤ حطیم کو شامل کر کے طواف کرنا۔

⑥ پورا طواف کرنا یعنی طواف کے سات چکر پورے کرنا۔

⑦ ہر طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا۔

محرمات طواف:

یہ چیزیں طواف کرنے والے کے لئے حرام ہیں:

① عذر اکبر یعنی جنابت یا حیض و نفاس کی حالت میں طواف کرنا حرام

ہے اور عذر اصغر یعنی بے وضو ہونے کی حالت میں طواف کرنا بھی

حرام ہے۔

② اس قدر ستر کھلا ہونے کی حالت میں طواف کرنا جس قدر ستر کھلا ہونے

سے نماز نہیں ہوتی یعنی چوتھائی عضو یا اس سے زیادہ۔

③ بلا عذر رسوا ہو کر یا کسی کے کندھے وغیرہ پر چڑھ کر، یا پیٹ یا گھٹنوں

کے تل چل کر یا الٹا ہو کر یا الٹی طرف سے طواف کرنا۔



- ① طواف کرتے ہوئے حطیم کے بیچ سے گزرنا۔
  - ② طواف کا کوئی چکر یا چکر کا کچھ حصہ ترک کر دینا۔
  - ③ حجر اسود کے علاوہ کسی اور جگہ سے طواف شروع کرنا۔
  - ④ بیت اللہ شریف کی طرف سینہ کر کے طواف کا کچھ حصہ بھی ادا کرنا حرام ہے، لیکن جب حجر اسود کے سامنے پہنچے تو استلام کرنے کے لئے حجر اسود کی طرف منہ اور سینہ کرنا جائز ہے۔
  - ⑤ طواف میں جو چیزیں واجب ہیں ان میں سے کسی کو ترک کرنا۔
- مکروہات طواف:
- ① طواف کے دوران فضول، بے ضرورت اور بے فائدہ بات چیت کرنا (موبائل پر بات چیت بھی اسی میں داخل ہے)۔
  - ② خرید و فروخت کرنا یا خرید و فروخت سے متعلق گفتگو کرنا۔
  - ③ ذکر یا دعا بلند آواز سے کرنا۔
  - ④ ناپاک کپڑوں میں طواف کرنا۔

- ۵۔ حجر اسود کا استلام نہ کرنا۔
- ۶۔ حجر اسود کے بالمقابل آئے بغیر ہاتھ اٹھانا۔
- ۷۔ طواف کے چکروں میں زیادہ فاصلہ کرنا یعنی وقفہ کرنا، یا کسی دوسرے کام میں مشغول ہونا۔
- ۸۔ طواف کرتے ہوئے ارکان بیت اللہ پر، یا کسی اور جگہ دعا کے لئے کھڑے ہونا۔
- ۹۔ دوران طواف کھانا کھانا۔
- ۱۰۔ دو یا زیادہ طوافوں کو اکٹھا کرنا اور ان کے بیچ میں طواف کی دو رکعت نہ پڑھنا۔
- ۱۱۔ خطبہ کے وقت طواف کرنا۔
- ۱۲۔ فرض نماز کی تکبیر و اقامت ہونے کے وقت طواف شروع کرنا۔
- ۱۳۔ دونوں ہاتھ طواف کی نیت کے وقت تکبیر پڑھے بغیر اٹھانا۔
- ۱۴۔ طواف کی حالت میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا یا نماز کی طرح ہاتھ

باندھنا۔

۱۵ پیشاب، پانسانہ کے تقاضے یا رتخ کے غلبہ کے وقت طواف کرنا۔

۱۶ بھوک یا غصہ کی حالت میں طواف کرنا۔

۱۷ بلا عذر جو تاہمین کر طواف کرنا۔

۱۸ حجر اسود اور رکین یمانی کے علاوہ کسی اور جگہ استلام کرنا۔

### چند ضروری مسائل

مسئلہ: اگر کسی عورت کو عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد حیض کے ایام شروع ہو گئے اور اس کو عمرہ کا طواف کرنے کا موقع نہیں ملا تو اس پر واجب ہے کہ حیض ختم ہونے کا انتظار کرے، جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کر کے عمرہ ادا کرے۔

مسئلہ: اگر کسی عورت کو عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد حیض کے ایام شروع ہو گئے اور اس کو عمرہ کا طواف کرنے کا موقع نہیں ملا اور وہ اپنی کم علمی کی بناء پر یہ سمجھی کہ حیض آنے کی وجہ سے عمرہ کا احرام فاسد ہو گیا اس وجہ

سے اس نے حیض ختم ہونے کے بعد نیا احرام باندھ لیا تو اس کا یہ عمل ناجائز ہے اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرے، فی الحال ایک عمرہ ادا کر کے حلال ہو جائے پھر دوسرا احرام جو اس نے ترک کیا تھا اس کی وجہ سے واجب ہونے والے عمرہ کی قضا کرے اور دوم دے دے۔

مسئلہ: اگر کسی عورت کو عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد حیض کے ایام شروع ہو گئے اور اس کو عمرہ کا طواف کرنے کا موقع نہیں ملا یہاں تک کہ مدینہ منورہ جانا پڑا تو یہ عورت مدینہ منورہ میں بھی حالت احرام ہی میں رہے گی اور مدینہ منورہ سے واپسی پر نیا احرام نہیں باندھے گی اور پرانے احرام ہی میں عمرہ ادا کرے گی۔

اگر اس عورت نے مدینہ منورہ سے واپسی پر نئے احرام کی نیت کر لی تو اس نے ایک ناجائز عمل کا ارتکاب کیا اس صورت میں وہ اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرے، فی الحال ایک عمرہ ادا کر کے حلال ہو جائے پھر دوسرا احرام جو اس نے ترک کیا تھا اس کی وجہ سے واجب ہونے والے عمرہ کی قضا

کرے اور دوم دے دے۔

مسئلہ: اگر کسی عورت کو عمرہ کا طواف کرنے کے بعد حیض کے ایام شروع ہو گئے تو حیض کی حالت ہی میں سعی کر لے کیونکہ سعی کے لئے پاک ہونا ضروری نہیں۔

مسئلہ: اگر کسی عورت کو عمرہ کا طواف کرنے کے بعد حیض کے ایام شروع ہو گئے اور وہ اپنی کم علمی کی بناء پر یہ سمجھی کہ حالت حیض میں سعی کرنا جائز نہیں اس لئے وہ سعی کئے بغیر جدہ یا مدینہ منورہ چلی گئی تو اس کا احرام ابھی تک باقی ہے اسی احرام کے ساتھ مکہ مکرمہ واپس آ کر عمرہ کے بھیہ افعال ادا کرے اور احرام سے حلال ہو جائے، اگر مذکورہ عورت نے پہلے عمرہ کے افعال ادا کئے بغیر نیا احرام باندھ لیا تو اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے پچھلے عمرہ کے افعال ادا کر کے حلال ہو اور پھر عمرہ کی قضا کرے اور دوم دے دے۔

مسئلہ: اگر کوئی عورت عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ پہنچ گئی، لیکن حیض کی وجہ

سے ۹ ذی الحجہ یعنی یوم عرفہ تک عمرہ کرنے کا موقع نہیں ملتا تو ایسی عورت عمرہ کا احرام کھول کر حلال ہو جائے اور اس کا طریقہ یہ کہ کوئی بھی ایسا عمل کر لے جو احرام کی وجہ سے کرنا منع ہے، مثلاً عمرہ کا احرام ختم کرنے کی نیت سے خوشبو لگالے، عمرہ کا احرام ختم کرنے کے بعد حج کا احرام باندھ لے اور حج پورا ہونے کے بعد عمرہ کا احرام مسجد عائشہ سے باندھ کر اس پہلے والے عمرہ کی قضا کر لے اور ایک دم دے دے۔

نوٹ: واضح رہے کہ مذکورہ بالا صورت میں اس عورت کا حج، حج افراد کہلائے گا جس میں قربانی یعنی دم شکر دینا ضروری نہیں البتہ عمرہ کا احرام توڑنے کی وجہ سے دم جبر دینا ہوگا۔

### طواف شروع کرنے سے پہلے

طواف کیلئے مطاف (طواف کی جگہ) میں آئیں، حجر اسود کی طرف چلیں، حجر اسود کی سیدہ کے قریب پہنچ کر بیت اللہ کی طرف چہرہ کر لیں حجر اسود

کی سیدھ کے بائیں طرف کھڑی ہو کر (اس طرح کہ حجر اسود دائیں جانب ہو) عمرہ کے طواف کی نیت کریں۔

اے اللہ میں آپ کی رضا کیلئے عمرہ کا طواف کرتی ہوں آپ اے میرے لئے آسان کر دیجئے اور قبول فرما لیجئے۔ (زبان سے کہنا ضروری نہیں دل میں ارادہ اور نیت کر لینا بھی کافی ہے)

اب حجر اسود کی سیدھ میں کھڑی ہوں اور دونوں ہاتھ بکیر تحریمہ (نماز کی پہلی تکبیر) کی طرح اٹھائیں اس طرح کہ ہتھیلیوں کا رخ حجر اسود کی طرف ہو

اور

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْعَمْدُ  
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ

کہیں پھر دونوں ہاتھ نیچے گرا دیں یہ حجر اسود کا استقبال ہے، پھر حجر اسود کو بوسہ دیں، یا ہاتھ یا لکڑی وغیرہ سے حجر اسود کو چھو کر ہاتھ یا لکڑی کو بوسہ دیں، بشرطیکہ حجر اسود پر خوشبو نہ لگی ہوئی ہو اور ایسا کرنے سے کسی کو تکلیف نہ ہوتی ہو،

چونکہ آج کل عموماً حجر اسود پر خوشبو لگی ہوئی ہوتی ہے اس لئے حالت احرام میں بوسہ نہ دے صرف اشارہ کریں، جس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کا رخ حجر اسود کی طرف کریں گویا ہتھیلیاں حجر اسود پر رکھ رہے ہیں

پھر

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ  
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ

پڑھیں اور ہتھیلیوں کی اندرونی جانب کو چوم لیں۔

### طواف

حجر اسود کی سیدھ میں کھڑی ہو کر حجر اسود کا استلام کرنے کے بعد اسی حالت پر مڑ جائیں کہ قدم اپنی جگہ سے نہ ہٹیں اور طواف کرنا شروع کر دیں، اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ آپ کے کسی فضل سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے، دوران طواف نگاہ سامنے رکھیں، طواف کے دوران بیت اللہ کو دیکھنا بے ادبی



ہے، بیت اللہ کی طرف سینہ اور پشت نہ کریں، دعا کرتی رہیں اور ذکر کرتی رہیں، طواف میں حطیم کو جو درحقیقت کعبہ شریف کا حصہ ہے، ضرور شامل کریں ورنہ طواف ادھورا رہ جائے گا۔

ایک بات قابل توجہ ہے، وہ یہ کہ طواف کے وقت ہجوم میں جبکہ اپنے آپ کو سنبھالنا مشکل ہوتا ہے، مسلسل کتاب یا قرآن شریف کو ہاتھ میں رکھنا اور نگاہ کتاب پر جمنا کر، طواف کی دعائیں پڑھنا فرض کے برابر سمجھا جاتا ہے، چاہے کسی سے ٹکراتے جائیں، ٹھوکریں کھاتے جائیں اور چاہے کتاب وغیرہ گر کر قدموں میں پھل جائے (اور ایسا عموماً ہوتا ہے) اور اسی کو عبادت سمجھا جائے، یاد رکھئے جو دعائیں عام طور پر طواف کے دوران پڑھی جاتی ہیں، ان میں سے کوئی خاص دعا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں، اس لئے جو دعا یاد ہو اس کے ذریعے اللہ سے مانگیں، یا ذکر کریں، البتہ رکن یمانی (بیت اللہ کا وہ کونا جو حجر اسود سے پہلے ہے) سے حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

## رَكْعَتَا اَيْنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقَعْنَا عَذَابَ النَّارِ

پھر حجر اسود کی سیدھ میں پہنچیں اور حجر اسود کا استلام کریں، اس طرح طواف کا ایک چکر پورا ہوا، اسی طرح سات چکر پورے کریں، ہر چکر کے بعد جب حجر اسود کی سیدھ میں پہنچیں تو استلام کریں، سات چکر پورے ہونے کے بعد آٹھویں مرتبہ حجر اسود کا استلام کریں، آپ کا طواف پورا ہو گیا۔  
نوٹ: یہ بات یاد رہے کہ طواف کے لئے با وضو رہنا اور پاک ہونا شرط ہے بغیر وضو کے اور ناپاکی کی حالت میں طواف نہیں ہوتا۔

### مترم پر دعا

آٹھویں مرتبہ حجر اسود کا استلام کر کے اب مترم پرائیں اور یہاں آ کر خوب دعا کریں یہاں دعا قبول ہوتی ہے، لیکن ایک بات کا خیال رکھئے کہ چونکہ مترم پر خوشبو لگی ہوئی ہوتی ہے، اس لئے احرام کی حالت میں مترم سے نہ

چٹھیں بلکہ صرف وہاں کھڑی ہو کر دعا مانگ لیں۔

ہجوم کے زمانے میں جب مردوں کے لئے بھی ملتزم پر جانا مشکل ہوتا ہے اس وقت عورتوں کا مردوں کے ہجوم میں گھسنا شرعاً بالکل بھی ٹھیک نہیں ہجوم کی صورت میں ملتزم کے سامنے دوری سے کھڑے ہو کر دعا مانگ لی جائے جہاں مردوں سے اختلاط نہ ہوتا ہو۔

ایک ضروری وضاحت: عام طور پر لوگ کعبہ شریف کے دروازے کو ملتزم سمجھتے ہیں اور اسی سے چپے رہتے ہیں، جبکہ ملتزم پر جگہ خالی ہوتی ہے، درحقیقت ملتزم حجر اسود اور کعبہ شریف کے دروازے کی درمیانی دیوار کا نام ہے۔

### طواف کی دو رکعت

اب مقام ابراہیم پر آئے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز واجب الطواف ادا کیجئے اگر وہاں جگہ نہ ملے تو مسجد حرام میں کہیں بھی یہ دو رکعت ادا کی جاسکتی ہیں، مقام ابراہیم کے پیچھے ہی ان دو رکعت کی ادائیگی کو

ضروری سمجھنا اور اس وجہ سے لوگوں کی تکلیف کا سبب بننا، انتہائی ناپسندیدہ عمل ہے اور اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ یہ وقت مکروہ نہ ہو اگر مکروہ وقت میں یہ دو رکعت پڑھ لیں تو گناہ بھی ہوگا اور دوبارہ پڑھنا بھی واجب ہوگا اس لئے مکروہ وقت گزرنے کا انتظار کریں۔

مسئلہ: اگر نماز فجر یا نماز عصر کے بعد طواف کیا تو دو رکعت ابھی نہ پڑھیں، اگر چاہیں تو عمرہ کے باقی افعال ادا کر کے احرام سے حلال ہو جائیں اور پھر جب وقت مکروہ ختم ہو جائے تو یہ دو رکعت ادا کر لیں۔

نوٹ: واضح رہے کہ دو رکعت کا پڑھنا ہر طواف کے بعد واجب ہے، چاہے طواف نفل ہی کیوں نہ ہو۔

### آب زم زم

طواف کی نماز سے فارغ ہو کر زم زم کے کنوئیں پر جانا اور آب زم زم پینا مستحب ہے لیکن چونکہ اب زم زم کے کنوئیں پر جانے کی قانونی اور انتظامی

اعتبار سے اجازت نہیں ہے اس لئے پورے حرم شریف میں گولر رکھ دیئے گئے ہیں وہاں آئیے اور قبلہ رخ کھڑی ہو کر یا بیٹھ کر خوب آب زم زم پیئیں، شروع میں بِسْمِ اللہ اور آخر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھیں اور یہ دعائیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا کَا فِعَا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا

وَّشِفَاءً لِّمَنْ کُنَّ کَدَاءُ

اے اللہ میں آپ سے علم نافع اور رزق واسع اور ہر بیماری سے

شفاء کامل کا سوال کرتی ہوں۔

یا در کئے.....! زم زم کا پانی جس نیت سے پیئیں گی وہ پوری کی جائے گی

اور زم زم پیتے ہوئے دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔

اب سہی کیلئے مفا پر جانے سے پہلے حجر اسود کی سیدھ میں آنا اور حجر اسود

کا نواں استلام کرنا مستحب ہے لیکن اگر بھیڑ کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو ایسا کرنا

ضروری نہیں، پھر سہی کیلئے مفا کی جانب جائیں، باب الصفا سے جانا مستحب

ہے، صفا پر اتنا چڑھیں کہ بیت اللہ نظر آنے لگے، پھر سہی کی نیت کریں۔

## سعی اور احکام سعی

سعی کے لفظی معنی چلنے اور دوڑنے کے ہیں اور شرعاً صفا اور مروہ کے درمیان مخصوص طریقہ پر سات ۷ چکر لگانے کو سعی کہتے ہیں۔

## واجبات سعی

- ① سعی کا ایسے طواف کے بعد ہونا جو جنابت و حیض و نفاس (حدیث اکبر) سے پاک ہو۔
- ② سعی کے سات ۷ چکر پورے کرنا (سعی کے پہلے چار چکر فرض ہیں اور بعد کے تین چکر واجب ہیں)۔
- ③ اگر کوئی عذر نہ ہو تو سعی میں پیدل چلنا۔
- ④ عمرہ کی سعی کا احرام کی حالت میں ہونا۔
- ⑤ صفا اور مروہ کے درمیان کا پورا فاصلہ طے کرنا
- ⑥ ترتیب یعنی صفا سے شروع اور مروہ پر ختم کرنا۔

## مکروہات سعی

- ① سعی کرتے وقت اس طرح خرید و فروخت یا بات چیت کرنا، جس سے توجہ ہٹ جائے یا اذکار اور دعائیں پڑھنے سے مانع ہو یا تسلسل ترک ہو جائے (موبائل پر بات چیت بھی اسی میں داخل ہے)۔
- ② صفا اور مردہ کے اوپر نہ چڑھنا۔
- ③ سعی میں بلا عذر تاخیر کرنا۔
- ④ ستر عورت ترک کرنا یعنی جسم کا جو جو حصہ چھپانا فرض ہے اس کو نہ چھپانا۔
- ⑤ سعی میں میلین (سبز ستونوں) کے درمیان مردوں کی طرح دوڑنا یا تیزی سے چلنا۔
- ⑥ سعی کے پھیروں میں بلا عذر زیادہ فاصلہ کرنا، کیونکہ یہ موالات (پے درپے) ہونے کے خلاف ہے۔ اور موالات سنت ہے۔

نوٹ: طواف اور سعی میں مواصلات (اتصال، پے درپے) ہونا یعنی طواف سے فارغ ہو کر فوراً ہی سعی کے لئے نکلنا، سنت ہے۔

### سعی

سعی کیلئے صفا کی جانب جائیں، باب الصفا سے جانا مستحب ہے صفا پر اتنا چڑھیں کہ بیت اللہ نظر آنے لگے، پھر سعی کی نیت کریں۔

اے اللہ.....! میں آپ کی رضا کیلئے صفا مردہ کے درمیان سعی (سات چکر) کرتی ہوں آپ اے میرے لئے آسان کر دیں اور میری طرف سے قبول فرما لیجئے، پھر قبلہ رخ ہو کر تین مرتبہ اللہ اکبر کہیں اور تین مرتبہ لا الہ الا اللہ اور تین مرتبہ گریادہ تو اس طرح دعا مانگیں۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ  
يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعَدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَكْثَرَابَ



### وَحَدَّثَنَا

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کیلئے ملک ہے اور اسی کیلئے حمد ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور صرف تنہا اسی نے دشمنوں کی جماعت کو شکست دی۔

اس کے بعد درود شریف پڑھیں اور دعا کریں، پھر ذکر کرتے ہوئے مروہ کی طرف چلیں، جب سبز ستون نظر آئیں تو مردوں کی طرح دوڑ نہ لگائیں بلکہ معمول کے مطابق عام رفتار سے ہی چلتی رہیں، ان ستونوں کو میلین اختصرین کہتے ہیں۔

ان کے درمیان اگر یاد ہو تو یہ دعا پڑھیں

رَبِّ اغْفِرْ وَاَرْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اَنَّكَ اَنْتَ  
الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ

پھر جب مردہ پہنچیں تو قبلہ رخ ہو کر اَللّٰهُ اَسْتَغْیِرْ کہیں اور دعا مانگیں، جس طرح صفا پر مانگی تھی، صفا سے مردہ تک یہ ایک چکر ہو گیا پھر مردہ سے صفا کی طرف چلیں درمیان میں وہی اعمال کریں جو صفا سے مردہ تک کئے تھے، جب صفا پر پہنچیں، تو دوسرا چکر ہو گیا، اسی طرح سات چکر مکمل کریں، ساتواں چکر مردہ پر پورا ہوگا۔

### قصر یعنی بال کٹوانا

خواتین کیلئے سر کے سارے بالوں کو انگلی کے ایک پورے کے برابر کتر دانا سنت ہے اور کم از کم چوتھائی بالوں کو ایک پورے کے برابر کتر دانا واجب ہے۔

اپنے سر اور پیشانی کے بالوں کو اپنے آقا کے سپرد کر دیں جیسے غلاموں اور کنیزوں کے بال غلامی کے ثبوت میں کاٹ دیئے جاتے ہیں کہ ”اے میرے مولیٰ..... ایہ لیجئے میرے پیشانی کے بالوں کو کچڑ کر مجھے اپنا بنا لیجئے اور

مجھے توفیق ہندگی عطا فرمادیجئے۔“

قصر کروانے کے بعد آپ کا عمرہ مکمل ہو گیا، اب آپ احرام سے حلال ہو چکی ہیں، احرام کی پابندیاں ختم ہو چکی ہیں، اب آپ غسل کیجئے، خوشبو لگائیے، عمدہ لباس (شریعت کے مطابق) زیب تن کیجئے۔

مسئلہ: اگر حج یا عمرے کے تمام افعال سوائے بال کٹوانے کے ادا کر لئے ہیں تو حج اور عمرہ کرنے والی عورت خود اپنے بال بھی کاٹ سکتی ہے اور دوسروں کے بال بھی کاٹ سکتی ہے، اور اگر افعال پورے نہیں ہوئے تو نہ اپنے بال کاٹ سکتی ہے نہ ہی دوسروں کے۔

عمرہ کے بعد مکہ مکرمہ میں دوران قیام کئے جانے والے اعمال مبارک ہو کہ آپ کا عمرہ بحسن و خوبی مکمل ہو چکا ہے، اب آپ کا قیام مکہ مکرمہ میں ہے، ان اوقات کو خفیست سمجھئے اور خوب عبادات، طواف، ذکر واذکار اور دین سیکھنے اور سکھانے میں اپنے اوقات کو صرف کیجئے، طواف کرنا

سب سے افضل ہے، خوب طواف کیجئے اور اس کا ثواب اپنے عزیز واقارب چاہے زندہ ہوں یا انتقال ہو چکا ہو پہنچائیں، ہم سب پر سب سے زیادہ حقوق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھی طواف کیجئے۔

اگر دوبارہ عمرہ کرنا چاہیں، تو محکم (مسجد عائشہ) یا جمرانہ جا کر احرام باندھیں اور افعال عمرہ کو اسی ترتیب سے ادا کریں جو بیان کی گئی، لیکن صرف طواف کرتے رہنا افضل ہے، بازار جانے اور لغویات میں لگنے سے اپنے آپ کو بچائیے۔

### حرمین شریفین سے متعلق چند ضروری مسائل

مسئلہ: حنفی فقہ کے مطابق عصر کی نماز کے بعد نفل نماز مکروہ ہے، لہذا حرمین شریفین میں عصر کے بعد طواف، ذکر و دعا، درود شریف میں مشغول رہیں، اگر طواف کریں تو طواف کی دو رکعت مغرب کے بعد ادا کریں۔

مسئلہ: فجر کی سنتوں کا وقت فجر کے فرائض سے پہلے ہے، اگر خدا نخواستہ کسی کی فجر کی سنتیں چھوٹ جائیں، تو پھر انہیں فرائض کے فوراً بعد ادا نہ کریں، بلکہ سورج طلوع ہو جانے کے بعد جب اشراق کا وقت شروع ہو جائے، اس وقت ادا کریں۔

مسئلہ: حرمین شریفین کے بعض مقامات پر سلفی علماء کے بیانات ہوتے ہیں اور وہ حضرات اپنے مسلک کے مطابق مسائل بیان کرتے ہیں، جو اکثر حنفی مسلک سے مطابقت نہیں رکھتے، اس لئے ان علماء کے بیانات سننے کی بجائے حنفی علماء سے استفادہ کیا جائے۔

مسئلہ: عام حالات میں عورتوں کیلئے نماز جنازہ نہیں ہے، لیکن حرمین شریفین میں حاضری کے موقع پر اگر نماز جنازہ شروع ہو جائے، تو عورتیں شریک ہو سکتی ہیں، اس لئے عورتیں نماز جنازہ کا طریقہ اچھی طرح سمجھ لیں، نماز جنازہ کا طریقہ کتاب کے آخر میں بیان کیا جا رہا ہے۔

مسئلہ: بیت اللہ شریف کی طرف پاؤں کرنا، اس کی طرف تھوکتا قرآن شریف

پر ٹیک لگانا، اسے زمین پر رکھنا، اس کا ٹکیہ بنانا بڑی بے ادبی اور گناہ کی بات ہے، ان سب باتوں سے بچنا ضروری ہے۔

مسئلہ: خنفي فقہ میں سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز شروع ہونے سے پہلے کوئی نفل نماز نہیں ہے۔

مسئلہ: عورتوں کیلئے حرمین شریفین جا کر مسجد میں نماز پڑھنا بھی جائز ہے، لیکن افضل یہی ہے کہ عورتیں گھر میں نماز پڑھیں۔

مسئلہ: مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بازاروں میں، جو گوشت فروخت ہوتا ہے:

- ① اگر وہ تازہ ہے، اور وہیں ذبح کیا گیا ہے، تو اس کا استعمال جائز ہے۔
- ② یا وہ تازہ تو نہیں، لیکن کسی اسلامی ملک سے درآمد کیا گیا ہے تو اس کا استعمال بھی جائز ہے۔

- ③ یا اس کے جائز ہونے کی تصدیق کسی مستند مسلمان جماعت نے کر دی ہے تو ایسے گوشت کا استعمال بھی جائز ہے اور اگر کسی گوشت کے بارے میں یہ سب معلومات نہیں تو اس کا استعمال بھی جائز نہیں۔

## مسائل احرام

مسئلہ: احرام کی حالت میں اگر احتلام ہو جائے تو اس سے احرام میں کوئی فرق نہیں پڑتا، کپڑے اور جسم میں جہاں ناپاکی لگی ہے اسے دھو کر غسل کر لیں، اگر کپڑے بدلنے کی ضرورت ہو تو کپڑے بدل لیں، لیکن اس بات کا خیال رکھیں کہ غسل کرتے ہوئے اور کپڑوں کو دھوتے ہوئے خوشبودار صابن استعمال نہ کریں۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں عورت کے لئے موز و پہننا، دستاں پہننا جائز ہے۔  
مسئلہ: احرام کی حالت میں عورت کو اپنے چہرے کو اس طرح ڈھانکنا منع ہے کہ کپڑا چہرے کو مس کرے، نہ تمام چہرے کو ڈھانکے نہ اس کے بعض حصہ کو، البتہ نا محرم سے پردہ کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں کپڑے وغیرہ سے منہ پونچھنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے چہرے کو کپڑا لگتا ہے، ایسی صورت میں چہرے پر کپڑا، گھنٹہ

بھر سے کم لگا تو ایک مٹھی گیہوں یا اس کی قیمت کی رقم خیرات کرنا واجب ہے، ہاں ہاتھ سے چہرہ پونچھنا جائز ہے۔  
 مسئلہ: عورت کو چہرے کے علاوہ جسم کے باقی حصہ کو کپڑے سے پونچھنا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں خوشبو استعمال کرنا، سر میں مہندی لگانا، ناخن کاٹنا، بدن کے کسی حصہ سے پال دور کرنا منع ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں اپنے سر یا بدن اور کپڑوں سے جوں مارنا یا جدا کر کے پھینک دینا منع ہے، لیکن موڈی جانور کا مارنا مثلاً: سانپ، بچھو، کھٹل، بھڑ وغیرہ مارنا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں جماع کا تذکرہ اور جماع کے اسباب، جیسے بوسہ لینا یا شہوت سے چھونا منع ہے۔

مسئلہ: یوں تو کوئی بھی گناہ بغیر احرام کے بھی جائز نہیں، لیکن احرام کی حالت میں کوئی گناہ کا کام کرنا خاص طور سے منع ہے، ساتھیوں کے ساتھ لڑائی



جھگڑا کرنا بھی منع ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں کمبل، لحاف، رضائی وغیرہ اوڑھنا جائز ہے، لیکن خیال رہے کہ منہ نہ ڈھکا جائے، باقی تمام بدن اور پیروں کو بھی ڈھانکنا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں اپنا یا کسی دوسرے کا ہاتھ کپڑے کے بغیر اپنے سر یا ناک پر رکھنا اپنے سر پر دیگ، چارپائی وغیرہ اٹھانا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں اوندھالیت کر تکیہ پر منہ یا پیشانی رکھنا مکروہ ہے، سر یا زخما کو تکیہ پر رکھنا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں سر میں کنگھی کرنا، یا سر کو اس طرح کھجانا کہ بال گرنے کا خوف ہو، مکروہ ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں بدن سے میل پچیل ڈور کرنا اور بکھرے ہوئے بالوں کو سنوارنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں آئینہ دیکھنا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں دانت اکھڑانا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں بھی مسواک کرنا سنت ہے، خوشبودار منجن، ٹوتھ پیسٹ، ٹوتھ پاؤڈر کا استعمال کرنا منع ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں گلے میں پھولوں کا ہار ڈالنا مکروہ ہے، خوشبودار پھل یا پھول جان بوجھ کر سونگھنا بھی منع ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں خوشبودار صابن کے ایک بار استعمال سے صدقہ اور بار بار استعمال سے دم واجب ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں غلاف کعبہ کے نیچے اس طرح داخل ہونا کہ چہرہ یا اس کا کچھ حصہ غلاف سے چھپ جائے، مکروہ ہے، لیکن اگر کعبہ کے پردہ کے نیچے داخل ہو جائے، یہاں تک کہ پردہ اس کو ڈھانپ لے، لیکن کعبہ کا پردہ اس کے چہرے کو نہ لگے تو مضائقہ نہیں ہے۔

مسئلہ: احرام کی نیت سے پہلے دو رکعت نفل نہ پڑھنا مکروہ ہے، لیکن اگر کسی نے نفل نہیں پڑھے، تو کوئی جنایت لازم نہیں آئے گی۔

مسئلہ: مستحب ہے کہ نیت احرام سے پہلے بدن کو خوشبو لگائے لیکن ایسی خوشبو نہ لگائے جس کا جسم (نشان) احرام کے بعد بھی باقی رہے۔

مسئلہ: بعض ہوائی جہاز والے ہاتھ منہ پونچھ کر تردد تازہ ہونے کے لئے خوشبودار ٹشو پیپر (رومال) دیتے ہیں، خیال رہے کہ احرام کی حالت میں اس طرح کے خوشبودار کپڑے سے پورا منہ یا پورا ہاتھ پونچھا جائے تو جزاء لازم ہوگی۔

مسئلہ: احرام باندھنے کے موقع پر احرام کی نیت کرنے سے پہلے اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز احرام کی نیت سے پڑھے، احرام کی نیت سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرنا احرام کی سنت ہے۔ پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھنا مستحب ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں زخم یا تکلیف کی وجہ سے ہڈی باندھنا جائز ہے۔

## جنایات

جنایات سے مراد ہر ایسا کام جو احرام یا حرم کی وجہ سے منع ہو اس کا ارتکاب کرنا، چاہے جان بوجھ کر کرے یا بھول کر۔

جنایات دو ۲ قسم کی ہیں:

(الف) احرام کی جنایات، یعنی وہ چیزیں جن کا احرام میں کرنا منع ہے، یہ آٹھ ہیں:

- ① خوشبو استعمال کرنا۔
- ② چہرہ کو اس طرح ڈھانکنا کہ کپڑا چہرے سے ٹکرائے۔
- ③ بال ڈور کرنا یا بدن سے مجوں مارنا یا جدا کرنا۔
- ④ ناخن کاٹنا۔
- ⑤ جماع (ہم بستری) کرنا۔
- ⑥ واجبات میں سے کسی واجب کو ترک کرنا۔

• خشکی کے جانور کا شکار کرنا۔

(ب) حرم کی جنایات یعنی جن امور کا حدودِ حرم میں کرنا منع ہے، چاہے وہ احرام کی حالت میں ہو یا نہ ہو مثلاً:

① حرم کے جانور کو چھیڑنا یعنی شکار کرنا اور تکلیف پہنچانا۔

② حرم کا درخت اور گھاس کا فنا۔

نوٹ: جنایت کے ارتکاب سے صدقہ یا دم یعنی پوری بکری، بھیڑ یا، اونٹ / گائے کا ساتواں حصہ، یا بدنہ یعنی پوری گائے یا پورا اونٹ ذبح کرنا ہوتا ہے۔  
تفصیل کے لئے بوقتِ ضرورت کسی مستند عالم سے رجوع کریں۔

نوٹ: اس وقت چند ضروری باتیں یاد رکھیں:

① اگر نوچنے، کھانے وغیرہ سے سر کے بال تین تک گریں تو ہر بال کے بدلہ میں ایک مٹھی گیموں یا اس کی قیمت صدقہ کریں، تین سے زائد بال پر پونے دو کلو گیموں اس کی قیمت صدقہ کرنا ہوگا۔

② اگر عبادت والے عمل، مثلاً وضو کرتے ہوئے تین بال گریں تو ایک مٹھی

گیہوں یا اس کی قیمت کا صدقہ ہے اور اگر تمین سے زائد گریں تو بچنے  
و دیکھو گیہوں یا اس کی قیمت صدقہ کریں۔

- ③ سینہ، پنڈلی وغیرہ کے بال جواز خود گریں، ان پر کچھ صدقہ نہیں ہے۔
  - ④ دم کا حدود و حرم میں دینا لازم ہے، حرم کی حدود سے باہر جائز نہیں ہے۔
  - ⑤ صدقہ یا صدقہ کی قیمت کہیں بھی دی جاسکتی ہے۔
  - ⑥ جنایت سے واجب ہونے والے دم کا گوشت خود کھانا جائز نہیں ہے۔
- نوٹ: یاد رکھئے مال داری کے گھمنڈ میں جان بوجھ کر جنایت کرنا اور یہ کہنا کہ ہم دم دے دیں گے، یہ بڑی ناشکری اور سخت گناہ کی بات ہے اور اس سے اندیشہ ہے کہ عبادت قبول نہ ہوا اگر کسی نے ایسا کر لیا ہے تو توبہ کرے اور دم بھی دے۔

## مسائل طواف

مسئلہ: پورے طواف کے درمیان با وضو رہنا ضروری ہے، لہذا طواف شروع کرنے سے پہلے وضو کر لے اور پورے طواف تک با وضو رہے، اگر طواف کے پہلے چار چکروں میں وضو ٹوٹ جائے، تو وضو کر کے طواف نئے سرے سے شروع کرے، اگر چار چکروں کے بعد وضو ٹوٹے، تو وضو کے بعد اختیار ہے کہ طواف نئے سرے سے شروع کرے یا جہاں سے چھوڑا تھا وہاں سے طواف پورا کرے۔

مسئلہ: طواف کیلئے نیت شرط ہے، بلا نیت اگر کوئی بیت اللہ کے چاروں طرف سات چکر لگائے، تو طواف نہ ہوگا اور دل میں طواف کا ارادہ ہونا نیت کے لئے کافی ہے، زبانی نیت ضروری نہیں۔

مسئلہ: عمرہ کرنے والی عورت کا تلبیہ پڑھنا بیت اللہ پر نظر پڑتے ہی ختم ہو جاتا ہے، اس لئے اب تلبیہ نہ پڑھے۔

مسئلہ: حجر اسود کا استلام کرے تو ایک بات اچھی طرح یاد رکھیں کہ استلام کرتے وقت لوگوں کے دھکوں کی وجہ سے اپنی جگہ سے آگے پیچھے ہو جانے کا خوف ہوتا ہے، اس وقت چونکہ چہرہ اور سینہ بیت اللہ شریف کی طرف ہوتا ہے، لہذا اس کا خیال رہے کہ سینہ بیت اللہ شریف کی طرف ہونے کی صورت میں بیت اللہ شریف کے دروازے کی طرف نہ بڑھے، ورنہ ایسی حالت میں یہ سمجھا جائے گا، کہ طواف کی اتنی مقدار بیت اللہ شریف کی طرف سینہ اور چہرہ کر کے کی گئی ہے، اگر ایسا ہو جائے تو پچھلے پاؤں لوٹے کہ بایاں کندھا بیت اللہ شریف ہی کی طرف رہے اور اتنے حصہ کو دوبارہ کرے، بھوم میں چونکہ اس طرح کرنا مشکل ہوتا ہے اس لئے ایسی حالت میں طواف کے اس خاص چکر کو دوبارہ کرے، ورنہ جزا لازم ہو جائے گی، اسی لئے یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ بھوم کے وقت حجر اسود کو بوسہ نہ دے بلکہ دور ہی سے اشارہ سے استلام کرے۔

مسئلہ: استلام کے بعد اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے اور پاؤں اپنی جگہ پر جمائے



ہوئے طواف کی حالت میں آجائے، یعنی بایاں کندھا بیت اللہ کی سیدھ میں آجائے اور بیت اللہ کے دروازہ کی طرف اس طرح چلے کہ بایاں کندھا بیت اللہ کی طرف رہے اور اس طرح طواف شروع کرے۔

مسئلہ: اگر کسی نے حالت احرام میں حجر اسود کو بوسہ دیا اور اس کے منہ اور ہاتھ کو بہت سی خوشبو لگ گئی تو دم واجب ہوگا اور اگر تھوڑی لگی تو صدقہ یعنی پونے دو کلو گیہوں یا اس کی قیمت خیرات کرنا واجب ہوگا، اس لئے احرام کی حالت میں حجر اسود کو نہ ہاتھ لگائیں اور نہ بوسہ دیں، ہاتھوں سے اشارہ کر کے ہاتھوں کا بوسہ لیں۔

مسئلہ: حطیم کو شامل کر کے طواف کرنا واجبات طواف میں سے ہے اور طواف کے دوران حطیم کے بیچ سے گزرتا جائز ہے، اگر ایسا کر لیا تو اس خاص چکر کو دوبارہ ادا کرنا لازم ہے ورنہ جزاء لازم ہوگی۔

نوٹ: طواف کے سات چکروں کے درمیان وقفہ کرنا یا کسی اور کام میں مشغول ہو جانا مکروہ ہے۔

مسئلہ: ہر وہ کام جو خشوع اور عاجزی کے منافی ہو، اس کو چھوڑ دے، مثلاً بلا ضرورت ادھر ادھر دیکھنا، منہ پر ہاتھ رکھنا، ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنا، وغیرہ اسی طرح طواف کے دوران ایک دوسرے کے پیچھے دوڑنا بھی طواف کے آداب کے خلاف ہے، طواف میں اطمینان و سکون سے چلنا چاہئے۔

مسئلہ: طواف کے دوران اپنی نگاہ کو اپنے چلنے کی جگہ کے علاوہ، ادھر ادھر نہ کرے، دعاؤں کے ساتھ ساتھ دُرود شریف پڑھتی رہے کیونکہ درود شریف افضل عبادت ہے۔

مسئلہ: طواف کے دوران دعا کی طرح ہاتھ نہ اٹھائے یا نماز کی طرح ہاتھ نہ بانٹھے۔

مسئلہ: طواف میں اذکار اور دعاؤں کا آہستہ پڑھنا مستحب ہے، اس طرح پڑھے کہ دوسروں کے پڑھنے میں خلل نہ پڑے۔

مسئلہ: طواف میں دعا مانگنا، قرآن مجید کی تلاوت سے افضل ہے۔

مسئلہ: طواف میں نمازیوں کے سامنے سے گزر سکتے ہیں۔

مسئلہ: رکن یمانی پر پہنچنے تو اس کو دونوں ہاتھوں سے یا صرف داہنے ہاتھ سے چھونا سنت ہے، لیکن خیال رہے کہ پاؤں اپنی جگہ پر رہیں اور سینہ اور قدم بیت اللہ کی طرف نہ ہو، اس کو بوسہ دینا یا صرف بائیں ہاتھ سے چھونا خلاف سنت ہے، اگر ہاتھ لگانے کا موقع نہ مل سکے تو اس کی طرف اشارہ نہ کرے ایسے ہی گزر جائے، یہی بہتر ہے۔

مسئلہ: شروع طواف اور ختم طواف، ملا کر حجر اسود کا آٹھ مرتبہ استلام ہوتا ہے، اوّل طواف شروع کرتے وقت اور آخر طواف (آخری چکر کے بعد) پہلی اور آخریوں مرتبہ سنت مؤکدہ ہے، باقی میں بعض کے نزدیک سنت ہے اور بعض کے نزدیک مستحب ہے، استلام نہ کرنا مکروہ است طواف میں سے ہے، اس لئے کراہت سے بچنے کے لئے ہر چکر کے پورا ہونے پر استلام کرے۔

مسئلہ: یوں تو بیت اللہ شریف کو دیکھنا ایک عبادت ہے، لیکن طواف کی حالت

میں بیت اللہ شریف کی طرف منہ کرنا اور بیت اللہ کو دیکھنا صحیح نہیں، بیت اللہ کی طرف منہ کرنا، صرف حجر اسود کے استقبال کے وقت جائز ہے۔

نوٹ: دوران طواف بیت اللہ کی طرف پیٹھ کرنا مکروہ تحریمی ہے، جو حرام کے زمرہ میں آتا ہے، اگر ایسا ہو جائے تو اس خاص حصہ کا لوٹنا واجب ہے، لیکن بہتر ہے کہ پورے چکر کو دوبارہ کرے، دوبارہ نہ کرنے کی صورت میں جزاء لازم ہو جائے گی۔

مسئلہ: حجر اسود کے سامنے اسلام کے وقت ہر بار تکبیر کہنا سنت ہے یعنی شروع میں بھی اور ہر چکر میں بھی، ہر بار یہ کہے

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وِلِلّٰهِ الْحَمْدُ

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ

مسئلہ: بلا عذر جوتے پہن کر طواف کرنا مکروہ ہے، موزہ پہن کر طواف کرنا مکروہ نہیں ہے۔

مسئلہ: بعض خواتین یہ سمجھتی ہیں کہ طواف اس وقت تک مکمل نہیں ہوگا، جب

تک کتابوں میں لکھی ہوئی ہر چکر کی الگ الگ دعائیں نہ پڑھی جائیں، یہ خیال غلط ہے، طواف کے لئے نیت شرط ہے اس کے بعد بالکل خاموش رہنا اور کچھ نہ پڑھنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ: حج قرآن کرنے والی خواتین طواف عمرہ، طواف قدوم اور طواف نفل میں تلبیہ پڑھ سکتی ہیں اور حج افراد کرنے والی خواتین بھی طواف قدوم اور طواف نفل میں تلبیہ پڑھ سکتی ہیں مگر زور سے نہ پڑھیں، البتہ دعائیں لگنا تلبیہ پڑھنے سے افضل ہے، قارنہ اور مفردہ کے علاوہ کے لئے طواف میں تلبیہ پڑھنا منع ہے۔

مسئلہ: طواف کے چکروں میں ہر چکر کا لگا تار ہونا سنت مؤکدہ ہے، اس لئے طواف کرتے ہوئے کسی عذر کے بغیر کہیں نہ ٹھہرے، بیت اللہ کے کونوں پر یا مطاف کی کسی اور جگہ پر دوران طواف دعا کے لئے کھڑا ہونا مکروہ ہے، اس لئے کہ یہ طواف کے لگا تار ہونے کے خلاف ہے۔

مسئلہ: اگر دوران طواف فرض نماز یا نماز جنازہ شروع ہو جائے تو طواف روک

دیں اور عورتوں کے مجمع میں شامل ہو کر نماز میں مشغول ہو جائیں، نماز سے فارغ ہو کر اسی جگہ سے طواف شروع کر دیں، جہاں چھوڑا تھا۔

مسئلہ: خواتین نماز سے اتنی دیر پہلے طواف شروع کریں کہ ان کا طواف نماز سے اتنی دیر پہلے ختم ہو جائے جس میں وہ عورتوں کے مجمع میں نماز کے لئے پہنچ جائیں ورنہ مردوں کی نماز خراب کرنے کے گناہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے۔

مسئلہ: طواف اور سعی کیلئے محرم کا ساتھ ہونا ضروری نہیں، بغیر محرم کے بھی ادا ہو جاتے ہیں۔

مسئلہ: اگر کوئی عورت حیض نفاس کی مجبوری کی وجہ سے طواف قدم نہ کر سکے تو کوئی حرج نہیں۔

### سیلان رحم (لیکوریا)

وہ رطوبت اور پانی جو حیض کے اختتام پر رحم سے بہہ کر آگے کی شرمگاہ سے باہر آئے اسے سیلان رحم (لیکوریا) کہا جاتا ہے۔

مسئلہ: سیلان رحم نجس ہے اور اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اگر کپڑے پر لگ جائے تو دیگر ناپاک چیزوں کی طرح اسے بھی دھویا جائے گا۔

مسئلہ: بعض خواتین کو بہت کثرت سے یہ پانی آتا ہے، جس کی وجہ سے ان کو نماز کے دوران وضو ٹوٹ جانے کا خطرہ رہتا ہے، ایسی عورت پر واجب ہے کہ روئی وغیرہ سے اس کو روکنے کی کوشش کرے، اگر اس کے باوجود نہر کے تو کسی ایک نماز میں تجربہ کرے کہ اس نماز کے پورے وقت میں سنتوں اور نوافل کے علاوہ صرف فرض نماز ناپاک پانی آئے بغیر ادا کر سکتی ہے یا نہیں، اگر صرف فرض نماز بھی ادا نہیں ہو سکتی تو اب یہ عورت شرعاً معذور کے حکم میں داخل ہے اس لئے اب یہ عورت ہر نماز کے وقت میں صرف ایک مرتبہ وضو کرے اس دوران اس ناپاک پانی

کے آنے کی وجہ سے وضو نہیں ٹوٹے گا البتہ نماز کا وقت گزرتے ہی وضو ٹوٹ جائے گا اور دوسری نماز کے لئے نیا وضو کرنا ہوگا اور یہ معاملہ اس وقت تک چلے گا جب تک یہ عذر ختم نہ ہو جائے۔

اور اگر نماز کے پورے وقت میں اتنی دیر پاکی کی حاصل ہو جاتی ہے جس میں صرف فرض نماز ادا ہو سکتی ہو تو یہ عورت شرعاً معذور نہیں شمار ہوگی۔

مسئلہ: اگر کوئی عورت سیلان رحم کی وجہ سے پورا طواف ایک وضو سے ادا نہیں کر سکتی تو وہ روئی وغیرہ سے اس ناپاک پانی کو روکنے کی کوشش کرے۔

مسئلہ: اگر سیلان رحم اتنی کثرت سے ہے کہ روئی وغیرہ سے بھی نہیں رکتا اور یہ عورت شرعاً معذور بھی نہیں، تو ایسی عورت پر واجب ہے کہ دوران طواف جب کبھی یہ ناپاک پانی آجائے تو مطاف سے نکل کر وضو کر لے اور جہاں سے طواف چھوڑا ہے وہیں سے شروع کر کے باقی ماندہ طواف پورا کر لے، نئے سرے سے طواف شروع کرنے کی ضرورت نہیں۔



مسئلہ: اگر سیلان رحم میں جتنا عورت شرعاً معذور کے حکم میں ہے تو ہر نماز کے لئے وضو کر لے اب اس نماز کے پورے وقت میں اس کا وضو سیلان کی وجہ سے نہیں ٹوٹے گا، اس دوران جتنے طواف کرنا چاہے کر لے، البتہ اگر دوران طواف نئی نماز کا وقت شروع ہو گیا تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا چاہے ناپاک پانی آئے یا نہ آئے۔

مسئلہ: اگر طواف کے چار چکر پاکی کی حالت میں کئے اور چار چکر کے بعد ناپاک پانی آ گیا اور باقی کے چکر ناپاکی کی حالت میں ہوئے تو ایسی عورت پورے طواف کو لوٹائے یا ناپاکی کی حالت میں کئے ہوئے ہر چکر کے بدلے سواد کلہو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔

مسئلہ: اگر کوئی عورت اپنی کم علمی کی بناء پر سیلان رحم کو ناقض وضو شمار نہ کرے اور اسی حالت میں طواف کر لے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرے اور اس طواف کو لوٹائے ورنہ دم دینا ہوگا۔

## مسائل سعی

مسئلہ: جس طواف کے بعد سعی کرنی ہو اس طواف اور طواف کی دو رکعت پڑھنے کے بعد سعی کے لئے جانے سے پہلے حجر اسود کا استلام کرنا سنت ہے، اس لئے نویں بار حجر اسود کا استلام کر کے صفا پرائے۔

مسئلہ: نئی تعمیر کے بعد صفا کی بلندی کے اول حصہ تک چڑھنا جہاں سے بیت اللہ نظر آجائے کافی ہے۔

مسئلہ: سعی کرنے والی کے لئے سنت ہے کہ قبلہ رو کھڑے ہو کر سعی کی نیت کرے۔

مسئلہ: صفا اور مروہ پر چڑھنے کے بعد قبلہ رو کھڑے ہونا سنت ہے اور ہر چکر میں میلین کے درمیان حسب معمول چلنا۔

مسئلہ: حج کی سعی اگر طوافِ قدوم کے بعد طوافِ زیارت سے پہلے کرے، تو سعی میں تلبیہ پڑھے۔

مسئلہ: واجب ہے کہ سعی صفا سے شروع کرے اور مردہ پر ختم کرے، صفا سے مردہ تک ایک چکر ہوتا ہے اور مردہ سے صفا تک دوسرا چکر۔

مسئلہ: مردہ پر بھی زیادہ اوپر چڑھنا منع ہے، کشادہ جگہ تک چڑھے۔

مسئلہ: صفا اور مردہ پر اذکار اور دعاؤں کا تین بار تکرار کرنا، صفا اور مردہ پر دیر تک دعا مانگنا مستحب ہے۔

مسئلہ: صفا اور مردہ پر دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائیں، جیسے دعا میں اٹھائیں جاتے ہیں، نماز کی تکبیر تحریمہ کی طرح ہاتھ نہ اٹھائیں اور بیت اللہ شریف کی طرف ہاتھ سے اشارہ بھی نہ کریں، یہ خلاف سنت ہے، دوسروں کی دیکھا دیکھی میں ایسا نہ کریں۔

مسئلہ: سعی کے درمیان اگر وضو ٹوٹ جائے تو سعی جاری رکھیں، بے وضو سعی ہو جاتی ہے اور اس سے کوئی دم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا۔

مسئلہ: سعی سے فارغ ہونے کے بعد، لیکن بال کٹوانے سے پہلے، مسجد حرام میں آکر دو رکعت نفل ادا کرنا مستحب ہے بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔

مسئلہ: سعی کے لئے پاک ہونا شرط نہیں لہذا اگر عورت کے ناپاکی کے ایام شروع ہو چکے اور سعی نہ کی ہو تو سعی کر سکتی ہے۔

مسئلہ: حج تمتع کرنے والی عورت اگر حج کی سعی حج سے پہلے کرنا چاہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ حج کا احرام باندھے اور ایک نفل طواف کرنے کے بعد حج کی سعی کی نیت سے سعی کرے۔

مسئلہ: حج کے احرام کے بغیر اگر حج کی سعی کی تو حج کی سعی ادا نہ ہوگی، اسی طرح اگر حج کا احرام باندھنے کے بعد بغیر طواف کئے حج کی سعی کر لی تب بھی سعی ادا نہ ہوگی بلکہ طواف زیارت کے بعد دوبارہ سعی کرنی ہوگی۔

## حج

### فرائض حج:

حج کے تین فرض ہیں:

- ① احرام یعنی حج کی دل سے نیت کرنا اور تلبیہ پڑھنا۔
  - ② وقوف عرفات یعنی ۹ ذی الحجہ کو زوال آفتاب کے وقت سے ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق تک عرفات میں کسی وقت میں ٹھہرنا، اگرچہ ایک لمحہ ہی کیوں نہ ہو۔
  - ③ طواف زیارت جو دسویں ذی الحجہ کی صبح صادق سے لے کر بارہویں ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے تک کیا جاتا ہے۔
- ان تینوں فرضوں میں سے اگر کوئی فرض چھوٹ گیا، تو حج صحیح نہ ہوگا اور اس کی تلافی دم یعنی قربانی وغیرہ سے بھی نہیں ہو سکتی۔
- ان تینوں فرائض کا ترتیب وار ادا کرنا اور ہر فرض کو اس کی مخصوص جگہ اور

وقت میں کرنا واجب ہے۔

### ارکان حج

حج کے دو رکن ہیں:

● طواف زیارت۔

● وقوف عرفہ۔

اور ان دونوں میں زیادہ اہم اور قوی وقوف عرفہ ہے۔

### واجبات حج

حج کے چھ واجبات ہیں۔

● مزدلفہ میں وقوف کے وقت ٹھہرنا۔

● صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

● رمی جمار یعنی شیطان کو کنکریاں مارنا۔

● دم شکر ادا کرنا یعنی حج کی قربانی کرنا (حج قرآن یا حج تمتع کرنے والی کے

لئے)۔

۵ سر کے بالوں کو انگلی کے ایک پورے کے بقدر کاٹنا یا کٹوانا۔

۶ طواف وداع کرنا (آفاقہ کے لئے)۔

واجبات کا حکم یہ ہے کہ اگر ان میں سے کوئی واجب چھوٹ جائے تو حج ہو جائے گا، چاہے جان بوجھ کر چھوڑا ہو یا بھول کر، لیکن اس کی جزاء لازم ہوگی۔

حج کی سنتیں

۱ حج افراد یا حج قرآن کرنے والی آفاقہ کے لئے طوافِ قدم کرنا۔

۲ آٹھویں اور نویں ذی الحجہ کی درمیانی رات منیٰ میں رہنا۔

۳ ۹ ذی الحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد منیٰ سے عرفات جانا۔

۴ عرفات سے امام کے چلنے کے بعد چلنا (یعنی غروب آفتاب کے بعد)۔

۵ عرفات میں غسل کرنا۔

۶ ایامِ منیٰ میں رات منیٰ میں گزارنا۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی سنتیں ہیں، جو مسائل و افعال حج کے ساتھ ساتھ ان شاء اللہ تعالیٰ موقع بہ موقع ذکر کی جائیں گی۔

مسئلہ: سنت کا حکم یہ ہے کہ اسے جان بوجھ کر چھوڑ دینا بڑا ہے اور کرنے سے ثواب ملتا ہے اور اس کے ترک کرنے سے جزاء لازم نہیں آتی۔

### اقسام حج

حج کی تین قسمیں ہیں:

- ① افراد یعنی میقات سے صرف حج کا احرام باندھنا۔
- ② قرآن یعنی میقات سے حج اور عمرے کا ایک ساتھ احرام باندھنا۔
- ③ تمتع یعنی میقات سے صرف عمرے کا احرام باندھنا اور پھر عمرے سے فارغ ہونے کے بعد حج کا احرام باندھنا۔

حج کی تینوں قسمیں جائز ہیں، مگر احناف کے نزدیک سب سے افضل قرآن ہے، اس کے بعد تمتع، اور پھر افراد۔

آفاقہ عورت کو اختیار ہے کہ حج کی تینوں قسموں میں سے جس کا چاہے،



احرام باندھے، لیکن منکھ منکھ میں رہنے والی عورتوں کو حج قرآن اور حج تمتع کرنا منع ہے، مکہ مکرمہ میں رہنے والی عورتیں صرف حج افراد ہی کر سکتی ہیں۔

### حج قرآن

حج قرآن کرنے والی عورت کو قارنہ کہتے ہیں، حج قرآن کرنے والی عورت ایک ہی احرام میں حج اور عمرے دونوں کی نیت کرتی ہے، حج قرآن کرنے والی عورت کو چاہئے کہ عمرے کے تمام افعال ادا کرے، لیکن قصر (بال کثر وانا) نہ کروائے عمرہ کے طواف اور سعی سے فارغ ہونے کے بعد طواف قدوم اور حج کی سعی کرے اور پھر احرام ہی میں رہے، یہاں تک کہ ۸ ذی الحجہ آجائے اور ۸ ذی الحجہ سے شروع ہونے والے حج کے ارکان ادا کرے اور ۱۰ ذی الحجہ کو رمی، قربانی اور قصر کروانے کے بعد احرام اتار دے۔

### حج تمتع

حج تمتع کرنے والی عورت کو مُتَمَتِّعَہ کہتے ہیں، حج تمتع کرنے والی

عورت گھر سے روانہ ہوتے ہوئے، صرف عمرے کی نیت کرے گی، عمرے کے افعال ادا کرنے کے بعد قصر کروا کر احرام کھول دے اور ۸ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ کر منیٰ روانہ ہو جائے اور حج کے افعال ادا کرے۔

### حج افراد

حج افراد کرنے والی عورت کو مُفْرِدہ کہتے ہیں، حج افراد کرنے والی عورت گھر سے روانہ ہوتے ہوئے صرف حج کی نیت کرے اور مکہ مکرمہ پہنچ کر احرام کی حالت میں ۸ ذی الحجہ کا انتظار کرے اور ۸ ذی الحجہ سے شروع ہونے والے حج کے افعال ادا کر کے، ۱۰ ذی الحجہ کو رمی، قربانی اور قصر کروانے کے بعد احرام اتار دے۔

نوٹ: واضح رہے کہ حج افراد کرنے والی عورت پر حج کی قربانی یعنی دم شکر واجب نہیں، لیکن افضل ہے، البتہ قارنہ اور متعہ پر واجب ہے۔

### ۸ ذی الحجہ کے احکام اور قیام مٹی

مسئلہ: قاریہ (حج قرآن کرنے والی عورت) جو پہلے ہی سے حالت احرام میں ہے، اس نے اگر اب تک طوافِ قدم نہیں کیا ہے، تو اس کے لئے سنت ہے، کہ ۸ ذی الحجہ کو مٹی جانے سے پہلے طوافِ قدم کرے اور طوافِ قدم کے بعد حج کی سعی کر لے، پہلے طوافِ قدم کرے پھر ملتزم کی دعا، دو گناہ طواف اور آبِ زم زم سے فارغ ہو کر صفا اور مردہ کی سعی کرے اور اس سعی میں تلبیہ پڑھے، اس کے بعد ۸ ذی الحجہ کو مٹی چلی جائے، لیکن اگر کسی وجہ سے حج کی سعی طوافِ زیارت کے بعد کرنا چاہے تو یہ بھی جائز ہے۔

مسئلہ: حج تمتع کرنے والی ۸ ذی الحجہ کو غسل وغیرہ کر کے مسجد حرام میں آئیں، اگر سہولت ہو تو پہلے طوافِ حیمہ (نفل طواف) کریں، لیکن یہ فرض یا واجب نہیں ہے، پھر دو رکعت واجب الطواف پڑھیں، اگر جہوم یا کسی

وجہ سے طواف نہ کرنا ہو اور وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت نماز تہیۃ المسجد پڑھیں، اس کے بعد دو رکعت نماز سنت احرام پڑھیں پھر حج کے احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھیں۔

مسئلہ: حج کا احرام حد و حرم میں کسی بھی جگہ سے باندھا جاسکتا ہے، اپنی قیام گاہ پر بھی باندھ سکتے ہیں اور منی پہنچ کر بھی باندھ سکتے ہیں۔  
نوٹ: منی حد و حرم میں داخل ہے۔

مسئلہ: حج تمتع کرنے والی عورتوں کے لئے طواف قدوم نہیں ہے، یہ طواف زیارت کے بعد حج کی سعی کریں، لیکن اگر حج کی سعی مٹی جانے سے پہلے کرنا چاہیں، تو ان کے لئے ضروری ہے، کہ حج کا احرام باندھ کر ایک نفلی طواف کریں، پھر ملتزم کی دعا، دو گناہ طواف، آب زم زم پی کر اور حجر اسود کے نویں استلام کے بعد صفا اور مردہ کی سعی کریں۔

نوٹ: حج تمتع کرنے والی عورت کے لئے افضل یہ ہے کہ طواف زیارت کے بعد سعی کریں۔

نوٹ: حج کی سعی کے لئے کئے جانے والے نفلی طواف اور طوافِ حقیہ میں فرق یہ ہے کہ حج کی سعی کے لئے کئے جانے والے نفلی طواف کے لئے حج کا احرام شرط ہے جبکہ طوافِ حقیہ کے لئے کسی قسم کا احرام شرط نہیں۔

مسئلہ: مفردہ (حج افراد کرنے والی عورت) جو پہلے ہی سے حالت احرام میں ہے، اس نے طوافِ قدم مکہ پہنچنے کے ساتھ ہی کر لیا ہوگا، اس کے لئے افضل ہے کہ حج کی سعی طوافِ زیارت کے بعد کرے، اور ۸ ذی الحجہ کو کوئی اور کام کئے بغیر منیٰ روانہ ہو جائے، لیکن اگر وہ حج کی سعی منیٰ جانے سے پہلے کرنا چاہے تو مذکورہ بالا طریقے پر نفلی طواف اور حج کی سعی کرے اور پھر منیٰ روانہ ہو جائے۔

مسئلہ: ۸ ذی الحجہ کو سورج نکلنے کے بعد مکہ مکرمہ سے منیٰ روانہ ہونا سنت ہے، لیکن آج کل حجاج کی کثرت تعداد اور ہجوم کی وجہ سے معلم مجبوراً لوگوں کو رات ہی سے منیٰ بھیجنا شروع کر دیتے ہیں، اس لئے اگر رات کو منیٰ جانا پڑے تو مجبوری سمجھ کر چلی جائیں۔

مسئلہ: ۸ ذی الحجہ کو منی پہنچ کر ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور ۹ ذی الحجہ کی فجر پانچ نمازیں پڑھنا سنت ہے، رات کو منی میں قیام کرے۔

مسئلہ: آٹھ اور نو ذی الحجہ کی درمیانی رات اور اسی طرح دس، گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کی درمیانی راتیں منی ہی میں گزارنا سنت ہے، اپنی تھوڑی سی راحت کیلئے اس عظیم سنت سے محروم نہ ہوں اور ہو سکے تو بارہ اور تیرہ ذی الحجہ کی درمیانی رات بھی منی ہی میں گزاریں۔

مسئلہ: آج کل ہجوم کی وجہ سے منی کے بعض خیمے مزدلفہ میں لگائے جاتے ہیں اور بعض لوگ اسے منی جدید (نیو منی) بھی کہتے ہیں، حالانکہ وہ مزدلفہ ہی ہے، یاد رہے کہ منی میں رات گزارنا سنت ہے، اس لئے وہ خواتین جن کے خیمے مزدلفہ میں ہیں، وہ رات کے کسی حصے میں تھوڑی دیر کیلئے اپنے محرموں کے ساتھ منی آجائیں تاکہ کسی نہ کسی درجہ میں یہ سنت ادا ہو جائے۔

### ۹ ذی الحجہ کے اعمال

مسئلہ: ۹ ذی الحجہ کو فجر کی نماز کے بعد تکبیرات تشریق شروع ہو جاتی ہیں، ۹ ذی الحجہ کی فجر سے لے کر ۱۳ ذی الحجہ کی عصر تک فرض نمازوں کے بعد ایک بار تکبیر تشریق پڑھنا واجب ہے، تکبیر تشریق کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ  
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

مسئلہ: ۹ ذی الحجہ کی فجر سے ۱۳ ذی الحجہ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد پہلے تکبیر تشریق کہنی چاہئے اسکے بعد تلبیہ، یاد رہے کہ تلبیہ دسویں تاریخ کی رمی کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے، باقی ایام میں صرف تکبیر تشریق کہی جاتی ہے۔  
مسئلہ: یاد رہے کہ ۹ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک بعد والی رات پہلے دن کی شمار کی جاتی ہے۔

### وقوفِ عرفات

مسئلہ: وقوف سے مراد ۹ ذی الحجہ کو زوال آفتاب سے، ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق ہونے سے ذرا پہلے تک وادیِ عرنہ کے علاوہ میدانِ عرفات کے کسی حصہ میں، کسی وقت بھی قیام کرنا، یہی وقوفِ عرفات حج کا سب سے بڑا رکن ہے، اس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔

مسئلہ: ۹ ذی الحجہ کو فجر کی نماز ”اسفار“ یعنی خوب اجالے میں (مٹی میں) پڑھے اور جب سورج نکل آئے، تو عرفات کی طرف روانہ ہو، ۹ ذی الحجہ سے پہلے یا سورج نکلنے سے پہلے عرفات جانا خلافِ سنت ہے۔

نوٹ: آج کل حجاج کرام کی کثرت تعداد اور جھوم کی بنا پر مجبوراً رات ہی میں عرفات جانا پڑتا ہے۔

مسئلہ: وقوفِ عرفات میں صرف ایک چیز واجب ہے، وہ یہ کہ جو شخص دن میں زوال آفتاب کے بعد غروب آفتاب سے پہلے وقوف کرے، اس کے



لئے غروب آفتاب تک عرفات میں رہنا واجب ہے۔  
 مسئلہ: وقوف عرفات کے لئے نیت شرط نہیں، لیکن مستحب ہے، اگر نیت نہ کی  
 تب بھی وقوف ہو جائے گا، اسی طرح عرفات میں وقوف کے لئے کھڑا  
 رہنا شرط اور واجب نہیں، بلکہ مستحب ہے، بیٹھ کر، لیٹ کر، جس طرح  
 ہو سکے، سوتے، جاگتے، وقوف کرنا جائز ہے، لیکن وقوف کے وقت بلا  
 عذر لیٹنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: وقوف کے لئے حیض و نفاس و جنابت سے پاک ہونا شرط نہیں ہے،  
 ناپاکی کی حالت میں بھی وقوف عرفات ہو جاتا ہے۔

### مستحبات وقوف عرفات

① زوال سے پہلے وقوف کی تیاری کرنا۔

② وقوف کی نیت کرنا۔

③ قبلہ رخ ہو کر وقوف کرنا۔

- ① وقوف کھڑے ہو کر کرنا افضل ہے اور جب تھک جائے تو بیٹھ جائے۔
- ② اگر ہو سکے تو وقوف کے وقت سایہ میں کھڑی نہ ہو، ورنہ سایہ اور خیمہ میں وقوف کرے اور غروب آفتاب تک خوب رو رو کر دُعا اور استغفار کرے۔

① دعا کے لئے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھانا۔

② دعاؤں کا تین بار تکرار کرنا۔

- ③ دعا کے شروع میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اور دعا کے ختم پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اور آمین کہنا۔

## عرفات کے احکام

مسئلہ: عرفات مکہ مکرمہ کے مشرق کی جانب، تقریباً نو میل اور منیٰ سے چھ میل کے فاصلے پر ایک میدان ہے، نویں تاریخ کو زوال کے بعد سے دسویں

کی صبح صادق سے پہلے تک، کسی وقت اس میں ٹھہرنا، اگرچہ ایک لمحہ ہی کیلئے ہو، حج کا سب سے بڑا رکن ہے۔

مسئلہ: عرفات میں جس جگہ ٹھہرنا چاہے ٹھہرے، لیکن راستہ میں نہ ٹھہرے اور عورتوں کے مجمع کے ساتھ ٹھہرے، مجمع سے علیحدہ کسی جگہ میں ٹھہرنا یا راستہ میں ٹھہرنا مکروہ ہے، جبلِ رحمت کے قریب ٹھہرنا افضل ہے۔

نوٹ: آج کل حجاج کرام کی کثرت اور ہجوم اور راستے سے ناواقفیت کی بناء پر جبلِ رحمت تک پہنچنا ایک مشکل کام ہے اور میدانِ عرفات کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے اس لئے مناسب یہی ہے کہ بجائے جبلِ رحمت تلاش کرنے کے اپنے ٹیموں ہی میں وقوفِ عرفات کرے اور دعا و غیرہ میں مشغول رہے۔

مسئلہ: بطنِ عرنہ میں ٹھہرنا جائز نہیں،، بطنِ عرنہ ایک وادی ہے جو مسجدِ عرفات سے بالکل متصل ہے، مسجدِ نمرہ کا ایک حصہ اسی وادی میں واقع ہے لہذا مسجدِ نمرہ کے اس حصے میں ٹھہرنے سے وقوف ادا نہیں ہوگا۔

مسئلہ: عرفات میں پہنچ کر تلبیہ، دُعا اور درود، وغیرہ کثرت سے پڑھتی رہے، جب زوال ہو جائے تو وضو کرے، غسل کرنا افضل ہے، ضروریات (کھانا پینا وغیرہ) سے زوال سے پہلے ہی فارغ ہو جائے اور زوال ہوتے ہی ذکر و اذکار اور دعا میں مشغول ہو جائے۔

مسئلہ: عرفات میں وقوف کے وقت کھڑا رہنا مستحب ہے، شرط اور واجب نہیں ہے، بیٹھ کر، لیٹ کر، جس طرح ہو سکے، سوتے، جاگتے، وقوف کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: وقوف میں ہاتھ اٹھا کر حمد و ثنا، درود شریف، دُعا، اذکار اور تلبیہ پڑھتے رہنا مستحب ہے اور خوب عاجزی کے ساتھ دُعا کریں، اپنے لئے اور اپنے عزیز و اقارب، سعد عبدالرزاق اور اس کے گھر والوں کے لئے اور سب مسلمانوں کے لئے دُعا کریں اور قبولیت کی امید قوی رکھیں اور دُعا و درود، بکبیر (اَللّٰهُ اَكْبَرُ) و جلیل (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ) وغیرہ تین تین مرتبہ پڑھیں، دُعا کے شروع اور آخر میں تسبیح (سُبْحَانَ

اللہ، تممید (اَلْحَمْدُ لِلّٰہ)، جلیل (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ) وکبیر (اللّٰہُ اکْبَرُ)  
اور ورد پڑھیں۔

مسئلہ: نماز عصر کے بعد وقوف شروع کر کے، غروب تک دُعا وغیرہ کرتی رہے  
اور دُعا کے درمیان میں، تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد تکبیر پڑھتی رہے۔  
مسئلہ: اگر مجمع کے ساتھ کھڑا ہونے میں جھوم اور تشویش کی وجہ سے توجہ  
حاصل نہ ہو اور تنہائی میں توجہ حاصل ہو، تو تنہا کھڑی ہونا افضل ہے۔  
مسئلہ: عورتوں کو مردوں کے ساتھ کھڑا ہونا اور ان میں خلوط ہونا منع ہے۔  
مسئلہ: وقوف کے وقت جس قدر ذکر و دعا ہو سکے ان میں کمی نہ کرے، پتا نہیں یہ  
وقت دوبارہ نصیب ہو یا نہ ہو۔

ایک روایت میں ہے کہ جو مسلمان عرفہ کو زوال کے بعد وقوف کرے  
اور قبلہ رخ ہو کر سو مرتبہ چوتھا کلمہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْکَ لَہُ لَہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالْحَمْدُ وَہُوَ عَلٰی  
کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

سومرتبہ پوری سورۃ الاخلاص

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پوری سورت

سومرتبہ درود شریف اس طرح

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى  
اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ وَعَلَيْنَا  
مَعَهُم

پڑھے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے میرے فرشتو.....! کیا جزا ہے  
میرے اس بندہ کی، جس نے میری تسبیح و تہلیل کی اور بڑائی اور عظمت  
بیان کی اور ثناء کی اور میرے نبی ﷺ پر درود بھیجا؟ میں نے اس کو  
بخش دیا، اس کی شفاعت کو اس کے نفس کے بارے میں قبول کیا اور اگر  
میرا بندہ اہل موقف (تمام عرفات والوں) کی بھی شفاعت کرے گا تو  
قبول کروں گا۔

اسی طرح میدان عرفات میں سومرتبہ تیسرا کلمہ بھی پڑھے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ  
مسئلہ: اگر ہو سکے تو وقوف کے وقت سایہ میں کھڑی نہ ہو، لیکن اگر تکلیف  
کا اندیشہ ہو تو سایہ میں کھڑی ہو جائے اور غروب آفتاب تک خوب رورو  
کردعا کرے اور توبہ واستغفار کرے۔

مسئلہ: عام طور پر عرفات میں ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ظہر کے وقت میں ادا  
کی جاتی ہے، خفی حضرات اگر مقامی امام کے پیچھے مسجد نمروہ میں نماز  
ادا کریں گے، تو ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کریں، لیکن بہتر ہے  
کہ اپنے خیموں میں ظہر اور عصر کی نماز ادا کی جائے۔

### رکن وقوف

مسئلہ: وقوف کا عرفات میں ہونا رکن ہے، اگرچہ ایک لمحہ ہی ہو، خواہ کسی طرح  
سے ہو نیت ہو یا نہ ہو، سوتے ہوئے ہو یا بیداری میں، بے ہوشی کی  
حالت میں ہو یا افاتہ کی حالت میں ہو خوشی سے ہو یا زبردستی سے یا

دوڑتے ہوئے گزر جائے، سب صورتوں میں وقوف ادا ہو جائے گا۔  
 مسئلہ: وقوف کے وقت میں اگر ایک لمحہ کے لئے بھی عرفات میں داخل نہیں  
 ہوئی تو وقوف نہیں ہوا۔

مسئلہ: وقوف کے لئے حیض و نفاس جنابت سے پاک ہونا شرط نہیں۔  
 مسئلہ: نویں ذی الحجہ کو زوال سے لے کر سورج غروب ہونے سے پہلے عرفات  
 کی حد سے نکل آئے گی تو دم واجب ہوگا، لیکن اگر سورج غروب ہونے  
 سے پہلے پھر عرفات میں واپس آجائے گی تو دم ساقط ہو جائے گا اور اگر  
 غروب کے بعد عرفات میں واپس آئے گی تو دم ساقط نہ ہوگا۔

مسئلہ: ۹ ذی الحجہ کو آفتاب غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز پڑھے بغیر  
 عرفات سے مزدلفہ روانہ ہو جائے، مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء کی  
 نمازیں اکٹھا کر کے عشاء کے وقت میں پڑھی جاتی ہیں۔



### وقوف مزدلفہ

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر، صبح صادق تک ٹھہرنا سنت مؤکدہ ہے، یہ رات بعض حضرات کے نزدیک شب قدر سے بھی زیادہ افضل ہے۔

وقوف مزدلفہ کا رکن یہ ہے کہ یہ وقف ۱۰ اذی الحجہ کی صبح صادق کے بعد مزدلفہ میں ہو اور یہ واجبات حج میں سے ہے، اس کا وقت صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہے، عورتیں اگر جہوم کی وجہ سے مزدلفہ میں نہ ٹھہریں تو ان پر دم واجب نہیں ہوگا۔

مستحب یہ ہے، کہ مزدلفہ سے رمی کیلئے کنکریاں اٹھائی جائیں، اس لئے مزدلفہ سے روانگی سے پہلے کم از کم ستر (۷۰) کنکریاں چُن لیں، جو کھجور کی گٹھلی یا مٹر کے دانہ کے برابر ہوں، اگر مزدلفہ سے کنکریاں نہ لیں تو بعد میں کسی دوسری جگہ سے حاصل کرنا بعض اوقات مشکل ہو جاتا ہے۔

نوٹ: شیطان کو مارنے کے لئے کنکریاں کہیں سے بھی لی جاسکتی ہیں البتہ مزدلفہ سے جمع کرنا مستحب اور حمرات کے قریب سے اٹھانا مکروہ ہے۔

صبح صادق ہو جانے کے بعد اول وقت میں فجر کی نماز پڑھیں، پھر وقوف کریں اور تسبیح و تہلیل کریں، بعض لوگ منیٰ جانے کی جلدی میں، فجر کے وقت سے پہلے ہی اذان دے کر نماز پڑھ لیتے ہیں اور مزدلفہ سے منیٰ کو روانہ ہو جاتے ہیں، ان سے ہوشیار رہیں اور ہرگز کسی کی اذان کا اعتبار نہ کریں، بلکہ اپنی گھڑی کے اعتبار سے جب صبح صادق ہو جائے تو اس کے بعد فجر کی نماز پڑھیں، بہتر طریقہ یہ ہے کہ ۷، یا ۸ ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ میں مسجد حرام میں فجر کی اذان کا وقت نوٹ کر لیں اور اس سے پانچ منٹ بعد مزدلفہ میں فجر کی نماز پڑھیں، اس کے بعد وقوف سے فارغ ہو کر منیٰ روانہ ہو جائیں۔

نوٹ: نماز کا صحیح وقت معلوم کرنے کے لئے کتاب کے اخیر میں دیئے گئے نمازوں کے اوقات کے نقشے سے بھی مدد لی جاسکتی ہے۔

### ۱۰ اذی الحجہ

۱۰ اذی الحجہ کو مزدلفہ سے منیٰ آکر سب سے پہلے جمرہ عقیقہ (بڑے شیطان) کی رمی (کنکریاں ماریں) کریں، اس کے بعد قربانی اور پھر سر کے بال کتر واکر احرام کھول دیں، ان سب کاموں سے فارغ ہو کر بیت اللہ آجائیں اور طواف زیارت ادا کریں، یہ حج کا ایک بڑا رکن ہے، اور اس کے بغیر حج مکمل نہیں ہوتا، نہ ہی اس کا کوئی بدل ہے، طواف زیارت ادا کرنے کا کوئی مخصوص طریقہ نہیں، جس طرح عام طواف کیا جاتا ہے طواف زیارت بھی اسی طرح ادا کیا جاتا ہے، اگر حج کی سعی پہلے ادا نہیں کی تو طواف زیارت کے بعد حج کی سعی بھی کر لیں، طواف زیارت اور سعی کی ادائیگی کے بعد منیٰ واپس آجائیں اور رات وہیں قیام کریں۔

## مسائل رمی

مسئلہ: شیطان کو کنکریاں مارنے کو رمی جمار کہا جاتا ہے۔

مسئلہ: رمی جمار واجب ہے نہ کرنے کی صورت میں دم دینا ہوگا۔

مسئلہ: کنکریاں مارنے کی جگہ پر جو ستون پہنچے ہوئے ہیں ان ستونوں کے آس پاس جہاں کنکریاں جمع ہو جاتی ہیں، وہی جگہ حجرہ کہلاتی ہے، اس لئے کنکریاں اس طرح پھینکی جاتی ہیں کہ ستون کے پاس یا اس کے قریب گریں، اگر وہ ستون کی جڑ سے تین ہاتھ یا اس سے زائد فاصلہ پر گریں تو دور سمجھی جائیں گی اور ادا نہیں ہوں گی ان کو دوبارہ مارنا ہوگا، ورنہ جزاء لازم ہو جائے گی۔

مسئلہ: ایک بڑا پتھر تو ذکر رمی کے لئے چھوٹے ٹکڑے بنانا مکروہ ہے، حجرہ کے نزدیک سے کنکریاں جمع کرنا، مسجد سے کنکریاں اٹھانا یا نجس جگہ سے اٹھانا بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ: مستحب ہے کہ کنکریوں کو مارنے سے پہلے دھویا جائے۔  
 مسئلہ: ہر حجرہ پر سات کنکریاں ماری جاتی ہیں، جن کو علیحدہ علیحدہ مارنا ضروری ہے، اگر ایک سے زیادہ یا ساتوں ایک ہی دفعہ میں ماردیں، تو ایک ہی شمار ہوگی، اگر چہ علیحدہ علیحدہ ماری ہوں اور باقی پوری کرنا ضروری ہوگا، سات کنکریوں سے زائد مارنا مکروہ ہے، شک ہو جانے کی وجہ سے زیادہ ماریں تو حرج نہیں ہے۔

مسئلہ: اگر کسی نے

- ① تینوں دنوں کی رمی بالکل ترک کر دی:
  - ② یا ایک دن کی رمی ساری ترک کر دی:
  - ③ یا پہلے دن کی سات کنکریوں میں سے چار کنکریاں ترک کر دیں:
  - ④ یا باقی دنوں میں اکیس کنکریوں میں سے گیارہ کنکریاں ترک کر دیں:
- تو سب صورتوں میں دم واجب ہوگا، یہ صورت ایک دن میں پیش آجائے یا تینوں دنوں میں، ایک ہی دم واجب ہوگا۔

مسئلہ: اگر دسویں ذی الحجہ کی رمی سے تین یا اس سے کم کنکریاں اور باقی دونوں میں رمی سے دس یا اس سے کم کنکریاں ترک کر دیں، تو ہر کنکری کے بدلے پونے دو کلو گرام یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔

مسئلہ: رمی کے لئے جمرہ کے قریب یا دور ہونا شرط نہیں ہے، جس جگہ سے بھی رمی کرے گی، رمی ہو جائے گی، لیکن سنت یہ ہے کہ جمرہ سے پانچ ہاتھ یا اس سے زیادہ فاصلہ پر کھڑے ہو کر رمی کرے، اس سے کم فاصلہ سے رمی کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: جس طرح چاہے پکڑ کر کنکری مارے جائز ہے لیکن کنکری کو انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی سے پکڑنا مستحب ہے۔

مسئلہ: رمی کے ساتھ تکبیر کہنا مسنون ہے، جب کنکریاں مارے تو یہ پڑھتی رہے

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِّلشَّيْطَانِ وَرَحْمَةً لِّلرَّحْمٰنِ  
”میں اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتی ہوں، اللہ سب سے

بڑا ہے، (یہ کنکری) شیطان کو ذلیل کرنے اور اللہ پاک کو راضی کرنے کے لئے مارتی ہوں۔“

مسئلہ: ۱۰ اذی الحجہ کو پہلے اور دوسرے حجرہ کو چھوڑ کر براہ راست تیسرے حجرہ پر آئے، جس کو ”حجرہ عقبہ“ (بڑا شیطان) کہتے ہیں، اس پر سات کنکریاں مارے۔

مسئلہ: حجرہ عقبہ پر پہلی کنکری مارنے کے ساتھ ہی تلبیہ موقوف کر دے۔

مسئلہ: ۱۰ اذی الحجہ کو رمی کا وقت ۱۰ اذی الحجہ کی صبح صادق سے ۱۱ اذی الحجہ کی صبح صادق سے پہلے تک ہے، ان اوقات کے درمیان رمی کرنے سے رمی ادا ہو جائے گی، البتہ ۱۰ اذی الحجہ کے سورج طلوع ہونے کے بعد سے زوال آفتاب تک وقت مسنون ہے اور ۱۰ اذی الحجہ کے زوال آفتاب سے سورج غروب ہونے تک کا وقت بغیر کسی کراہت کے جائز ہے جبکہ سورج غروب ہونے کے بعد سے ۱۱ اذی الحجہ کی صبح صادق سے پہلے تک کا وقت مکروہ ہے، لیکن ہجوم کی کثرت اور عذر شرعی کی صورت میں

ان شاء اللہ امید ہے کہ کراہت نہیں رہے گی۔

مسئلہ: دوسرے اور تیسرے دن یعنی ۱۱، اور ۱۲، ذی الحجہ کو تینوں جہروں پر رمی کرنے کا وقت، زوال آفتاب سے اگلے دن کی صبح صادق سے پہلے تک ہے اور مسنون وقت زوال کے بعد سے غروب آفتاب تک ہے، غروب آفتاب سے صبح صادق تک کا وقت مکروہ ہے، اگر بلا عذر اگلے دن تک مؤخر کیا، تو دم واجب ہوگا اور وہ رمی جو قضا ہوئی تھی اس کو ایام رمی میں کسی بھی دن کرنا لازم ہوگا، اگر ایام رمی میں قضا ہوئی اور اس رمی کو نہ کیا تو اب رمی کرنا ساقط ہو گیا اور صرف ایک دم لازم ہوگا۔  
نوٹ: ۱۱، اور ۱۲ ذی الحجہ کو زوال سے قبل اگر کسی نے رمی کی تو رمی نہیں ہوگی، زوال کے بعد دوبارہ رمی کرے ورنہ دم لازم ہو جائے گا۔

مسئلہ: دیکھنے میں آیا ہے کہ بارہویں کے روز بعض معلم اپنے حجاج کو زوال سے پہلے ہی رمی کروا کر مکہ مکرمہ روانہ کر دیتے ہیں، حجاج کو چاہئے کہ ان کے کہنے پر عمل نہ کریں، ورنہ جیسا کہ پہلے لکھا گیا ہے ایسے لوگوں کی رمی



نہیں ہوگی اور ان کو دم دینا لازم ہو جائے گا۔

مسئلہ: اگر چوتھے روز یعنی ۱۳ ذی الحجہ کو صبح صادق تک منیٰ میں رہے تو تینوں جمرات کی رمی کرنا واجب ہوگا، تینوں جمرات پر رمی کرنے کا مسنون وقت زوال سے لے کر غروب تک ہے، زوال سے پہلے کا وقت مکروہ تنزیہی ہے۔

مسئلہ: ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ کو اور اگر منیٰ میں ۱۳ ذی الحجہ کو بھی رہے، تو کنکریاں اس ترتیب سے ماری جاتی ہیں، پہلے جمرہ اولیٰ پر جو مسجد خیف کے قریب ہے، اس کے بعد جمرہ وسطیٰ یعنی بیچ والے پر اور آخر میں جمرہ عقبہ پر یہ ترتیب سنت ہے۔

مسئلہ: ۱۱، اور ۱۲ ذی الحجہ کو اور ۱۳ ذی الحجہ کو بھی اگر منیٰ میں رہے تو جمرہ اولیٰ اور جمرہ وسطیٰ پر کنکریاں مارنے کے بعد مجمع سے ہٹ کر کم از کم اتنی دیر دعا مانگے جس میں ۲۰ آیتیں پڑھی جاسکتی ہیں، اس طرح دعا کرنا سنت ہے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا سنت ہے، لیکن جمرہ عقبہ پر

کنگریاں مارنے کے بعد کسی دن بھی دُعا کے لئے ٹھہرنا سنت نہیں ہے۔

مسئلہ: رمی میں کنگریاں پے در پے مارنا مسنون ہے، تاخیر اور کنگریوں میں وقفہ مکروہ ہے، اسی طرح ایک جمرہ کی رمی کے بعد، دوسرے جمرہ کی رمی میں علاوہ دُعا کے تاخیر کرنا بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ: رمی کرنے کے لئے جمرہ کے پاس کھڑے ہوتے وقت، کسی خاص رخ کی طرف کھڑا ہونا شرط نہیں ہے، جس طرف سے موقع ہو اس طرف سے رمی کرے۔

مسئلہ: رمی میں بغیر عذر شرعی کسی کو نائب یا وکیل بنانا جائز نہیں ہے، عذر شرعی کی صورت میں جائز ہے، عذر شرعی ایسی بیماری یا کمزوری ہے جس کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہو، یا حمرات تک سوار ہو کر چلنے میں سخت تکلیف ہوتی ہو، یا مرض کی شدت کا قوی اندیشہ ہو، یا پیدل چلنے پر قدرت نہ ہو اور سواری نہ ملتی ہو، ایسی عورت معذور ہے وہ اپنی طرف

سے کسی دوسرے کو نائب بنا کر رمی کروا سکتی ہے، جو خواتین اس تفصیل کے مطابق شرعاً معذور نہ ہوں ان کے لئے ہجوم کی کثرت کی وجہ سے رمی چھوڑ دینا، یا وکیل بنانا جائز نہیں ہے، خود رمی کرنا واجب ہے، اگر صرف ہجوم کی وجہ سے رمی نہیں کرے گی تو دم لازم ہوگا۔

واضح رہے کہ ایک دن کی رمی میں اس طرح کی کوتاہی ہو یا تینوں دنوں کی رمی میں، دم صرف ایک ہی واجب ہوگا۔

مسئلہ: فقہاء نے عورت اور بیمار اور ضعیف آدمی کے لئے ہجوم کے خوف کو عذر قرار دیتے ہوئے، ایسے لوگوں کے لئے ان اوقات میں رمی کرنے کو درست اور جائز قرار دیا ہے، جن اوقات میں تندرست لوگوں کیلئے رمی کرنا مکروہ ہے، ہجوم اور ضعف اور مرض کی وجہ سے ان معذور لوگوں کے حق میں ان شاء اللہ کراہت نہیں ہوگی، وہ اوقات یہ ہیں۔

۱۰ رذی الحج کو طلوع آفتاب سے پہلے صبح صادق کے بعد، یا غروب آفتاب کے بعد لیکن ۱۱ ذی الحج کی صبح صادق سے پہلے۔

● ۱۱ رذی الحجہ کو غروب آفتاب کے بعد لیکن ۱۲ ذی الحجہ کی صبح صادق سے پہلے۔

● ۱۲ رذی الحجہ کو مغرب سے پہلے مٹی چھوڑنا ضروری نہیں ہے، ہاں مٹی میں مغرب ہو جانے کی صورت میں مٹی سے نکلتا مکروہ ہے، لیکن اگر کوئی بعد مغرب مکہ مکرمہ چلا گیا، تو کراہت کے ساتھ جائز ہے، اس لئے عورت، بیمار اور ضعیف آدمی کے لئے بہتر ہے کہ ۱۲ ذی الحجہ کو غروب آفتاب کے بعد اپنی رمی خود کرے اور پھر مکہ مکرمہ جائے، جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے، ان کے حق میں ان شاء اللہ کراہت نہیں ہوگی۔

مسئلہ: کنکریاں پھینکنے میں موالات (پے در پے) ہونا علت مکروہہ ہے، اس کے خلاف کرنا مکروہہ ہے، اس لئے اگر کوئی عورت کسی معذور کی طرف سے رمی کرے، تو اس کو چاہئے کہ رمی کے پہلے دن یعنی ۱۰ ذی الحجہ کو پہلے اپنی طرف سے حجرہ عقیقی پر سات کنکریاں پھینکے اور پھر دوسرے کی طرف سے اس کی نائب بن کر سات کنکریاں مارے، باقی دنوں

میں پہلے اپنی طرف سے تینوں جمرات پر سات سات کنکریاں مارے، پھر معذور کی طرف سے تینوں جمرات پر ترتیب وار ری کرے، تاکہ کنکریوں اور تینوں جمرات کے درمیان موالات (پے در پے) ترک نہ ہو، لیکن ان دونوں ہجوم بہت زیادہ ہو گیا ہے، اس لئے اگر تینوں جمروں پر اپنی طرف سے کنکریاں مار کر دوبارہ جمرہ اولیٰ پر آنا اور معذور کی طرف سے کنکریاں مارنا مشکل ہو تو ہر جمرہ پر پہلے اپنی طرف سے اور پھر معذور کی طرف سے کنکریاں مارے، ہجوم کی کثرت کی وجہ سے افضل پر عمل نہ کرنے کی گنجائش ہے۔

مسئلہ: رمی کی راتوں میں رات کو مٹی میں رہنا عفت ہے، مٹی کے علاوہ کسی اور جگہ رہنا مکروہ ہے، چاہے مکہ مکرمہ میں رہے یا راستہ میں، رات کا اکثر حصہ بھی کسی دوسری جگہ گزارنا مکروہ ہے، لیکن طواف زیارت کے سلسلہ میں اگر مکہ مکرمہ یا راستہ میں زیادہ وقت لگ جائے تو مضائقہ نہیں، یہاں بھی نمازیں اہتمام سے ادا کریں، ذکر، دعا اور توبہ، استغفار زیادہ

سے زیادہ کریں۔

نوٹ: جن حجاج کرام کے خیمے مزدلفہ میں ہوں جسے آج کل منی جدید (نیو منی) بھی کہتے ہیں ان حجاج کرام کو بھی چاہئے کہ رات کا کچھ حصہ منی میں گزاریں تاکہ کسی نہ کسی درجہ میں سنت ادا ہو جائے۔

مسئلہ: کنکرا کا پھینکنا ضروری ہے، جمرہ (شیطان) کے اوپر رکھ دینا کافی نہیں۔

مسئلہ: ہاتھ سے رمی کرنا اگر کمان یا تیر سے وغیرہ سے رمی کی تو صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ: کم عقل، مجنونہ، نابالغہ بچی اور بے ہوش عورت اگر بالکل رمی نہ کریں تو ان پر فدیہ واجب نہیں، البتہ اگر مرلیضہ رمی نہیں کرے گی تو رمی نہ کرنے کی جزا واجب ہوگی۔

مسئلہ: کنکری کا زمین کی جنس سے ہونا شرط ہے، کسی اور چیز سے رمی ادا نہیں ہوگی۔

## قیام منیٰ اور قربانی

۱۰۔ اوس ذی الحجہ کو جمرہ عقبی (بڑے شیطان) کی رمی سے فارغ ہو کر شکر

حج کی قربانی کریں۔

مسئلہ: حج کرنے والی عورت کے لئے دو قربانیاں ہیں، ایک قربانی وہ ہے جسے دم شکرانہ (حج کی قربانی) کہتے ہیں، یہ حج تمتع اور قرآن کرنے والی عورت پر واجب ہے اور حج افراد کرنے والی عورت کے لئے مستحب ہے، دوسری قربانی عید الاضحیٰ کی قربانی ہے، جو ہر سال کرنا واجب ہے، دوران سفر حج بقرعید کی قربانی کا حکم یہ ہے کہ اگر عورت مسافر ہو تو واجب نہیں ہے، البتہ اگر کرے تو مستحب اور ثواب ہے، اگر مقیمہ، صاحب نصاب ہے، تو اس پر واجب ہے، عید الاضحیٰ یعنی بقرعید کی قربانی اپنے وطن میں بھی کرائی جاسکتی ہے، اس کے لئے حج پر روانہ ہونے سے پہلے اپنے گھر والوں کو ہدایت کر سکتے ہیں کہ بقرعید کی قربانی

جیسے ہر سال ہوتی ہے اس سال بھی کرا دینا، البتہ حج کی قربانی حدود حرم میں کرنا لازم ہے۔

نوٹ: جو عورتیں حج کے سفر کے دوران آنے والی عید الاضحیٰ کی قربانی اپنے وطن میں کرنا چاہیں، وہ اس بات کا ضرور لحاظ رکھیں کہ ان کی قربانی عید کے مشترک ایام میں کی جائے، یعنی جس دن ان کی قربانی کی جائے وہ دن سعودیہ عربیہ اور ان کے وطن میں عید کا دن ہو اگر سعودیہ میں عید ہے لیکن ان عورتوں کے وطن میں ابھی عید نہیں آئی یا ان کے وطن میں عید ہے لیکن سعودیہ میں عید ختم ہو چکی ہے تو ایسے دن اس عورت کی طرف سے قربانی کرنا ٹھیک نہیں ہو۔

مسئلہ: اس قربانی کے احکام، عید الاضحیٰ کی قربانی کے جیسے ہی ہیں، جو جانور وہاں جائز ہے، یہاں بھی جائز ہیں اور جس طرح وہاں اونٹ گائے، بھینس میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں، یہاں بھی شریک ہو سکتے ہیں۔



نوٹ: منیٰ میں چونکہ عید الاضحیٰ کی نماز نہیں ہوتی اس لئے وہاں ہدیٰ اور قربانی کے ذبح کے لئے نماز عید کا پہلے ہونا شرط نہیں ہے۔

مسئلہ: حج کی قربانی کو دم شکر کہتے ہیں، اس کا گوشت خود بھی کھا سکتے ہیں اور تقسیم بھی کر سکتے ہیں، البتہ وہ دم جو کسی جنایت کی وجہ سے لازم آئے اس سے دم جبر کہتے ہیں، اس کا گوشت صدقہ کرنا ضروری ہے، خود استعمال کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ: دم چاہے دم شکر ہو یا کسی جنایت کی وجہ سے لازم آیا ہو، اسے حدود حرم میں ادا کرنا ضروری ہے اور منیٰ بھی حدود حرم میں داخل ہے۔

مسئلہ: قارنہ اور متعہ کو قربانی کے وقت قرآن یا تمتع کی قربانی کی نیت کرنا ضروری ہے ورنہ حج کی قربانی نہیں ہوگی، اگر کسی دوسرے کے ذریعہ قربانی کروائیں تو اسے بتادیں کہ قرآن یا تمتع کی نیت کر کے قربانی کرے۔

مسئلہ: حضور ﷺ نے اپنی اور اپنی تمام امت کی طرف سے قربانی کی تھی،

اس لئے اُنت کو بھی چاہئے کہ اپنی قربانی کے ساتھ حضور ﷺ کی طرف سے بھی ایک قربانی کیا کریں، جن کے پاس مالی محجاش ہو اس کا خاص خیال رکھیں، بلکہ ہر ایک کو چاہئے کہ محجاش پیدا کرے۔

### قیام مٹی اور سر کے بال کتر وانا

مسئلہ: قربانی سے فارغ ہو کر سب سے پہلے اپنے سر کے بال کتر وائیں۔  
 مسئلہ: حج کرنے والی عورتوں کے لئے قصر کا مٹی میں کروانا سنت ہے، قصر کرواتے ہوئے، قبلہ کی طرف منہ کرنا سنت ہے۔  
 مسئلہ: مفردہ (حج افراد کرنے والے) پر قربانی مستحب ہے واجب نہیں، لیکن پہلے رمی کرنا اور پھر قصر کروانا واجب ہے۔

مسئلہ: متعہ اور قارنہ کے لئے واجب ہے کہ پہلے رمی کرے، پھر قربانی اور اس کے بعد قصر کروائے، ہو سکتا ہے کہ وہاں آپ کو کچھ لوگ ایسی کتاب یا ایسا فتویٰ دکھلائیں، جس میں لکھا ہے کہ ان تینوں کاموں میں سے کوئی

کام بھی آگے پیچھے ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے، ایسی باتوں پر دھیان نہ دیں اور نہ ہی بحث کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی ترتیب سے ارکان ادا کئے تھے اور یہی ترتیب ضروری ہے، اس لئے اسی ترتیب کے مطابق ارکان ادا کریں۔

مسئلہ: اگر کسی ادارہ یا شخص کے ذریعہ قربانی کروا رہے ہوں تو اعتماد اور یقین ہوتا چاہئے کہ قربانی بتلائے ہوئے وقت پر ہوگئی ہے، ورنہ خلاف ترتیب ہونے کی وجہ سے دم لازم ہو جائے گا۔

مسئلہ: قصر کے بعد حج کرنے والی عورت کے لئے ممنوعات احرام کی پابندی ختم ہو جاتی ہے، یعنی خوشبو لگانا، ناخن کاٹنا، کسی بھی جگہ کے بال کاٹنا، یہ سب کام جائز ہو جاتے ہیں، البتہ میاں بیوی والے خاص تعلقات حلال نہیں ہوتے، وہ طواف زیارت کے بعد حلال ہوتے ہیں۔

مسئلہ: اگر حج کے تمام افعال سوائے قصر اور طواف زیارت کے ادا کر لئے ہیں تو خود اپنا قصر بھی کر سکتی ہیں اور دوسری عورتوں کا بھی ورنہ نہیں۔

### طواف زیارت

مسئلہ: رمی، قربانی اور ہال کاٹنے کے بعد عام طور پر جو طواف کیا جاتا ہے، اسے طواف زیارت کہتے ہیں، طواف زیارت میں ترتیب واجب نہیں ہے، اس لئے رمی، قربانی اور ہال کاٹنے سے پہلے یا بعد میں یا حج میں کرے تو بھی جائز ہے مگر خلافِ سنت ہے، سنت یہ ہے کہ ہال کاٹنے کے بعد طواف کرے۔

مسئلہ: اگر مٹی روانہ ہونے سے پہلے حج کی سعی نہیں کی تھی تو اس طواف کے بعد حج کی سعی بھی کرنی ہوگی، یہ طواف حج کا رکن ہے اور فرض ہے، دسویں کو کرنا افضل ہے اور بارہویں کے سورج غروب ہونے تک جائز ہے، اس کے بعد مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ: طواف زیارت کا کوئی بدل نہیں ہے یعنی ہر حال میں کرنا ہوگا، اس لئے کہ یہ حج کا رکن ہے اور رکن کا بدل کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔

مسئلہ: جس عورت کو حیض آنے کا اندیشہ ہو اس کے لئے مناسب اور احتیاط ای میں ہے کہ ایام نحر شروع ہوتے ہی یعنی دس ذی الحجہ کی صبح صبح سب سے پہلے طواف زیارت ادا کر لے تاکہ اگر ایام حیض شروع ہو جائیں تو مشکلات کا شکار نہ ہو۔

مسئلہ: اگر پہلے سے معلوم تھا کہ حیض آنے والا ہے اور ایام نحر کی ابتداء میں حیض آنے سے پہلے اتنا وقت مل گیا جس میں پورا طواف زیارت یا طواف کے اکثر (چار) چکر کر سکتی تھی لیکن کاہلی اور سستی کی وجہ سے نہیں کیا تو ایسی عورت اس سستی پر اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرے اور ایک دم بھی دے۔

مسئلہ: اگر پہلے سے معلوم نہیں تھا کہ حیض آنے والا ہے اور ایام نحر کی ابتداء میں حیض آنے سے پہلے اتنا وقت مل گیا جس میں پورا طواف زیارت یا طواف کے اکثر (چار) چکر کر سکتی تھی لیکن کاہلی اور سستی کی وجہ سے نہیں کیا تو ایسی عورت اس سستی پر اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرے اور

سواد و کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔

مسئلہ: اگر عورت ۱۲ بارہ ذی الحجہ کو غروب آفتاب سے اتنی دیر پہلے پاک ہوئی کہ اگر یہ غسل کر کے مسجد میں جاتی اور طواف زیارت شروع کر دیتی تو کل طواف زیارت یا اکثر (چار) چکر سورج غروب ہونے سے پہلے کر لیتی، لیکن غفلت اور سستی کی وجہ سے اس نے ایسا نہیں کیا تو ایسی عورت اپنی اس کوتاہی پر توبہ و استغفار کرے اور ایک دم بھی دے۔

مسئلہ: اگر عورت ۱۲ بارہ ذی الحجہ کو غروب آفتاب سے اتنی دیر پہلے پاک ہوئی کہ اگر یہ غسل کر کے مسجد میں جاتی اور طواف زیارت شروع کر دیتی تو طواف زیارت کے تین یا اس سے کم چکر سورج غروب ہونے سے پہلے کر لیتی، لیکن غفلت اور سستی کی وجہ سے اس نے ایسا نہیں کیا تو ایسی عورت اپنی اس کوتاہی پر توبہ و استغفار کرے اور سواد و کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔

مسئلہ: اگر کسی عورت کو ایام نحر شروع ہونے سے پہلے (یعنی دس ذی الحجہ سے

پہلے) ایام حیض شروع ہوئے اور ایام نحر گزرنے کے بعد (یعنی بارہ ذی الحجہ کی مغرب کے بعد) پاک ہوئی اور اس وجہ سے طواف زیارت کو اس کے وقت یعنی ایام نحر کے دوران ادا نہ کر سکی بلکہ ایام نحر گزرنے کے بعد (یعنی بارہ ذی الحجہ کی مغرب کے بعد) طواف زیارت ادا کیا تو اس تاخیر کی وجہ سے اس کے ذمہ کوئی چیز لازم نہیں۔

مسئلہ: اگر کسی عورت نے حیض و نفاس کے عذر کے بغیر پورا طواف زیارت یا طواف زیارت کا اکثر حصہ (یعنی چار چکر) تاخیر سے یعنی بارہ ذی الحجہ کی مغرب گزر جانے کے بعد ادا کیا تو یہ عورت تاخیر کرنے پر اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرے اور اسے تاخیر کرنے کی وجہ سے ایک دم دینا ہوگا۔

مسئلہ: اگر کسی عورت نے حیض و نفاس کے عذر کے بغیر طواف زیارت کے تین چکر یا اس سے کم چکر تاخیر سے یعنی بارہ ذی الحجہ کی مغرب گزر جانے کے بعد ادا کئے تو یہ عورت تاخیر کرنے پر اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار

کرے اور ہر چکر کے بدلے سوا دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔

مسئلہ: اگر کسی عورت نے حیض یا نفاس کی حالت میں طواف زیارت پورا یا طواف زیارت کا اکثر (یعنی چار چکر) ادا کر دیا تو ایسی عورت کے لئے ضروری ہے کہ وہ ناپاکی کی حالت میں مسجد میں داخل ہونے اور طواف کرنے پر اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرے اور اس طواف کو پاک ہو جانے کے بعد غسل کر کے لوٹائے اور اگر لوٹنا ناممکن نہ ہو تو ایک بدنہ یعنی مکمل اونٹ یا گائے حدود حرم میں ذبح کروائے۔

مسئلہ: اگر کسی عورت نے حیض یا نفاس کی حالت میں طواف زیارت کر لیا اور اپنے وطن واپس آگئی تب بھی اس پر واپس مکہ مکرمہ جانا اور طواف زیارت کو پاکی کی حالت میں لوٹنا واجب ہے، واپس جانے کی صورت میں میقات سے عمرہ کا احرام باندھ کر جائے، جب مکہ مکرمہ پہنچے تو پہلے عمرہ کا طواف کرے اور اس کے بعد طواف زیارت لوٹائے، اگر یہ



عورت اپنے وطن جا کر واپس نہ آنا چاہے بلکہ حدود حرم میں ایک بدنہ یعنی ایک مکمل گائے یا اونٹ ذبح کروادے تو بھی درست ہے۔

مسئلہ: اگر کسی عورت نے حیض کی حالت میں دس ذی الحجہ کو طواف زیارت ادا کیا پھر یہ عورت گیارہ یا بارہ ذی الحجہ کو پاک ہوگئی اور اس نے بارہ ذی الحجہ کی مغرب سے پہلے پہلے پاکی کی حالت میں طواف زیارت کو دوبارہ کر لیا تو اب یہ عورت ناپاکی کی حالت میں مسجد میں داخل ہونے پر اور طواف کرنے پر اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرے لیکن اس کے ذمہ دم یا بدنہ واجب نہ ہوگا، دم اور بدنہ طواف زیارت کو اس کے وقت میں دوبارہ ادا کرنے کی وجہ سے معاف ہو گیا۔

مسئلہ: اگر کسی عورت نے حیض کی حالت میں دس ذی الحجہ کو طواف زیارت ادا کیا پھر یہ عورت گیارہ یا بارہ ذی الحجہ کو پاک ہوگئی لیکن اس نے بارہ ذی الحجہ کی مغرب سے پہلے پہلے پاکی کی حالت میں طواف زیارت کو دوبارہ ادا نہ کیا بلکہ ایام نحر یعنی بارہ ذی الحجہ کی مغرب کے بعد طواف زیارت

لوٹا یا تو اب یہ عورت ناپاکی کی حالت میں مسجد میں داخل ہونے پر اور طواف کرنے پر اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرے اور طواف زیارت میں تاخیر کی وجہ سے دم دے۔

مسئلہ: اگر کسی عورت نے حیض یا نفاس کی حالت میں طواف زیارت کے تین چکر یا اس سے کم ادا کئے تو تو ایسی عورت کے لئے ضروری ہے کہ وہ ناپاکی کی حالت میں مسجد میں داخل ہونے اور طواف کرنے پر اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرے اور طواف کے ان چکروں کو پاک ہو جانے کے بعد غسل کر کے لوٹائے اور اگر لوٹنا ناممکن نہ ہو تو دم ادا کرے۔

مسئلہ: اگر کوئی عورت حیض و نفاس کے عذر کی وجہ سے پورا طواف زیارت یا طواف زیارت کا اکثر حصہ (یعنی چار چکر) چھوڑ کر اپنے وطن چلی گئی، تو اس پر فرض ہے واپس مکہ مکرمہ جائے اور پاکی کی حالت میں طواف زیارت ادا کرے، بغیر طواف زیارت ادا کئے یہ حج کے احرام سے حلال نہیں ہوگی نہ ہی اپنے شوہر کے لئے حلال ہوگی، مکہ مکرمہ واپس

جاتے ہوئے اسے میقات سے نیا احرام باندھنا جائز نہ ہوگا بلکہ اس کا حج کا احرام باقی ہے، جب مکہ مکرمہ جا کر طواف زیارت ادا کرے گی اس وقت حج کے احرام سے حلال ہوگی، واضح رہے کہ طواف زیارت ہر حال میں کرنا ضروری ہے اس کا کوئی بدل نہیں۔

مسئلہ: اگر کوئی عورت حیض و نفاس کے عذر کی وجہ سے طواف زیارت کے تین چکر یا تین سے کم چکر چھوڑ کر اپنے وطن چلی گئی، تو اس پر واجب ہے کہ واپس مکہ مکرمہ جائے اور پاکی کی حالت میں طواف زیارت مکمل کرے، مکہ مکرمہ واپس جانے کی صورت میں اسے میقات سے عمرہ کا احرام باندھنا ہوگا، واپس آ کر پہلے عمرہ ادا کرے پھر طواف زیارت کو مکمل کرے، اگر مکہ مکرمہ واپس نہ آئے اور حدود حرم میں ایک دم ذبح کر دے تب بھی کافی ہوگا۔

مسئلہ: اگر کسی عورت کی حیض کی عادت مثال کے طور پر نو دن ہے اور حیض ایام نحر سے پہلے مثلاً ۸ آٹھ ذی الحجہ کو شروع ہوا اور خلاف عادت ایک دن

یا تین دن کے بعد خون آنا بند ہو گیا تو اس عورت پر واجب ہے کہ ۱۴ بارہ ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے اتنی دیر پہلے تک انتظار کرے جتنی دیر میں طواف زیارت کر سکتی ہے، انتظار کے بعد اگر خون نظر آجائے تو ایام عادت یعنی ۹ نو دن پورے کرے اور جب مکمل پاک ہو جائے تب طواف زیارت ادا کرے۔

مسئلہ: اگر کسی عورت کی حیض کی عادت مثال کے طور پر نو دن ہے اور حیض ایام خمر سے پہلے مثلاً ۸ آٹھ ذی الحجہ کو شروع ہوا اور خلاف عادت ایک دن یا تین دن کے بعد خون آنا بند ہو گیا تو اس عورت پر واجب ہے کہ ۱۴ بارہ ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے اتنی دیر پہلے تک انتظار کرے جتنی دیر میں طواف زیارت کر سکتی ہے، انتظار کے بعد اگر خون نظر نہ آئے تو طواف زیارت ادا کر لے لیکن اتنی بات واضح رہے کہ طواف زیارت کر لینے کے بعد اس طواف کے کافی ہو جانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ خون بند ہونے کے وقت سے مکمل پندرہ دن تک پاکی

رہے، لہذا اگر اس طواف کے کر لینے کے بعد اگر ایام عادت میں پھر خون آ گیا تو یہ مذکورہ طواف کافی شمار نہیں ہوگا بلکہ اس عورت پر واجب ہوگا کہ وہ مکمل پاک ہونے کے بعد اس طواف کو دوبارہ کرے اگر مذکورہ صورت میں دوبارہ طواف نہ کیا تو ایک بدنہ یعنی مکمل اونٹ یا مکمل گائے حد و حرم میں ذبح کروانا ہوگا۔

مسئلہ: اگر طواف زیارت ۱۲ اذی الحج کے غروب کے بعد کیا تو تاخیر کی وجہ سے دم دینا ہوگا اور بلا عذر تاخیر کی وجہ سے گناہ گار بھی ہوگا۔  
مسئلہ: اگر کسی نے طواف زیارت نہیں کیا تو اس کے لئے مرد (شوہر) حلال نہیں ہوگا، چاہے کتنا ہی طویل عرصہ ہو جائے۔

مسئلہ: اگر طواف زیارت سے پہلے اور وقوف عرفہ کے بعد جماع کر لیا تو اگر جماع بال کاٹنے سے پہلے کیا ہے، تو اس پر اونٹ یا گائے لازم ہے اور اگر جماع بال کاٹنے کے بعد کیا ہے تو بکری لازم ہوگی، البتہ حج فاسد نہیں ہوگا لیکن طواف زیارت پھر بھی کرنا ہوگا، طواف زیارت ساقط

نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اگر کوئی عورت طواف زیارت ادا کرنے سے پہلے مرجائے اور حج پورا کرنے کی وصیت کر جائے، تو طواف زیارت کے بدلے ”بدنہ“ یعنی اونٹ یا گائے بطور دم ذبح کرنا واجب ہے اور اس کی طرف سے طواف زیارت بھی کیا جائے گا۔

نوٹ: طواف زیارت کر کے پھر مکہ مکرمہ سے منیٰ واپس آ جائے، رات کو منیٰ میں رہنا سنت ہے، منیٰ کے علاوہ کسی اور جگہ رات کو رہنا مکروہ ہے، لیکن طواف زیارت کے سلسلہ میں اگر مکہ مکرمہ یا راستہ میں زیادہ وقت لگ جائے تو مضائقہ نہیں۔

### ۱۱ ذی الحجہ

آج کا دن بھی منیٰ میں ہی گزارنا ہے اور آج تینوں جمرات کی رمی کرنی ہے، رمی کا وقت زوال آفتاب کے بعد شروع ہوگا، سب سے پہلے جمرہ اولیٰ کی

ری کی جائے گی جو مسجد خیف کے سب سے قریب ہے، اس کے بعد حجرہ وسطیٰ کی اور اخیر میں حجرہ عقبیٰ کی ری کی جائے گی۔

نوٹ: حجرہ اولیٰ اور حجرہ وسطیٰ میں سے ہر ایک کی ری کرنے کے بعد راستے سے ایک طرف ہٹ جائیں اور قبلہ رخ ہو کر دعائیں مانگیں، البتہ حجرہ عقبیٰ کی ری کے بعد دعائیں مانگی جائے۔

آج رات بھی مٹی ہی میں قیام کرتا ہے۔

نوٹ: گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو رمی کا وقت زوال کے بعد شروع ہوتا ہے اگر کسی نے زوال سے پہلے رمی کر لی تو رمی ادا نہ ہوگی دوبارہ کرنا لازم ہے، دوبارہ نہ کرنے کی صورت میں دم دینا ہوگا۔

### ۱۲ ذی الحجہ

آج کا دن بھی مٹی میں ہی گزارنا ہے اور آج بھی تینوں جہرات کی رمی کرنی ہے، رمی کا وقت زوال آفتاب کے بعد شروع ہوگا، سب سے پہلے حجرہ

اولیٰ کی رمی کی جائے گی جو مسجد خیف کے سب سے قریب ہے، اس کے بعد جمرہ وسطیٰ کی اور اخیر میں جمرہ عقبیٰ کی رمی کی جائے گی۔

نوٹ: جمرہ اولیٰ اور جمرہ وسطیٰ میں سے ہر ایک کی رمی کرنے کے بعد راستے سے ایک طرف ہٹ جائیں اور قبلہ رخ ہو کر دعائیں پڑھیں، البتہ جمرہ عقبیٰ کی رمی کے بعد دعائے مانگی جائے۔

نوٹ: گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو رمی کا وقت زوال کے بعد شروع ہوتا ہے اگر کسی نے زوال سے پہلے رمی کر لی تو رمی ادا نہ ہوگی و دوبارہ کرنا لازم ہے، دو بارہ نہ کرنے کی صورت میں دم دینا ہوگا۔

غروب آفتاب سے پہلے منیٰ سے روانہ ہو جائیں، غروب کے بعد منیٰ سے جانا مکروہ ہے اور اگر ۱۳ ذی الحجہ کی صبح صادق منیٰ میں رہتے ہوئے ہو گئی تو پھر ۱۳ ذی الحجہ کی رمی بھی واجب ہو جائے گی۔



### ۱۳ ذی الحجہ

اگر ۱۳ ذی الحجہ کی صبح صادق منیٰ میں رہتے ہوئے ہو گئی تو پھر ۱۳ ذی الحجہ کی رات بھی واجب ہو جائے گی اور یہ بھی اسی طرح ادا ہوگی جس طرح ۱۲ ذی الحجہ کی ادا کی گئی تھی، ۱۳ ذی الحجہ کی رات کا وقت زوال سے غروب آفتاب تک ہے۔

حج الحمد للہ مکمل ہو گیا، اب حج کے واجبات میں سے صرف ایک واجب طواف وداع باقی رہ گیا، مگر روانہ ہونے سے پہلے اس واجب کو بھی ادا کر لیں اور واپسی تک جو وقت باقی رہ گیا ہے اس کو غنیمت جانیں اور خوب عبادات، طواف اور نوافل میں مشغول رہیں۔

### مسائل طواف وداع

مسئلہ: طواف وداع آفاقیہ پر واجب ہے، خواہ حج افراد کیا ہو یا قرآن یا تمتع بشرطیکہ عاقلہ، بالغہ ہو، معتد ورنہ ہو۔

اہل حرم، اہل میقات، مجنونہ، نابالغہ اور جس عورت کو حیض یا نفاس آجائے، پرواجب نہیں۔

مسئلہ: اگر حیض یا نفاس آنے کی وجہ سے کوئی عورت طواف وداع ادا نہ کر سکے تو اس پر کچھ لازم نہیں آتا۔

مسئلہ: اگر حیض و نفاس کے عذر کے بغیر کوئی عورت مکمل طواف وداع نہ کرے تو اس پر دم لازم آتا ہے، اور اگر تین یا تین سے کم چکر چھوڑ دے تو ہر چکر کے بدلے سوا دو گوندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔

مسئلہ: طواف وداع کی حلی اور میقاتی کے لئے مستحب ہے۔

مسئلہ: طواف وداع کا ازل وقت طواف زیارت کے بعد ہے، اگر کسی نے سفر کا ارادہ کیا اور طواف وداع کر لیا پھر اس کے بعد قیام ہو گیا تو طواف وداع ادا ہو گیا۔

مسئلہ: طواف وداع کا آخر وقت معین نہیں، جس وقت چاہے کرے، اگر سال بھر مکہ مکرمہ میں قیام کرنے کے بعد بھی کرے گی، تب بھی ادا ہو جائے

گافضاء نہ ہوگا، البتہ مستحب یہ ہے کہ تمام کاموں سے فارغ ہو کر طواف کرے اور اس کے بعد فوراً سفر شروع کر دے۔

مسئلہ: طواف وداع کے بعد قیام ہو گیا تو پھر واپسی کے وقت دوبارہ طواف وداع مستحب ہے۔

مسئلہ: حائضہ عورت اگر مکہ مکرمہ کی آبادی سے نکلنے سے پہلے پاک ہو جائے تو اس کو واپس آ کر طواف وداع کرنا واجب ہے اور اگر آبادی سے نکلنے کے بعد پاک ہوئی، تو واجب نہیں۔

مسئلہ: جو عورت بلا طواف وداع کے مکہ مکرمہ سے چل دے، تو جب تک میقات سے نہ نکلے ہو، اس پر مکہ مکرمہ واپس آ کر طواف کرنا واجب ہے، احرام کی ضرورت نہیں اگر میقات سے باہر نکل گئی تو اب اس کو اختیار ہے کہ دم بھیج دے اور چاہے تو عمرہ کا احرام باندھ کر واپس آئے اور اول عمرہ کرے اس کے بعد طواف وداع کرے لیکن بہتر یہ ہے کہ دم بھیج دے کیونکہ اس میں مساکین کا نفع ہے۔

مسئلہ: طواف قدوم یا طواف وداع یا طواف زیارت کے لئے خاص طور سے نیت کرنا شرط نہیں ہے کہ فلاں طواف کرتی ہوں بلکہ اس طواف کے وقت میں صرف طواف کی نیت کافی ہے، مثلاً مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے وقت اگر طواف کیا تو طواف قدوم ادا ہو جائے گا، اسی طرح ایام نحر میں طواف کرنے سے طواف زیارت ادا ہو جائے گا اور واپسی کے وقت طواف کرنے سے طواف وداع ادا ہو جائے گا، طواف زیارت کے بعد اگر نفل طواف کر چکی ہے تو وہ بھی طواف وداع کے قائم مقام ہو جائے گا۔

مسئلہ: طواف وداع کرتے ہوئے، زیادہ سے زیادہ رنج و غم کی کیفیت اپنے دل میں پیدا کی جائے اور اللہ نصیب فرمادے تو روتے ہوئے دل اور بھتی ہوئی آنکھوں کے ساتھ طواف کیا جائے، ملتزم اور مقام ابراہیم پر بھی دُعا کے وقت دل میں یہ فکر ہو کہ معلوم نہیں کہ اس کے بعد ان مقدس مقامات پر اللہ کے حضور میں ہاتھ پھیلانے کی سعادت کبھی منیر

آئے گی یا نہیں۔

مسئلہ: طواف وداع کے بعد حجر اسود کا استلام کرے اور اگر ہو سکے تو باب وداع سے بیت اللہ کی طرف حسرت کی نگاہ سے دیکھتی ہوئی اور روتی ہوئی مسجد سے باہر نکلے اور دروازے پر کھڑے ہو کر بھی دعا مانگے۔

مسئلہ: طواف وداع کے بعد مسجد حرام میں جانا، نمازیں ادا کرنا، موقع ہو تو دوبارہ طواف کرنا نقلی عمرے کرنا جائز ہے، طواف وداع کے بعد موقع ملنے کے باوجود حرم شریف کی حاضری سے اپنے آپ کو محروم رکھنا سراسر جہالت ہے۔

مسئلہ: عورت اگر حالت حیض یا نفاس میں ہو اور مکہ مکرمہ سے واپسی کا وقت اسی حالت میں آجائے تو اس کے لئے طواف وداع کرنا واجب نہیں، البتہ مسجد کے دروازے پر آ کر دعا مانگے اور مکہ مکرمہ اور بیت اللہ کی جدائی پر آنسو بہاتے ہوئے مکہ مکرمہ سے واپس آئے۔

## چند ضروری مسائل

مسئلہ: بعض عورتیں حج یا عمرہ کے لئے بغیر محرم اور بغیر شوہر کے چل دیتی ہیں، اس طرح حج یا عمرہ کے لئے جانا ناجائز اور گناہ ہے۔

مسئلہ: جس عورت پر حج فرض ہو جائے لیکن ساتھ جانے کیلئے محرم نہ ملتا ہو تو حج کا ارادہ محرم ملنے تک مؤخر کر دے، بغیر محرم کے سفر نہ کرے، عمر بھر محرم نہ ملے تو حج بدل کی وصیت کرنا واجب ہے۔

مسئلہ: عدت والی عورت کیلئے ایام عدت میں حج کا سفر جائز نہیں۔

مسئلہ: عورتوں کے احرام کا لباس ان کے روزمرہ کے استعمال کا سادہ لباس ہے، موزوں اور دستانوں کا نہ پہننا بہتر ہے۔

مسئلہ: سر کا ڈھانکنا اور چہرے کا پردہ جس طرح عام حالات میں لازم ہے اسی طرح حالت احرام میں بھی لازم ہے، لیکن حالت احرام میں اس بات کا خیال رکھے کہ سر ڈھانچتے ہوئے یا پردہ کرتے ہوئے، کپڑا چہرے کو نہ

گئے۔

مسئلہ: وضو کرتے ہوئے سر کا مسح سر پر بندھے ہوئے کپڑے پر کرنے سے ادا نہیں ہوگا بلکہ کپڑا ہٹا کر بالوں پر مسح کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ: عورتیں تلبیہ بلند آواز سے نہ پڑھیں بلکہ آہستہ آواز میں پڑھیں۔

مسئلہ: اگر مردوں کا ہجوم زیادہ ہو تو بیت اللہ سے دور رہ کر طواف کریں، مردوں کے ساتھ مخلوط ہو کر طواف نہ کریں۔

مسئلہ: ایسے وقت میں طواف شروع کریں کہ نماز کی جماعت شروع ہونے سے اتنی دیر پہلے فارغ ہو جائیں کہ نماز کے لئے عورتوں کے مجمع میں پہنچ جائیں۔

مسئلہ: بعض خواتین کو ہر مہینے حیض نہیں آتا بلکہ دو تین ماہ بعد آتا ہے ایسی عورت اگر احرام باندھ کر عمرہ کے لئے چلی گئی اور خلاف عادت اسے خون آگیا اور پچھلے حیض اور اس خون آنے کے درمیان پندرہ دن یا اس سے زیادہ وقفہ ہو چکا ہے اور اس عورت نے ابھی تک عمرہ کا طواف نہیں کیا تو اب

اس کے لئے طواف کرنا جائز نہیں جب خون بند ہو جائے اور مکمل پاکی حاصل ہو جائے اس کے بعد طواف کرے اور عمرہ مکمل کر کے احرام سے حلال ہو اس وقت تک مذکورہ عورت احرام ہی میں رہے گی۔

مسئلہ: کسی عورت کی حیض کی عادت مثلاً چھ دن ہے اس کو مکہ مکرمہ پہنچنے ہی (عمرہ کا طواف کرنے سے پہلے) حیض شروع ہوا لیکن خلاف عادت تین یا چار دن کے بعد خون آنا بند ہو گیا تو اس عورت کے لئے چھ دن پورے ہونے سے پہلے طواف کرنا جائز نہیں، البتہ خون بند ہونے کے بعد غسل کر لے اور وقت پر نمازیں پڑھنے کا اہتمام کرے، جب عادت کے چھ دن گزر جائیں اس کے بعد غسل کر کے طواف کرے اور عمرہ کے افعال پورے کرے۔

مسئلہ: کسی عورت کی حیض کی عادت مثلاً آٹھ دن ہے ایک دن خون آ کر بند ہو گیا تو اس عورت کے لئے جائز نہیں کہ عادت کے آٹھ دن گزرنے سے پہلے طواف کرے، جب آٹھ دن پورے ہو جائیں تو غسل کر کے



طواف کرے اور عمرہ کے افعال پورے کرے۔

مسئلہ: دوران طواف حیض شروع ہو گیا تو فوراً طواف چھوڑ کر مسجد سے باہر آجائے پاک ہو جانے کے بعد اس طواف کو دوبارہ کر لے۔

مسئلہ: اگر عمرہ کا طواف مکمل کرنے کے بعد یا اکثر طواف کر لینے کے بعد حیض شروع ہو گیا تو اس عورت کے لئے جائز ہے کہ اسی حالت میں سعی کر لے، اب اگر طواف مکمل کر چکی ہے تو عمرہ کے افعال مکمل کر لے کے احرام سے حلال ہو جائے اور اگر طواف کے کچھ چکر باقی ہیں تو پاک ہونے کا انتظار کرے اور پاک ہونے کے بعد طواف مکمل کرے پھر باقی افعال (یعنی قصر) کر کے احرام سے حلال ہو جائے۔

مسئلہ: طواف زیارت اگر حیض یا نفاس کی حالت میں کیا اور اسے پاک ہونے کے بعد لوٹا یا نہیں تو ایک بدنہ واجب ہوتا ہے جبکہ طواف عمرہ میں مذکورہ صورت کی وجہ سے بدنہ کا ساتواں حصہ یا بکرا لازم آتا ہے۔

مسئلہ: طواف کے بعد مقام ابراہیم پر مردوں کا ہجوم ہو تو حرم میں کسی اور جگہ

طواف کی دو رکعت ادا کریں۔

مسئلہ: سعی کے دوران ہزستوں کے درمیان دوڑ نہ لگائیں، بلکہ درمیانی چال چلیں۔

مسئلہ: احرام سے فارغ ہونے کے وقت تمام سر یا چوتھائی سر کے بالوں کو انگلی کے ایک پورے کے برابر کاٹ لیں۔

مسئلہ: گھر سے روانگی کے وقت عورت اگر ایام سے ہو تو احرام کی نیت سے غسل کر لے، اس غسل سے پاکی حاصل نہ ہوگی اور اگر غسل نقصان دہ ہو تو وضو کر کے احرام کی نیت کر لے، احرام کے نفل نہ پڑھے، بلکہ قبلہ رو ہو کر صرف دعا مانگ لے۔

مسئلہ: احرام باندھنے کے بعد اگر ایام شروع ہو جائیں تو اس سے احرام ختم نہیں ہوتا لیکن اس حالت میں مسجد میں جانا اور طواف کرنا جائز نہیں، پاک ہو جانے کے بعد ارکان ادا کرے اور اس کے بعد سر کے بال کاٹ کر احرام سے حلال ہوگی۔

مسئلہ: اگر مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران ایام شروع ہو جائیں تو اس حالت میں مسجد میں نہ جائے اور اپنا وقت ذکر و دعا میں گزارے۔

مسئلہ: اگر ایام کی حالت میں ۸ ذی الحجہ آجائے تو اسی حالت میں حج کا احرام باندھے اور تلبیہ پڑھے اور منیٰ روانہ ہو جائے، منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں نمازیں نہ پڑھے، بلکہ تسبیح و تہلیل، ذکر و دعا میں مشغول رہے۔

مسئلہ: ۱۰ ذی الحجہ کو رمی، قربانی اور سر کے بال کاٹنے کے بعد بھی پاک نہ ہوگی ہو تو طواف زیارت کو مؤخر کرے، اگر اس عذر کی وجہ سے طواف زیارت اپنے مقررہ وقت سے مؤخر بھی ہو گیا تو دم لازم نہیں ہوگا، لیکن یہ بات یاد رہے کہ جب تک طواف زیارت ادا نہیں ہوگا، حج مکمل نہیں ہوگا اور اپنے شوہر کیلئے حلال بھی نہیں ہوگی اور نہ ہی طواف زیارت کا کوئی بدل ہے۔

مسئلہ: اگر دوران طواف ایام شروع ہو جائیں اور اس طواف کے بعد سعی بھی کرنی ہو تو طواف اور سعی دونوں ہی نہ کرے، بلکہ پاک ہونے کے

بعد کرے۔

مسئلہ: اگر طواف مکمل ہونے کے بعد ایام شروع ہو جائیں اور اس طواف کے بعد سعی کرنی ہو تو اب سعی کر لے، کیونکہ سعی کیلئے پاک ہونا ضروری نہیں اور سعی کی جگہ مسجد کا حصہ نہیں۔

مسئلہ: اگر ایام کی وجہ سے طواف زیارت نہیں کیا اور واپسی کا وقت آ گیا تو اپنی واپسی مؤخر کر دے، کیونکہ طواف زیارت کا کوئی بدل نہیں اور طواف زیارت کے بغیر حج مکمل نہیں ہوتا۔

مسئلہ: اگر ایام کی وجہ سے طواف وداع نہیں کیا اور واپسی کا وقت آ گیا تو طواف وداع کا چھوڑ دینا اس عذر کی وجہ سے جائز ہے اور اس عذر کی وجہ سے دم بھی لازم نہ ہوگا۔

مسئلہ: عورتوں کے لئے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے۔

مسئلہ: گھر سے روانگی کے وقت عورت اگر ایام سے ہو، تو اس کا سفر شمار نہیں ہوگا مثال کے طور پر ایک عورت کراچی سے ایام کی حالت میں مکہ مکرمہ

روانہ ہوئی تو یہ عورت مسافر شمار نہیں ہوگی مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد پاک ہو جانے کی صورت میں بھی یہ عورت مکہ مکرمہ میں مقیمہ ہی شمار ہوگی اور اپنی نمازیں پوری ادا کرے گی البتہ اڑتالیس ۳۸ میل تقریباً اٹھتر ۸ کلو میٹر کے سفر کی نیت سے مکہ مکرمہ کی حدود سے نکلے ہی اس عورت پر مسافروں والے احکام لاگو ہو جائیں گے۔

### مسائل تمتع

مسئلہ: تمتع (حج تمتع کرنے والی عورت) پر دم شکر ادا کرنا واجب ہے، ۱۰ اذی الحجہ کو جمرہ عقبی کی رمی کرنے کے بعد دم شکر کا جانور ذبح کرے گی۔

مسئلہ: تمتع ۸ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھے، حدود حرم میں جہاں سے چاہے احرام باندھ سکتی ہے، مسجد حرام اور مسجد حرام میں حطیم میں باندھنا افضل ہے۔

—

مسئلہ: تمتع اگر آٹھویں تاریخ کو احرام باندھ کر حج کی سعی پہلے ہی سے کرنا

چاہے تو ایک نفلی طواف کرنے کے بعد سعی کرے حج کی سعی ادا ہو جائے گی۔  
 مسئلہ: اگر کسی نے حج کے مہینوں (یکم شوال تا ۱۰ ذی الحجہ) میں عمرہ کیا اور اپنے  
 اصلی وطن (گھر) واپس نہ آئی تو اب ایسی عورت حج تمتع ہی کر سکتی ہے  
 ، حج افراد یا قرآن نہیں کر سکتی ، لہذا وہ عورتیں جو عمرہ کرنے کے بعد مدینہ  
 منورہ چلی جاتی ہیں ، مدینہ منورہ سے واپسی پر ان کا حج تمتع ہی کہلائے گا  
 چاہے وہ مدینہ منورہ سے واپسی پر عمرے کا احرام باندھ کر آئیں یا  
 صرف حج کا۔

مسئلہ: حج تمتع کرنے والی عورت کیلئے عمرے کے بعد یا ام حج سے پہلے بھائے  
 عمرے کے طواف کرنا افضل ہے۔

## نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

(از سعید ہارون)

محمد ﷺ محمد ﷺ محمد ﷺ محمد ﷺ محمد ﷺ محمد ﷺ محمد ﷺ محمد ﷺ محمد ﷺ محمد ﷺ

ہے کتنا پیارا یہ نام محمد ﷺ

لیوں نے لئے ایک دو جے کے بوسے

لیا جب کسی نے بھی نام محمد ﷺ

یس ﷺ اٹھ ﷺ منزل ﷺ مدثر ﷺ

ہے اعلیٰ و ارفع مقام محمد ﷺ

عرش پر ہیں احمد فرش پر محمد ﷺ

ہے سب سے ہی بالا مقام محمد ﷺ

بڑھا اس سے آگے تو جل جاؤں گا میں

کہا جبریل نے اے پیارے محمد ﷺ

خود سے آگے بڑھے پہنچے قصر دنا کو  
 رب سے باتیں کریں میرے پیارے محمد مصطفیٰ ﷺ  
 روز محشر چھپا لینا دامن میں مجھ کو  
 اور دے دینا مجھ کو پناہ محمد مصطفیٰ ﷺ  
 سعدان کی ثناء کا کہاں حوصلہ ہے  
 کیسے کر پاؤں گا میں ثناء محمد مصطفیٰ ﷺ  
 دوستوں کی ہے خواہش نعت ان کی لکھوں میں  
 جن کا مدح سرا خود ہے رب محمد مصطفیٰ ﷺ



## مدینہ منورہ کا سفر

(السیّد رضی الدین احمد غفری صاحب نور اللہ مرقدہ)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّغْنَيْنِ الْجُودِ وَالْكَرَمِ  
مَنْبِجِ الْجَلَمِ وَالْحِكْمِ وَعَلَىٰ اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَبَارِكْ  
وَسَلِّمْ

دوستو! آؤ ہم بھی مدینہ چلیں      لوٹے رحمتوں کے خزینے چلیں  
اُن کی ہر بات پر، اُن کی ہر بات میں      چلو مرنے چلیں، چلو جینے چلیں  
اور کسی نے کیا خوب کہا ہے:

با خدا دیوانہ باش و با محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوشیار

ہے کوئی اللہ کا بندہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ادا کر سکے

اس دنیا میں جو بھی پیدا ہوتا ہے، پیدائش کے وقت کم و بیش سات آٹھ  
پونڈ تو وزن ضرور ہوتا ہوگا، اللہ اکبر! آٹھ پونڈ کیا کسی کو اب بھی یقین نہیں آئے گا

کہ ہماری محترمہ والدہ صاحبہ نے ہمارے لئے کتنی تکلیفیں اٹھائی ہوں گی، پھر تمام عمر اسی طرح ہماری پرورش اور دیکھ بھال میں کیسا کچھ غم اور مصیبتیں نہ برداشت کی ہوں گی، سچ بتائیے.....! ہے کوئی مائی کا لعل جو اپنی ماں کا حق ادا کر سکے؟ نہیں، ہرگز نہیں۔

اسی نکتہ پر ذرا سنجیدگی سے غور کر کے بتائیے، ہے کوئی اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا لاڈلا جو سرکارِ دو عالم، فخرِ موجودات، رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ادا کر سکے؟ کون انکار کر سکتا ہے کہ ارب، ہزار، بے شمار ماؤں سے بڑھ کر ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے، کتنی تکلیفیں برداشت کی ہیں اور ہم کو پروان چڑھایا، اب ہمارا نصیب جاکا ہے اور ہم سب کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں روضۂ اطہر پر حاضری کے لئے بلایا جا رہا ہے اور ہم اپنی ان جیتی جاگتی آنکھوں کے سامنے اپنے اس گوشت پوست کے ساتھ باعثِ حقانیت کائنات محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی آغوشِ شفقت میں پہنچ رہے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسی کیسی تکالیف امت کے لئے جھیلی ہیں کہ اللہ کی پناہ! ہائے ہائے، تکلیف! ایسی ویسی تکلیف جھیلی ہے کہ خدا کی پناہ! ایک دو سال نہیں، شروع سے آخری سانس تک، کبھی اونٹ کی اوجھڑی ڈال دی مئی جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت نماز میں حطیم کے اندر تھے، کبھی راستے میں کانٹے بچھائے جاتے تھے، طائف میں پتھر مارے، قدم مبارک کو اتنا لہو لہان کر دیا کہ نعلین مبارک سے قدم مبارک کو نکالنا مشکل ہو گیا تھا، احد میں دعدان مبارک شہید کئے گئے، کفار مکہ نے تین سال تک ہر طرح سے مقاطعہ (بائی کاٹ) کر رکھا تھا، پیٹ پر پتھر باندھے، دنیا سے پردہ فرماتے وقت گھر میں چراغ جلانے کے لئے تیل تک نہ تھا، یہ سب کیوں اور کس کے لئے برداشت فرمایا، صرف اور صرف ہمارے لئے اپنی امت کے لئے۔

کیا یہ سب کسی اور کے لئے تھا..... نہیں ہرگز نہیں اور آج امت کیا صلہ دے رہی ہے آپ کو، ہم کو اور سب کو معلوم ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رحمۃ للعالمین ہیں۔  
 دیکھئے اور سمجھئے.....! روضۂ اطہر پر پہنچنے سے قبل سنی سنائی رکھی بے سند  
 بحث مباحثہ سے اپنے آپ کو بچائیے گا، خدا خواستہ بے حرمتی یا بے ادبی کا  
 ارتکاب نہ ہو جائے۔

باخدا دیوانہ باش و با محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوشیار  
 عقائد کو شریعت کے مطابق صحیح حج پر رکھئے گا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ  
 وسلم کی حیات طیبہ کی بحث میں نہ پڑیے گا، کم از کم ہمارا علم تحقیقی نہیں ہے، بلکہ  
 تقلیدی ہے، یہ علماء جانیں جن کا یہ کام ہے، ہم تو صرف اتنا جانتے ہیں خالق  
 خالق ہے، مخلوق، مخلوق ہے، خالق مخلوق نہیں ہو سکتا اور مخلوق، خالق نہیں بن  
 سکتی، بس اللہ اللہ خیر سلا۔

چودہ سو سال سے تواتر کے ساتھ مشاہدات اور تجربات شاہدِ عدل ہیں  
 اور احادیث موجود ہے کہ مواجہہ شریف پر پہنچ کر جو بھی سلام پیش کرتا ہے،  
 حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس اس سلام کی سماعت فرماتے ہیں اور

جواب بھی عطا فرماتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ جس نے روضہ اقدس پر پہنچ کر زیارت کی، اس نے گویا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں زیارت کی، یہ بھی قول فیصل ہے کہ جس نے خواب میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اس نے واقعی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی زیارت کی کیونکہ شیطان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں ظاہر ہی نہیں ہو سکتا، یہ حقائق ہیں، اس کے خلاف بحث میں نہ پڑیں، تو بہتر ہے۔

بچپن سے جودل میں آرزو و حسرت کروٹ لیتی اور بے چین رکھتی تھی اور گز گڑا کر دعا مانگا کرتے تھے،

میرے مولا بلا لوم دینے مجھے غم اہجر تو دے گا نہ چینی مجھے

اب اس کی مقبولیت کا وقت آ گیا ہے، جیسے جیسے مدینہ منورہ کی بستی، کھجور کے درخت، عمارتیں نظر آتی جائیں، درود شریف اور سلام بادل بے قرار، چشم پر نم پڑھنے میں کثرت سے اضافہ کرتے جائیں، ایک مسافر درود و سلام پڑھتا

جاتا تھا اور مزے لے لے کر یہ شعر گنگنا تا جاتا تھا۔

”اے دل سنبھل اپ مت بھل تخمِ قہم کے چل، آنکھوں کے بل

مدینہ منورہ کی ایمان پر در فضا اور اس کے مقامات کی عظمت اور گرد و نواح کی محبت اور علو شان کا خوب دھیان رکھئے، کیونکہ یہ مقامات، وحی الہی کے نزول کے ذریعہ آباد ہوئے ہیں، یہاں پر جبرئیل علیہ السلام بار بار آیا کرتے تھے اور حضرت میکائیل اور قہام منتخب فرشتے بھی حاضری دیا کرتے تھے اور مدینہ منورہ کی تربت (مٹی) سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے معطر ہے اور یہاں سے اللہ کا دین اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں پھیلی ہیں، غرضیکہ یہاں بڑی فضیلتوں کے مقامات ہیں اور خیر اور معجزات اور دلائل نبوت کے مشاہد ہیں لہذا ہم سب کو چاہئے کہ اس کی اہمیت کو تعظیم و تکریم سے حرز جاں بنائیں اور اس کی محبت و عظمت سے دل کو سرشار کر لیں۔

گویا کہ ہم سب حقیقتاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو رہے ہیں اور مشاہدہ کر رہے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے

سلام کو سن رہے ہیں، لہذا ہم سب کو چاہئے کہ لڑائی، جھگڑا، بد اخلاقی اور نامناسب قول و فعل سے پرہیز کریں۔

جس منزل سے گزریں اور معلوم ہو جائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ قیام فرمایا تھا، وہاں اگر موقعہ ہو تو اتر کر نماز ادا کریں اور درود و سلام پڑھیں، اس سے محبت اور شوق و ولولہ میں اضافہ ہوگا۔

اس بات کا بھی دھیان رکھئے، کہ چھوٹی سے چھوٹی عثت بھی جہاں تک ممکن ہو سکے، چھوٹنے نہ پائے، یاد رکھئے.....! ایک عثت کو زندہ کرنے کا ثواب سو شہیدوں کے برابر بتلایا گیا ہے۔

مدینہ منورہ میں قیام گاہ پر پہنچ کر سامان کو ترتیب سے رکھیں، ساتھیوں کی ضروریات اور عادات اور تقاضوں کا خیال رکھتے ہوئے ہمدردی اور ایثار کو عمل میں لائیں، غسل اور صفائی مکمل کریں اور اچھے سے اچھا لباس زیب تن کریں، داڑھی اور بالوں میں کنگھا کریں، خوب سنواریں، خوشبو لگائیں، سرمہ لگائیں جیسا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ

کے مصداق اپنے کو سادگی سے آراستہ اور مزین کریں (لیکن تعیش اور دکھاوے کے جذبہ سے نہ ہو)، باہر نکل کر پہلے کچھ صدقہ کریں، آہستہ آہستہ، خراماں خراماں، وقار کے ساتھ ڈرے، سچے کہ کہیں کوئی بے ادبی یا گستاخی نہ ہو جائے، قدم اٹھاتے ہوئے مسجد نبوی (حرم شریف) تک آئیں، اگر آسانی ہو تو افضل یہی ہے کہ باب جبرئیل سے مسجد میں داخل ہوا جائے اور داہنا قدم اندر رکھتے ہوئے

بِسْمِ اللَّهِ وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ  
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ الْاَبْوَابَ رَحْمَتِكَ  
تَوَيْتُ سُلَّةَ الْاِغْتِكَافِ

یہاں سے بھی اگر سہولت سے ہو سکے، تو سیدھے ریاض الجنۃ پہنچ کر محراب میں یا اس کے سامنے، یا جہاں بھی آسانی سے ہو سکے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھئے، اگر جگہ نہ مل سکے تو خبردار ہرگز گردنوں کو پھلانگتے ہوئے آگے



بڑھنے کی کوشش نہ کیجئے گا جہاں جگہ مل جائے وہیں پڑھ لیجئے، تہیۃ المسجد پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے۔

نماز سے فارغ ہو کر ایک مرتبہ پھر اپنے آپ کو اچھی طرح معنویز لیجئے، غفلت و سستی سے بیدار ہو جائیے، جوش کی جگہ ہوش و حواس درست کر لیجئے، نیت صحیح کر لیجئے، خوب دھیان سے غور کیجئے، سوچئے تو سکی یہ کس کا دربار ہے؟ محبوب رب العالمین کا، گناہ گاروں کی شفاعت کرنے والی ہستی کا، رحمۃ للعالمین کا اور یہ ان کا دربار ہے جن کے لئے ساری کائنات پیدا کی گئی، جن کے اشارے سے چاند کے ٹکڑے ہو گئے، جو معراج میں سدرۃ المنتہی تک اور قاب قوسین بلکہ اس سے کم فاصلہ کے بقدر پہنچے کہ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ میں اگر اس سے آگے گیا تو میرے پر جل کر خاک ہو جائیں گے، ایسا دربار جہاں مقرب و منتخب فرشتے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام و حضرت میکائیل علیہ السلام، سلام کو آتے ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دو آدمیوں کو پکڑ بلوایا، جو

مسجد نبوی میں تیز آواز سے بول رہے تھے، ان سے پوچھا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو، انہوں نے عرض کیا کہ ہم طائف کے رہنے والے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ نے فرمایا کہ اگر تم اس شہر (یعنی مدینہ) کے رہنے والے ہو تو تمہیں مزہ چکھانا۔

اور دیکھئے.....! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب کہیں قریب سے کیل یا میخ وغیرہ کے ٹھوکنے کی آواز سُنیں، تو آدی بھیج کر ان کو روکتیں کہ زور سے نہ ٹھوکیں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف کا لحاظ رکھیں، اسی طرح حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے مکان کے کواڑ بنوانے کی ضرورت پیش آئی تو بنانے والے کو فرمایا کہ شہر کے باہر بقیع میں بنا کر لائیں، ان کے بنانے کی آواز حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ پہنچے۔

ذرا غور تو فرمائیے! اتنی آواز اور شور بھی گوارہ نہ تھا، اب آپ ہی دیکھیں گے کہ بعض لوگ اپنے لالہ بالی پن اور صحیح حقیقت حال سے ناواقفیت کی وجہ سے جوش میں آکر کس قدر بلند آواز اور تیز آواز سے صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں کہ کان

پڑی آواز سنائی نہیں دیتی، اب آپ ہی بتائیں کہ اسے بے ادبی نہ کہیں تو پھر کیا کہا جائے، بہر حال یہ تو تسلیم کرنا پڑھے گا کہ بے شک ایسے لوگ تو عبادت محبت اور خلوص سمجھ کر ہی کرتے ہیں۔

دراصل حاضری کے وقت اور سلام پیش کرنے کے وقت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادب و احترام اور تعظیم اور بزرگی کا وہی معاملہ ہونا چاہئے جو زندگی میں تھا اس لئے کہ خود رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی اس کو وہی برکت ملے گی جیسے میری زندگی میں زیارت کی۔

کچھ بتائیے، کیا آپ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات قدسی میں اس طرح کا منظر پیش کرتے جیسا کہ اب ہو رہا ہے، ہرگز نہیں۔

آخر لوگ اس بات کو کیوں بھول جاتے ہیں، کہ حق سبحانہ و تقدس نے قرآن پاک ہی میں سورۃ الحجرات میں خصوصیت سے اس طرف توجہ فرمائی ہے، ارشاد والا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ

النَّبِيِّ ط

اے ایمان والو! تم اپنی آوازیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اونچی نہ کرو اور نہ ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے زور سے گفتگو کرو، جیسا کہ تم آپس میں کرتے ہو۔

اب ایک دوسرے کو دھکے دے کر آگے بڑھنا اور منہ کے سامنے دیوار کی طرح آکر کھڑے ہو جانا کہ سانس لینا دو بھر ہو جائے، یہ تو اور بھی برا ہے اور یہ کونسا اعلیٰ عقیدت اور محبت ہے؟ لہذا یہ نہایت اہم اور ضروری بات ہے کہ سلام پڑھتے وقت شور و شغب ہرگز نہ کریں، نہ زور سے چلائیں، بلکہ متوسط آواز سے پڑھیں، مواجہہ شریف پر پہنچ کر سرہانے کی طرف جالی مبارک میں تین جھروکے آپ کو نظر آئیں گے بس انہیں جھروکوں سے اندر کی طرف حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مبارک قبروں کا سامنا ہوتا ہے، ان جالیوں کی دیوار سے تین چار

ہاتھ کے فاصلہ پر کھڑا ہونا چاہیے، یا جہاں جگہ مل جائے، زیادہ قریب نہ ہوں کہ ادب کے خلاف ہے، آنکھیں پر غم ہوں، دل و فور محبت و عظمت میں دھڑک رہا ہوں، نگاہیں نیچی ہوں، ادھر ادھر دیکھنا، اندر جھانکنا، اس وقت سخت بے ادبی ہے، پاؤں ساکن اور باوقار رکھیے اور یہ تصور کیجئے کہ چہرہ انور اس وقت میرے سامنے ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو میری حاضری کی اطلاع ہے، کھٹکھٹکیاں بندھ جاتی ہیں، پچکیاں مچلنے لگتی ہیں، آواز رندہ جاتی ہے، ادھر سے شفقت اور رحمت کی لہریں اٹھتی ہیں اور اپنے اُمّتی کے دلوں پر سکون و طمانیت کی پھوار پڑنے لگتی ہیں۔

اے حسن ازل اپنی اداؤں کے مزے لے

ہے سامنے آئینہ حیرانِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

عام طور پر طوطے کی طرح رٹے ہوئے الفاظ دہرانے سے بہتر ہے، کہ

ذوق و شوق سے صرف ”اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ“

پڑھتا رہے، بعض بزرگوں سے سنا ہے کہ جس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

کے روضہ اطہر کے پاس کھڑے ہو کر اِنَّ اللہَ وَمَلَائِکَتَهُ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ لَا یَاۡئِیْهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ ملاوت کی اور ستر مرتبہ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ کہا تو ایک فرشتہ عبادتِ خدا ہے، کہ اس کی حاجت ضرور پوری ہوگی۔

ستر مرتبہ کی خصوصیت اس لئے ہے کہ عدد کو قبولیت میں دخل ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما صرف اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللہِ وَبَرَکَاتُہُ پر اکتفاء کرتے تھے، بعض حضرات طویل سلام پڑھنا پسند کرتے ہیں، سب ٹھیک ہے، مگر ادب اور عجز کے کلمات ہوں، مناسب سمجھیں تو حسب ذیل سلام بھی پڑھ لیا کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیِّ اللہِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَۃَ اللہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللہِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا

سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ رَبِّ الْعَالَمِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
 يَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمُجَبَّلِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَشِيرَ السَّلَامِ  
 عَلَيْكَ يَا نَذِيرَ السَّلَامِ عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِينَ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى أَرْوَاحِكَ الطَّاهِرَاتِ أُمَّهَاتِ  
 الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى أَصْحَابِكَ أَجْمَعِينَ  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَسَائِرِ  
 عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ جَزَاكَ اللَّهُ تَعَالَى عَنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 أَفْضَلَ مَا جَزَى نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهِ وَرَسُولًا عَنْ أُمَّتِهِ وَصَلَّى  
 عَلَيْكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الدُّارُونَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ  
 الْغَافِلُونَ وَصَلَّى عَلَيْكَ فِي الْأَوَّلِينَ وَصَلَّى عَلَيْكَ فِي الْآخِرِينَ

أَفْضَلُ وَأَكْمَلُ وَأَكْطَيْبُ مَا صَلَّيَ عَلَى أَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِينَ

أَجْمَعِينَ كَمَا اسْتَفْتَدْنَا بِكَ مِنَ الضَّلَالَةِ وَتَصَرَّنَا بِكَ مِنَ

الْعَمَى وَالْجَهَالَةِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ عَبْدُهُ

وَرَسُولُهُ وَخَيْرُهُ مِنْ خَلْقِهِ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ بَلَغْتَ الرِّسَالَهَ

وَأَدَّيْتَ الْأَمَانَةَ وَنَصَّعْتَ الْأُمَّةَ وَجَاهَدْتَ فِي اللَّهِ حَقَّ

جِهَادِهِ اللَّهُمَّ آتِهِ بِهَايَةِ مَا يَنْتَبِغِي أَنْ يَأْمَلَهُ الْأُمَلُونَ

یادر رکھئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر پر جا کر، آپ پر سلام پیش کرنا درود شریف پڑھنے سے بہتر ہے، اپنا سلام پڑھنے کے بعد ان حضرات کا سلام پہنچائیں جنہوں نے آپ کے ذریعہ سے سلام کہا ہوا اور اللہ جل شانہ سے دعا کیجئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت کی درخواست کیجئے، اس کے بعد تقریباً ایک ہاتھ دائیں طرف ہٹ کر حضرت ابو بکر صدیق



رضی اللہ عنہ پر سلام پڑھئے، پھر تقریباً ایک ہاتھ دائیں طرف ہٹ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر سلام پڑھئے، اس کے بعد پھر پہلی جگہ یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آجائیے اور اللہ جل شانہ سے خوب دعائیں مانگئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی دعا مانگئے اور حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ دونوں کے لئے خوب دعائیں کیجئے کہ تمام امت ان کا حق ادا نہیں کر سکتی، جیسا کہ ان حضرات نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت اور رفاقت کا حق ادا کیا ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اللہ جل شانہ کی خوب حمد و ثناء کریں، یہاں کی حاضری کا اور اس کی تمام نعمتوں کا شکر ادا کریں، پھر عاجزانہ، ذوق و شوق سے درود شریف پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے، اپنے لئے، اپنے والدین کے لئے، اپنے مشائخ کے لئے، اپنے اہل و عیال کے لئے، اپنے عزیز و اقارب کے لئے، اپنے دوستوں اور ملنے والوں کے لئے، سعد عبدالرزاق اور اس کے گھر والوں کے لئے اور ان لوگوں کے لئے جنہوں نے دعا کی درخواست کی ہو اور تمام مسلمانوں کے لئے، زندوں کے لئے بھی، مردوں کے لئے بھی، خوب

دعائیں مانگئے اور اپنی ان دعاؤں کو آئین پر ختم کیجئے۔

اس کے بعد ریاض الجدة میں جتنے ستون ہیں، مثلاً استوانہ ابولبابہ، استوانہ وفود، استوانہ عائشہ، استوانہ حنانہ، محراب و منبر پر درود شریف اور نوافل کا اہتمام رکھئے اور خوب دعائیں مانگئے۔

اس بات کا اچھی طرح خیال رکھئے گا، کہ کسی کے ساتھ دھکم پیل نہ ہو، جگہ گھیر کر نہ بیٹھ جائیں، دوسروں کو بھی موقع دیں اور اس کا بھی خیال رکھیں کہ دیواروں اور جالیوں پر عطر نہ لٹھیں اور گندگی نہ پھیلائیں، دیواروں کو بوسہ نہ دیں، یہ سب باتیں بڑی بے ادبی اور گستاخی کی ہیں، اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہے، اس کے آگے آ کر اپنی نماز کی نیت باندھ لی، اس کو کہنی مار کر کھسکا دیا، وہ سجدہ میں گیا تو اس پر سے پھاندتے ہوئے نکل گئے یا جا گرے، یہ سب بہت معیوب حرکتیں ہیں، کچھ کھج حرم شریف بھرا ہوا ہے کہیں حل دھرنے کی جگہ نہیں گردن پھلا جتے ہوئے آگے نہ بڑھیں جہاں جگہ مل جائے وہی بہتر ہے، عرب حضرات خوشبو کے بہت ہی دلدادہ ہیں ان کو

عطر دیجئے یا لگا دیجئے آپ کے لئے جگہ حاضر ملے گی ان شاء اللہ تعالیٰ۔  
 حج کے موقعہ پر لاکھوں کا مجمع ہے اگر سب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے اس دعوت والے کام اور مشن کو پورا کرنے کا عزم کر لیں تو اسی مجمع سے کتنی  
 جماعتیں اور افراد چار دانگ عالم میں پھیل سکتے ہیں اور دین و ایمان کی دعوت  
 کو گھر گھر، قریہ قریہ پہنچا سکتے ہیں اور اب تو اس دعوت و تبلیغ کے بغیر چارہ کار  
 نہیں جس بات کا چرچہ کیا جاتا ہے وہ بات رواج اور عمل میں آجاتی ہے آپ  
 ذرا کر کے تو دیکھیں۔

لیجئے زہے نصیب اب وہ ساعت بھی آگئی محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم  
 سے کہ ہم اور آپ مواجہہ شریف پر کھڑے ہیں اور دیکھئے، یہ آپ کے سامنے  
 محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار کی جالیاں ہیں، باادب باوقار۔  
 خبردار..... آواز اونچی نہ ہونے پائے کہ کہیں بے ادبی نہ ہو جائے، مگر  
 یہ کہ رقت اور گرمی طاری ہو جائے تو ہوش و حواس کو قابو میں رکھئے، نامعلوم آپ  
 سے زیادہ کتنے اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب آپ کے

درمیان کھڑے ہوں اور آپ کے شور و غل سے ان کی یکسوئی میں خلل پیدا ہو رہا ہو اور ناگواری کا سبب بنے، آپ بھی مؤدبانہ اور عاجزانہ، سر جھکائے سلام پیش کیجئے، جیسے بچھڑا ہوا بچہ ماں کی گود میں چل جاتا ہے، اگر وقت ہو تو سکون کے ساتھ ذرا ٹھہر جائیے پھر توجہ کے ساتھ دل کے کان سے دھیان دے کر سنے آپ کے سلام اور اس گریہ کا کیا جواب ملتا ہے؟

جواب ملے گا یقیناً ملے گا اور دل ہی سے ملے گا اگر محبت اور غلامی کا کچھ حق ادا کیا ہوگا تو کیا عجب یہ ظاہری کان بھی عن لیس، کیونکہ جتنی قوی محبت ہوتی ہے اتنا ہی قوی تصور قائم ہوتا ہے پھر ایسے تصور کا متشکل ہو جانا بھی ممکن ہو جاتا ہے ممکن کے یہ معنی نہیں کہ وقوع پذیر بھی ہو جائے کسی کو ہو جاتا ہے، سب کو نہیں ہوتا۔

سلام کے جواب میں آپ سے یہ بھی سوال کیا جاسکتا ہے کہ میرے پیارے اُمّی ابو کام ہم نے تمہارے لئے کیا ہمارے صحابہ نے کیا یعنی دین کی دعوت کا کام، تم بھی وہ کام کتنا کر کے ہمارے پاس آئے ہو، ذرا دیر کے لئے

پھر غور سے سوچئے، اگر آپ دین کی دعوت کا کام کر رہے ہیں تو بات کھل جائے گی اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس سے کتنا خوش ہوں گے، آپ اس کا اندازہ نہیں لگا سکتے اور بالفرض والحال اگر دین کی اشاعت کا کام نہیں کیا ہے تو اب پکا ارادہ کر لیجئے کہ وہاپس جا کر بقیہ تمام عمر یہ کام بھی کریں گے اور ضرور کریں گے..... ان شاء اللہ تعالیٰ۔

یاد رکھیے دعا اور دعوت کا مادہ (اصل) عربی قاعدہ کے مطابق ایک ہی ہے، یعنی دعا اور دعوت لازم و ملزوم ہیں، دعوت کا کام چھوڑ دینے ہی کی وجہ سے آج امت میں زوال و کسبت ہے اور پسپائی ہمارا مقدر بن گئی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار رسالت میں پہنچ کر بھی اگر یہ احساس نہ ہوا تو کب اور کہاں ہوگا، اس کا فیصلہ اسی مقام پر کر کے جائیے گا، کیونکہ یہ بات یہیں ختم نہیں ہو جائے گی بلکہ آپ کا نامہ اعمال ہر پیر اور جمعرات کو پیش ہوتا ہے اور ہوتا رہے گا جیسا کہ حدیث پاک میں وارد ہوا ہے۔

آپ کی دعوت کی محنت کے بقدر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو راحت یا

تکلیف پہنچتی رہے گی۔

یوں توج اور حرمین شریفین کا تمام سفر ادب و احترام اور تقدس و طہارت کا متقاضی ہے لیکن دربار حبیب رب العالمین، باعث وجود کائنات، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچ کر بہت ہی اہتمام اور خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔

دیکھئے میرے عزیز بھائیو اور بہنو.....! یہ کھیل نہیں، ہنسی نہیں، یہ دربار نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، یہاں اُوپچی آواز نہ نکالیں، یہاں تو پیشاب پاخانہ کرنا بھی سوء ادب ہے، چپہ چپہ پر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پڑے ہوں گے اور فرشتے قطار اندر قطار اپنے پر بچھائے ہوئے ہوتے ہیں، ہر وقت یہ دھیان رہے کہ کسی کی فیبت نہ ہو، کسی کی تحفیف نہ ہو، کسی کی دل آزاری نہ ہو جائے، ٹوٹو میں میں نہ ہو، کوئی تکرار اور اکڑ مکڑ نہ ہونے پائے، یہاں کے لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوسی ہیں اہل مدینہ ہیں اُن کے اکرام اور اعزاز میں کمی نہ آنے پائے، خرید و فروخت میں بھی یہ خیال رکھیے کہ

میری طرف سے یہاں کے لوگوں کو جتنا زیادہ سے زیادہ نفع اور خوشی پہنچ جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی اور رضا کا سبب بنے گا، اُن کی خدمت ان کو ہدیہ دینا آپ کا اور ہمارا فرض ہے، یاد رکھئے..... کہ دینے والا کوئی اور ہے وہ دلواتا ہے اور ہم دیتے ہیں اس کو دوسرے الفاظ میں توفیق کہتے ہیں اور کون ہے جو توفیق کا آرزو مند نہیں۔

جھولیاں سب کی بھرتی جاتی ہیں

دینے والا نظر نہیں آتا

جب تک قیام کی منظوری ہو بار بار خدمت اقدس میں کھڑے، بیٹھے، مواجہہ شریف پر، قدم مبارک کی طرف، اصحاب صفہ کی طرف، ریاض الجنتہ میں، ستونوں کے قریب، روضہ مبارک کی چوکھٹ پر، محراب میں اور محراب کے سامنے، ہر جگہ زانوئے ادب تہہ کئے جوش سے زیادہ ہوش سے صلوٰۃ و سلام، تلاوت، نوافل میں اور گشت و تعلیم میں ہمہ تن مصروف رہیں اور جب رخصت کا وقت آئے تو انہیں خیالات اور عزائم کے ساتھ، باصد ہزاراں

حسرت و غم آنسوؤں سے تھلکتے ہوئے آنکھوں کے کٹورے ہوں اور دل میں  
جدائی کے زخم اس طرح ہنس رہے ہوں جس طرح سلگتے ہوئے کوئلے پر  
چنگاری ہنستی ہوئی دکھائی دیتی ہے، جی ہاں زخم ہنتے ہیں اس وجہ سے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انوارات و تجلیات اور یاد اور صلوٰۃ و سلام ہمارے  
ساتھ کئے جا رہے ہیں بطور عطیات اور خلعت کے، سارا وجود سسکیاں لے رہا  
ہو چکیاں بندھی ہوں بار بار حاضری کی درخواست ہو اور مواجہہ شریف پر آ کر  
کھڑے ہو جائیے اور رخصت طلب کیجئے اور زبان پر

اَلْوَدَاعُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اَلْفِرَاقُ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

کی رٹ لگی ہو اور ایسی حالت میں باہر آ جائیے۔

نکل جائے وہ حسرت ہے جو رہ جائے وہ ارمان ہے



## احکام سفر

- شریعت کی نظر میں جو مسلمان عورت اڑتالیس ۳۸ میل (تقریباً انھتر ۸۷ کلومیٹر) کے سفر کا ارادہ کر کے اپنے گھر سے روانہ ہو، اسے مسافرہ کہتے ہیں، ایسی عورت پر شہر کی حدود سے باہر نکلتے ہی، ظہر، عصر اور عشاء کی نماز بجائے چار فرض کے دو فرض ہو جاتی ہے، اسے قصر کہتے ہیں۔
- فجر، مغرب اور وتر میں کوئی کمی نہیں ہوتی جس طرح عام حالات میں پڑھی جاتی ہیں سفر میں بھی اسی طرح پڑھی جائیں گی۔
- اگر کوئی مسافرہ کسی مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے گی تو اسے پوری نماز ادا کرنا لازم ہوگا۔
- اگر مسافرہ، مقیم امام کے پیچھے نماز نہ پڑھ رہی ہو تو اسے ہر حال میں قصر نماز ہی پڑھنا ہوگی، اگر پوری نماز پڑھ لی تو گناہ گار بھی ہوگی اور اگر پوری نماز پڑھنے کی صورت میں سجدہ سہو نہ کیا تو نماز دوبارہ پڑھنی

ہوگی۔

۵ مسافرہ اپنے شہر سے نکلنے کے بعد اگر کسی جگہ قیام کا ارادہ کرے، اگر اس نے وہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کا ارادہ کیا تو یہ مسافرہ اب وہاں مقیمہ ہو جائے گی اور اب اسے پوری نماز پڑھنا ہوگی، لہذا اگر کوئی عورت مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ جا کر پندرہ دن یا اس سے زیادہ کی نیت کرے گی تو اسے وہاں پوری نماز پڑھنا ہوگی۔

۶ گھر سے روانگی کے وقت عورت اگر ایام سے ہو تو اس کا سفر شمار نہیں ہوگا مثال کے طور پر ایک عورت کراچی سے ایام کی حالت میں مکہ مکرمہ روانہ ہوئی تو یہ عورت مسافر شمار نہیں ہوگی، مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد پاک ہو جانے کی صورت میں بھی یہ عورت مکہ مکرمہ میں مقیمہ ہی شمار ہوگی اور اپنی نمازیں پوری ادا کرے گی البتہ اثنا تالیس ۳۸ میل تقریباً اٹھتر ۷ کلو میٹر کے سفر کی نیت سے مکہ مکرمہ کی حدود سے نکلنے ہی اس پر مسافروں والے احکام لاگو ہو جائیں گے۔

### عورتیں اور باجماعت نماز

عورتوں کے لئے مسجد میں جا کر باجماعت نماز پڑھنے سے بہتر اور افضل یہ ہے کہ وہ اپنے گھروں میں نماز پڑھا کریں، عام طور پر عورتیں گھروں ہی میں نماز کا اہتمام کرتی ہیں لیکن حرمین شریفین میں حاضری کے موقع پر بسا اوقات نمازیں باجماعت پڑھنے کی نوبت آ جاتی ہے اور چونکہ عورتیں جماعت کی نماز کے مسائل اور جماعت میں شامل ہونے کے طریقہ سے عام طور پر ناواقف ہوتی ہیں اس لئے بعض اوقات ان سے بڑی غلطیاں سرزد ہو جاتی ہیں، اس لئے اس بات کی ضرورت محسوس کی گئی کہ باجماعت نماز سے متعلق کچھ مسائل کو ذکر کر دیا جائے تاکہ نمازیں محفوظ رہ سکیں، البتہ یہ بات ضرور ملحوظ رہے کہ بہر حال عورتوں کے لئے اپنے قیام کی جگہ ہی میں جہاں نامحرموں کا آنا جاننا نہ ہو نماز پڑھنا افضل ہے۔

مسئلہ: امام کے پیچھے نماز پڑھنے والی کو مقتدیہ کہتے ہیں۔

مسئلہ: جس جماعت کی نماز میں عورتیں شامل ہوں اس کی صفوں کی ترتیب اس

طرح ہونی چاہئے کہ پہلے مردوں کی صفیں ہوں پھر بچوں کی اور پھر عورتوں کی صف ہو۔

مسئلہ: عورتوں کے لئے مردوں کے صف میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا جائز نہیں اس سے مردوں کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی عورت کسی امام کے پیچھے نماز پڑھ رہی ہے تو وہ نماز میں قراوت نہیں کرے گی بلکہ امام کا قراوت کرنا ہی اس کے لئے کافی ہے۔

مسئلہ: مقتدیہ کے لئے ہر رکن امام کے ساتھ ہی بلاتا خیر ادا کرنا سنت ہے۔  
مسئلہ: جس رکعت کا رکوع امام کے ساتھ مل جائے تو یہ سمجھا جائے گا کہ گویا وہ پوری رکعت مل گئی اور وہ پوری رکعت شمار ہوگی اور اگر رکوع کے بعد شامل ہوئی تو اس رکعت کو امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا کرنا ہوگا، جس کا طریقہ آگے لکھا جا رہا ہے۔

مسئلہ: اگر جماعت کی نماز میں صرف آخری قعدہ امام کے ساتھ ملا کوئی رکعت نہ ملی جب بھی جماعت کا ثواب ملے گا۔

مسئلہ: جس کی امام کے ساتھ کچھ رکعتیں چھوٹ جائیں اسے مسبوقہ کہتے ہیں۔  
 مسئلہ: مسبوقہ کو چاہئے کہ امام کے ساتھ جتنی نماز مل جائے اسے ادا کرے اور  
 امام کے نماز ختم کرنے پر سلام پھیرے بغیر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتی ہوئی کھڑی  
 ہو جائے اور اپنی نماز مکمل کرے۔

مسئلہ: مسبوقہ کے لئے ضروری ہے کہ اس کی جتنی رکعتیں چھوٹ گئیں ہیں ان کو  
 قراءت کے ساتھ ادا کرے اور ان رکعتوں کی ادائیگی کے دوران کوئی  
 غلطی ہو جائے تو سجدہ سہو کرے۔

مسئلہ: مسبوقہ کو اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں اس ترتیب سے ادا کرنی چاہئے کہ پہلے  
 قراءت والی (یعنی جن رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورت ملائی  
 جاتی ہے) رکعتیں ادا کرے اور اس کے بعد بغیر قراءت والی (یعنی جن  
 رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورت نہیں ملائی جاتی) رکعتیں ادا  
 کرے، اور جو رکعتیں امام کے ساتھ ادا کر چکی ہیں اس کے حساب سے  
 پہلا اور آخری قعدہ (تشہد، التحیات) کرے، یعنی ان رکعتوں کو ملا کر

جو دوسری اور آخری رکعت ہو اس میں قعدہ کرے۔

مثال ۱: ظہر کی نماز کی پہلی رکعت میں امام کے رکوع سے کھڑے ہونے سے پہلے پہلے کوئی عورت امام کے ساتھ شریک ہوئی، تو اس کو مکمل نماز امام کے ساتھ مل گئی اسے چاہئے کہ امام کے سلام پھیرنے کے ساتھ سلام پھیر دے۔

مثال ۲: ظہر کی نماز کی دوسری رکعت میں کوئی عورت امام کے ساتھ شریک ہوئی، اس کو چاہئے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد بغیر سلام پھیرے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتی ہوئی کھڑی ہو جائے، اور اس رکعت میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ سورت پڑھے پھر رکوع سجدہ سے فارغ ہو کر آخری قعدہ کرے اور سلام پھیر دے۔

مثال ۳: ظہر کی نماز کی تیسری رکعت میں کوئی عورت امام کے ساتھ شریک ہوئی، اس کو چاہئے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد بغیر سلام پھیرے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتی ہوئی کھڑی ہو جائے، اور باقی رہ جانے والی دونوں رکعتیں اس ترتیب سے ادا کرے کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ سورت پڑھے پھر

رکوع سجدہ سے فارغ ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتی ہوئی کھڑی ہو جائے (اس لئے کہ یہ ان ملی ہوئی رکعتوں کے اعتبار سے تیسری رکعت ہے) اور سورہ فاتحہ کے ساتھ سورت پڑھے پھر رکوع سجدہ سے فارغ ہو کر آخری قعدہ کرے اور سلام پھیر دے۔

**مثال ۷:** ظہر کی نماز کی چوتھی رکعت میں کوئی عورت امام کے ساتھ شریک ہوئی، اس کو چاہئے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد بغیر سلام پھیرے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتی ہوئی کھڑی ہو جائے، اور باقی رہ جانے والی تین رکعتیں اس ترتیب سے ادا کرے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورت پڑھے پھر رکوع سجدہ سے فارغ ہو کر پہلا قعدہ کرے اس لئے کہ یہ اس ملی ہوئی رکعت کے اعتبار سے دوسری رکعت ہے، پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتی ہوئی کھڑی ہو جائے اور سورہ فاتحہ کے ساتھ سورت پڑھے پھر رکوع سجدہ سے فارغ ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتی ہوئی کھڑی ہو جائے کیونکہ یہ اس ملی ہوئی رکعت کے اعتبار سے تیسری رکعت ہے، پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتی ہوئی کھڑی ہو جائے اور سورہ فاتحہ پڑھے لیکن

اس کے ساتھ سورت نہ ملائے اور رکوع سجدہ سے فارغ ہو کر آخری قعدہ کرے اور سلام پھیر دے۔

ضروری وضاحت: یہ بات یاد رکھیں کہ کسی رکعت کا رکوع امام کے ساتھ مل جانے کی صورت میں یہ سمجھا جائے گا کہ وہ پوری رکعت مل گئی اور رکوع چھوٹ جانے کی صورت میں یہ سمجھا جائے گا کہ گویا وہ پوری رکعت چھوٹ گئی۔

مسئلہ: اگر کوئی بالغہ عورت دورانِ جماعت کسی مرد کے برابر میں بغیر کسی حائل کے کھڑی ہو جائے یا مرد کے آگے کھڑی ہو جائے تو اس سے مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

نوٹ: ضرورت کی بناء پر چند مسائل کو ذکر کیا جا رہا ہے تفصیلی مسائل معلوم کرنے اور اپنی نمازوں کو درست طریقہ پر ادا کرنے کے لئے نماز کے مسائل پر مشتمل مستند کتابوں کا مطالعہ کریں اور فوری پیش آنے والے مسائل کسی مستند عالم دین سے دریافت کریں۔



### نماز جنازہ

جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے، اگر کچھ لوگ (چاہے ایک مرد یا عورت) پڑھ لیں تو یہ فرض تمام لوگوں کی طرف سے ادا ہو جائے گا۔

عام طور پر عورتوں کو نماز جنازہ پڑھنے کا موقع نہیں ملتا اس لئے عام طور پر عورتیں نماز جنازہ کے طریقے سے ناواقف ہوتی ہیں لیکن حرمین شریفین کی حاضری کے موقع پر عورتوں کو بعض اوقات نماز جنازہ پڑھنے کا موقع مل جاتا ہے اس لئے مختصر طور پر نماز جنازہ کا طریقہ ذکر کیا جاتا ہے اسے اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔

● نماز جنازہ شروع کرنے سے پہلے نیت کی جائے۔

● نیت کرنے کے بعد دونوں ہاتھ بکبیر تحریمہ (نماز کی پہلی بکبیر) کی طرح سینہ تک اٹھائے اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو نماز کی طرح باندھ لے۔

● پھر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھیں۔

● پھر دوسری تکبیر کہیں لیکن ہاتھ نہ اٹھائیں اور نماز والا درود شریف (درود ابراہیمی) پڑھیں۔

● پھر تیسری تکبیر کہیں لیکن ہاتھ نہ اٹھائیں اور میت کے لئے دعا کریں۔  
اگر میت بالغ مرد یا عورت کی ہو تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَعَبْدَتَا وَمَيِّتَتَا وَشَاهِدَتَا وَغَائِبَتَا وَصَغِيرَتَا  
وَكَبِيرَتَا وَذَكَرَتَا وَانْتَنَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاحْيِهِ عَلَى  
الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ

اگر میت نابالغ لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا  
شَافِعًا وَمُشَفَّعًا

اگر میت نابالغ لڑکی ہو تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْهَا لَنَا  
شَافِعَةً وَمُشَفَّعَةً

۱ پھر چوتھی تکبیر کہیں لیکن ہاتھ نہ اٹھائیں اور نماز کی طرح دونوں طرف سلام پھیر دیں۔

مسئلہ: نماز جنازہ میں چار مرتبہ تکبیر کہی جاتی ہے لیکن ہاتھ صرف پہلی تکبیر میں اٹھائے جاتے ہیں۔

مسئلہ: اگر یہ معلوم نہ ہو سکے کہ میت بالغ کی ہے یا نابالغ کی یا ایک ساتھ کئی معیوں کی نماز جنازہ انکشی پڑھی جا رہی ہو تو تیسری تکبیر کے بعد بالغوں والی دعا پڑھی جائے گی۔

مسئلہ: حرمین شریفین میں عام طور پر امام ایک سلام پھیر کر نماز جنازہ ختم کر دیتے ہیں ایسی صورت میں امام کے سلام پھیرنے کے بعد دوسرا سلام خود پھیر دیں۔

مسئلہ: اگر نماز جنازہ میں شامل ہوتے ہوئے کچھ تکبیریں چھوٹ گئی ہوں تو امام کے ساتھ شامل ہو جائیں اور سلام پھیرنے سے پہلے جھوٹی ہوئی تکبیرات کہہ کر سلام پھیر دیں، واضح رہے کہ اس صورت میں صرف

---

تجسرات کہی جائیں گی ان کے بعد پڑھے جانے والے اذکار نہیں  
پڑھے جائیں گے۔

---

# MAKKAH MUKARRAMAH

الحرم

DAY FAJR SHURUQ DHUHR ASR MAGHRIB ISHA  
 دن فجر شروق ظہر عصر مغرب عشاء

## JANUARY

جانی

1	5:35	6:58	12:24	3:28	5:49	7:19
5	5:36	7:00	12:26	3:31	5:52	7:22
9	5:38	7:01	12:28	3:33	5:55	7:25
13	5:39	7:02	12:30	3:36	5:58	7:28
17	5:39	7:01	12:31	3:38	6:00	7:30
21	5:39	7:01	12:32	3:40	6:02	7:32
25	5:39	7:01	12:33	3:42	6:05	7:35
29	5:39	7:00	12:34	3:45	6:08	7:38

## FEBRUARY

فروری

1	5:39	6:59	12:35	3:47	6:10	7:40
5	5:37	6:57	12:35	3:48	6:12	7:42
9	5:36	6:55	12:35	3:49	6:14	7:44
13	5:34	6:53	12:35	3:51	6:16	7:46
17	5:32	6:51	12:35	3:52	6:18	7:48
21	5:30	6:49	12:35	3:53	6:21	7:51
25	5:27	6:45	12:34	3:53	6:22	7:52
28	5:25	6:44	12:34	3:54	6:24	7:54

## MARCH

مارچ

1	5:24	6:42	12:33	3:54	6:23	7:53
5	5:22	6:40	12:33	3:55	6:26	7:56
9	5:18	6:36	12:32	3:54	6:27	7:57
13	5:15	6:33	12:31	3:54	6:29	7:59
17	5:10	6:28	12:29	3:53	6:29	7:59
21	5:06	6:24	12:28	3:53	6:32	8:02
25	5:02	6:21	12:27	3:52	6:33	8:03
29	4:59	6:17	12:26	3:51	6:34	8:04

## APRIL

اپریل

1	4:55	6:14	12:25	3:50	6:35	8:05
5	4:52	6:11	12:24	3:49	6:37	8:07
9	4:48	6:08	12:23	3:48	6:38	8:08
13	4:44	6:04	12:22	3:46	6:39	8:09
17	4:40	6:01	12:21	3:45	6:41	8:11
21	4:36	5:58	12:20	3:43	6:42	8:12
25	4:32	5:54	12:19	3:42	6:43	8:13
29	4:28	5:51	12:18	3:40	6:44	8:14

# MAKKAH MUKARRAMAH

مكة المكرمة

يوم	فجر	شروق	ظهر	عصر	مغرب	عشاء
DAY	FJR	SHURUQ	DHUR	ASR	MAGRIB	ISHA
MAY محرم						
1	4:27	5:50	12:18	3:39	6:45	8:15
5	4:24	5:48	12:18	3:38	6:47	8:17
9	4:20	5:45	12:17	3:36	6:48	8:18
13	4:18	5:43	12:17	3:35	6:50	8:20
17	4:15	5:42	12:17	3:34	6:52	8:22
21	4:14	5:41	12:18	3:34	6:55	8:25
25	4:12	5:39	12:18	3:33	6:56	8:26
28	4:10	5:38	12:18	3:32	6:57	8:27
JUNE جمادى الأولى						
1	4:09	5:38	12:19	3:32	6:59	8:29
5	4:08	5:37	12:19	3:31	7:00	8:30
9	4:08	5:37	12:20	3:32	7:02	8:32
13	4:08	5:38	12:21	3:32	7:04	8:34
17	4:08	5:38	12:22	3:33	7:05	8:35
21	4:09	5:39	12:23	3:34	7:06	8:36
25	4:10	5:40	12:24	3:35	7:07	8:37
29	4:10	5:41	12:24	3:35	7:07	8:37
JULY ربيع الأول						
1	4:12	5:42	12:25	3:36	7:08	8:38
5	4:12	5:42	12:25	3:37	7:07	8:37
9	4:15	5:44	12:26	3:38	7:07	8:37
13	4:17	5:46	12:27	3:40	7:07	8:37
17	4:19	5:47	12:27	3:41	7:06	8:36
21	4:21	5:48	12:27	3:42	7:05	8:35
25	4:23	5:50	12:27	3:47	7:04	8:34
29	4:25	5:52	12:27	3:44	7:02	8:32
AUGUST ربيع الثاني						
1	4:27	5:53	12:27	3:45	7:01	8:31
5	4:30	5:55	12:27	3:46	6:59	8:29
9	4:32	5:57	12:27	3:47	7:57	8:27
13	4:34	5:58	12:26	3:47	6:54	8:24
17	4:36	5:59	12:25	3:47	6:51	8:21
21	4:38	6:00	12:24	3:47	6:48	8:18
25	4:40	6:01	12:23	3:47	6:44	8:14
29	4:42	6:02	12:22	3:46	6:41	8:11

# MAKKAH MUKARRAMAH

مكة المكرمة

يوم  
DAY  
Fajr  
Shuroq  
Duhr  
Asr  
Maghrib  
Isha

## SEPTEMBER

1	4:43	6:03	12:21	3:45	6:38	8:08
5	4:45	6:05	12:20	3:45	6:35	8:05
9	4:46	6:05	12:18	3:45	6:31	8:01
13	4:47	6:06	12:17	3:42	6:27	7:57
17	4:49	6:08	12:16	3:41	6:24	7:54
21	4:50	6:08	12:14	3:39	6:19	7:49
25	4:53	6:11	12:13	3:37	6:15	7:45
29	4:53	6:11	12:11	3:35	6:10	7:40

## OCTOBER

1	4:54	6:12	12:11	3:34	6:10	7:40
5	4:55	6:13	12:10	3:37	6:06	7:36
9	4:56	6:14	12:08	3:30	6:02	7:32
13	4:57	6:15	12:07	3:28	5:58	7:28
17	4:58	6:17	12:06	3:26	5:55	7:25
21	5:00	6:19	12:06	3:25	5:52	7:22
25	5:01	6:20	12:05	3:22	5:49	7:19
29	5:03	6:23	12:05	3:21	5:47	7:17

## NOVEMBER

1	5:05	6:24	12:05	3:20	5:45	7:15
5	5:06	6:26	12:05	3:19	5:43	7:13
9	5:08	6:28	12:05	3:17	5:41	7:11
13	5:09	6:30	12:05	3:16	5:39	7:09
17	5:11	6:33	12:06	3:16	5:39	7:09
21	5:14	6:35	12:07	3:16	5:38	7:08
25	5:16	6:38	12:08	3:16	5:38	7:08
29	5:18	6:40	12:09	3:16	5:37	7:07

## DECEMBER

1	5:19	6:42	12:10	3:16	5:38	7:08
5	5:21	6:44	12:11	3:16	5:38	7:08
9	5:23	6:47	12:13	3:18	5:39	7:09
13	5:26	6:49	12:15	3:19	5:40	7:10
17	5:28	6:52	12:17	3:21	5:42	7:12
21	5:30	6:54	12:19	3:23	5:44	7:14
25	5:32	6:56	12:21	3:25	5:46	7:16
29	5:34	6:58	12:23	3:27	5:48	7:18

# MADINAH MUNAWWARAH

مدينة منورة

DAY      FAJR      SHURUQ      DUHUR      ASR      MASHRIB      ISHA

## JANUARY

حزيران

1	5:40	7:05	12:25	3:24	5:44	7:14
5	5:41	7:07	12:27	3:27	5:47	7:17
9	5:43	7:08	12:29	3:29	5:50	7:19
13	5:44	7:08	12:31	3:32	5:53	7:23
17	5:44	7:08	12:32	3:35	5:55	7:25
21	5:43	7:07	12:33	3:37	5:58	7:28
25	5:43	7:06	12:34	3:39	6:01	7:31
29	5:43	7:05	12:35	3:42	6:04	7:34

## FEBRUARY

شباط

1	5:42	7:05	12:36	3:44	6:06	7:36
5	5:41	7:03	12:36	3:46	6:09	7:39
9	5:39	7:00	12:36	3:47	6:11	7:41
13	5:37	6:58	12:36	3:49	6:14	7:44
17	5:34	6:55	12:36	3:51	6:16	7:46
21	5:32	6:52	12:36	3:52	6:19	7:49
25	5:29	6:49	12:35	3:53	6:21	7:51
28	5:27	6:47	12:35	3:54	6:23	7:53

## MARCH

مارس

1	5:25	6:45	12:34	3:53	6:22	7:52
5	5:22	6:42	12:34	3:55	6:25	7:55
9	5:19	6:38	12:33	3:55	6:27	7:57
13	5:15	6:34	12:32	3:55	6:29	7:59
17	5:10	6:29	12:30	3:55	6:30	8:00
21	5:06	6:25	12:29	3:55	6:33	8:03
25	5:01	6:21	12:28	3:55	6:34	8:04
29	4:57	6:17	12:27	3:54	6:36	8:06

## APRIL

نيسان

1	4:53	6:14	12:26	3:54	6:37	8:07
5	4:39	6:10	12:25	3:53	6:39	8:09
9	4:45	6:07	12:24	3:52	6:41	8:11
13	4:40	6:03	12:23	3:51	6:43	8:13
17	4:36	5:59	12:22	3:50	6:44	8:14
21	4:32	5:55	12:21	3:49	6:46	8:16
25	4:27	5:52	12:20	3:48	6:47	8:17
29	4:23	5:48	12:19	3:46	6:49	8:19



# MADINAH MUNAWWARAH

طريق مكة

يوم DAY	فجر Fajr	شروق Shurooq	عصر Dhuhr	مغرب Asr	عشاء Maghrib	عشاء Isha
MAY مح						
1	4:21	5:47	12:19	3:46	6:50	8:20
5	4:18	5:45	12:19	3:46	6:53	8:23
9	4:14	5:41	12:18	3:44	6:54	8:24
13	4:11	5:39	12:18	3:43	6:56	8:26
17	4:08	5:37	12:18	3:42	6:58	8:28
21	4:06	5:36	12:19	3:43	7:01	8:31
25	4:04	5:35	12:19	3:42	7:03	8:33
29	4:02	5:33	12:19	3:41	7:04	8:34
JUNE ح						
1	4:01	5:33	12:20	3:42	7:06	8:36
5	3:59	5:32	12:20	3:41	7:07	8:37
9	3:59	5:32	12:21	3:42	7:09	8:39
13	3:59	5:32	12:22	3:42	7:11	8:41
17	3:59	5:33	12:23	3:43	7:12	8:42
21	4:00	5:34	12:24	3:44	7:14	8:44
25	4:01	5:35	12:25	3:45	7:15	8:45
29	4:01	5:35	12:25	3:45	7:14	8:44
JULY ذو						
1	4:03	5:36	12:26	3:46	7:15	8:45
5	4:04	5:33	12:26	3:47	7:14	8:44
9	4:06	5:39	12:27	3:48	7:15	8:45
13	4:09	5:41	12:28	3:50	7:14	8:44
17	4:11	5:42	12:28	3:50	7:13	8:43
21	4:13	5:44	12:28	3:51	7:12	8:42
25	4:15	5:45	12:28	3:52	7:10	8:40
29	4:18	5:47	12:28	3:52	7:08	8:38
AUGUST ر						
1	4:20	5:49	12:28	3:53	7:07	8:37
5	4:23	5:51	12:28	3:54	7:04	8:34
9	4:26	5:53	12:28	3:54	7:02	8:32
13	4:29	5:55	12:27	3:54	6:59	8:29
17	4:31	5:56	12:26	3:53	6:55	8:25
21	4:33	5:58	12:25	3:53	6:52	8:22
25	4:36	5:59	12:24	3:52	6:48	8:18
29	4:38	6:01	12:23	3:51	6:45	8:15

# MADINAH MUNAWWARAH

مدينة منورة

يوم	فجر	شروق	ظهر	مغرب	عشاء	عشاء
DAY	Fajr	SURUJ	DHUR	ASR	MAGRIB	ISNA

## SEPTEMBER

1	4:39	6:02	12:22	3:50	6:42	8:12
5	4:42	6:04	12:21	3:49	6:38	8:08
9	4:43	6:04	12:19	3:47	6:33	8:03
13	4:45	6:06	12:18	3:46	6:29	7:59
17	4:47	6:08	12:17	3:44	6:25	7:55
21	4:49	6:09	12:15	3:41	6:21	7:51
25	4:52	6:12	12:14	3:39	6:15	7:45
29	4:53	6:13	12:12	3:36	6:10	7:40

## OCTOBER

1	4:54	6:14	12:12	3:36	6:10	7:40
5	4:56	6:15	12:11	3:34	6:06	7:36
9	4:57	6:16	12:09	3:30	6:01	7:31
13	4:58	6:18	12:08	3:28	5:57	7:27
17	5:00	6:20	12:07	3:25	5:53	7:23
21	5:02	6:23	12:07	3:24	5:51	7:21
25	5:04	6:24	12:06	3:21	5:47	7:17
29	5:06	6:27	12:06	3:20	5:44	7:14

## NOVEMBER

1	5:07	6:29	12:06	3:18	5:43	7:13
5	5:09	6:31	12:06	3:17	5:40	7:10
9	5:11	6:33	12:06	3:15	5:38	7:08
13	5:13	6:36	12:06	3:13	5:36	7:06
17	5:16	6:39	12:07	3:13	5:35	7:05
21	5:18	6:42	12:08	3:12	5:34	7:04
25	5:20	6:44	12:09	3:12	5:33	7:03
29	5:22	6:47	12:10	3:12	5:33	7:03

## DECEMBER

1	5:24	6:48	12:11	3:11	5:33	7:03
5	5:26	6:51	12:12	3:12	5:33	7:03
9	5:28	6:54	12:14	3:14	5:34	7:04
13	5:31	6:56	12:16	3:15	5:35	7:05
17	5:33	6:59	12:18	3:17	5:37	7:07
21	5:35	7:01	12:20	3:18	5:38	7:08
25	5:37	7:03	12:22	3:20	5:40	7:10
29	5:39	7:05	12:24	3:23	5:43	7:13

طبرکات  
طبرکات  
طبرکات